

خزینۃ المعارف

۹۲۰ ۱۰ ۵

اعنی

مکتوبات حضرت مرقع الشریعت بہار الدین ابوالعباس

محمد عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(فرزند حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ)

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب دامت برکاتہ

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ
صدر شعبہ اردو، سندھ یونیورسٹی، حیدرآباد

۱۳۹۳ھ
۱۹۷۳ء

ناشر: عبد الغفار میمن عفی عنہ سی ۵ - دھوراجی کالونی، کراچی ۱۲

قیمت پانچ روپے

خزینۃ المعارف

۱۰۹۲ھ

اعنی

مکتوبات حضرت مرقع الشریعت بہار الدین ابوالعباس

محمد عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(فرزند حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ)

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب دامت برکاتہ

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لیٹ
صدر شعبہ اردو، سندھ یونیورسٹی، حیدرآباد

۱۳۹۳ھ
۱۹۷۳ء

ناشر:- عبدالغفار میمن عفی عنہ - سی ۵ - دھوراجی کالونی - کراچی ۱۲

قیمت پانچ روپے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد از حمد و صلوة عرض می شود که این مجموعه مکتوبات از حضرت مروّج الشریعت
 بهارالدین ابوالعباس محمد عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۸۳ھ) - فرزند سوم حضرت خواجہ
 محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد ناردقی سرہندی قدس سرہ
 است کہ فرزند ایشان تاج الدین ابوالحسن محمد ہادی علیہ الرحمۃ بہ اسم تاریخی "خزینۃ المعارف"
 ترتیب نموده بودند۔ خطی آل در کتاب خانہ حضرت محد و منامولانا ضیاء المشائخ صاحب
 مدظلہ (ابن حضرت نور المشائخ مجددی رحمۃ اللہ علیہ) در کابل محفوظ است کہ آن حضرت
 بن مسکین را نقل آن مرحمت فرمودہ اند۔ ادام اللہ فیوضہ دبر کاتہ۔

حضرت مولانا حافظ محمد ہاشم جان صاحب مجددی مدظلہ و برادر روحانی ڈاکٹر مولانا
 ابوالفتح صغیر الدین صاحب مد مجده را خیلے متشکر ہستم کہ در تصحیح این نسخہ اعانت بے غایت
 فرمودند جزا ہما اللہ فی الدارین احسن الجزا۔ از مطالعہ این مکتوبات واضح می شود کہ حضرت
 مروّج الشریعت مثل برادران خود یعنی حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت
 خواجہ محمد صیف الدین رحمۃ اللہ علیہ تربیت بادشاہ دقت اور نگ زیب عالمگیر و امراء
 و علماء آن زمانہ فرمودند (تفصیل احوال در روضۃ القیومیہ مندرج است)۔

فقط۔ احقر۔ غلام مصطفیٰ خاں

۱۳۹۳ھ

افسوس کہ خطاط این مجموعہ مکرمی حافظ حکیم فدقی صاحب مصطفائی الہ آبادی بہرہ شنبہ یکم جمادی الاخریٰ رحلت فرمود

فہرست مکتوبات

- پدر بزرگوار خود - ۱ - ۲
خواجہ سیف الدین - ۳
مولانا بدرالدین سلطان پوری - ۴
محمد حنیف کابلی - ۵ - ۹ - ۵۶
عبدالصمد کابلی - ۴ - ۱۰ - ۵۰
مولانا ابوالقاسم لاہوری - ۷
ملاحسن علی پشادری - ۸
بادشاہ اورنگ زیب - ۱۱ - ۶۶ - ۹۴
۹۵ - ۹۶ - ۱۱۹ - ۱۲۱ - ۱۲۳ - ۱۳۰
مولانا فصیح الدین - ۱۲
شیخ محمد اسماعیل - ۱۳
مخدوم زادہ خواجہ محمد یار سہا - ۱۵ - ۳۶
۵۹ - ۱۰۲ - ۱۰۷ - ۱۳۲ - ۱۳۷ - ۱۴۱
۱۴۸ - ۱۵۲
شیخ عبدالکریم کابلی - ۱۶ - ۲۵
خواجہ محمد غنی - ۱۷
خواجہ محمد یقینا - ۱۸ - ۱۹
حاجی حبیب اللہ بخاری - ۲۱ - ۷۰
شیخ علیم جلال آبادی - ۲۳
مخدوم زادہ خواجہ محمد سالم - ۲۴ - ۱۲۰
۱۳۳ - ۱۳۹ - ۱۴۷
خواجہ عثمان کولابی - ۲۶
محمد سرور - ۲۷
خواجہ محمد فضل - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱
جملہ الملکی جعفر خان - ۳۲ - ۸۸ - ۱۳۱
حاجی محمد معقول - ۳۳ - ۳۵ - ۵۲ - ۵۴
۶۱ - ۶۷
شیخ بایزید سہارنپوری - ۳۴ - ۹۷ - ۹۸
۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱
حافظ عبدالعزیز لاہوری - ۳۷ - ۴۵ - ۶۲
مخدوم زادہ خواجہ سعد الدین - ۳۸ - ۱۳۲
۱۴۳ - ۱۴۶
خواجہ بدر - ۳۹
حافظ صبور - ۴۰
فتار خان - ۴۲
صوفی محمود کشمیری - ۴۶ - ۵۵ - ۷۷ - ۷۸

- میر محمد اسحق (مکرم جان) ۳۷-۷۳۔
 خواجہ عبد الآفر کابلی ۴۸-۵۱۔
 جان محمد و شاہ محمد سلطان پوری ۴۹-۷۲۔
 سید ابوالمنعانی ۵۷-۱۰۵-۱۰۔
 مرزا محمد عادل بیگ و سلطان فتح اللہ وغیرہ
 ۵۸-۹۲-۹۳۔
 میر محمد یحییٰ کابلی ۶۰-۷۵-۱۵۶۔
 عبد الواحد قیام خانی ۶۳۔
 خواجہ احمد بخاری ۶۵۔
 شیخ فقیر اللہ بنگالی ۶۸-۸۰۔
 میر محمد امین ۶۹-۷۱۔
 حافظ محمد امین ۷۴-۱۲۵۔
 خواجہ محمد یحییٰ ۷۹۔
 شیخ نور محمد ۸۱۔
 شیخ عبد الاحد ۸۳۔
 حافظ محمد صادق ۸۴-۱۰۴-۱۱۰۔
 مبارز خان ۸۹۔
 محمد خان برکی بخاری ۹۰۔
 شیخ عبد الرحمن گجراتی ۹۱۔
 خواجہ دلی ۱۰۹۔
 محمد میرک بدخشی ۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۵-۱۱۶۔
 ۱۱۷-۱۱۸-۱۲۲-۱۲۴۔
 شاہ زادہ (؟) ۱۲۷۔
 خواجہ محمد نقشبند ثانی ۱۲۸-۱۲۹۔
 شیخ عبد السلام ۱۳۴۔
 شیخ حلیل اللہ ۱۵۰۔
 ابوالمظفر برہان پوری ۱۵۳-۱۵۴۔
 محمد ہادی (جامع مکتوبات) ۱۴-۲۰-۲۲۔
 ۴۱-۵۳-۶۴-۷۴-۸۲-۸۵-۱۰۳۔
 ۱۰۶-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۸-۱۴۰-۱۴۲۔
 ۱۴۵-۱۴۹-۱۵۱۔
 یکے از خواجہ زادگان ۱۵۵۔
 یکے از عرب ۱۱۳۔
 مخلصات ۲۸-۴۲-۴۳۔
 غیر معلوم ۸۶-۸۷-۱۲۶۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

احمد الله حمداً جمیع ما حمده الحامدون من الاولین والاخرین واشکروه
سبحانه شکراً یزید علی شکر جمیع الشاکرین تسبیحاً من لا یصل حمد حامد الی
جذاب ودرسه بل منتهی الحامدون سواد قات غره من اسمائه وصفاته۔ اللهم
کیف نحمدک ونشنی علیک وقد ورد لا احصى ثناء علیک انت کما اثبتت
علی نفسك فانت الحامد والمحمود وغیرک عاجز عن اداء هذا المقصود فنحمد الله
کما یحب ربنا ویرضی۔ رباعی۔

حمد الاله هو بالحمد حقیق
در بحر نوازش همه ذرات غرق
ناکرده ز محض فضل تو فیک رفیق
نسیر در طریق شکر ادایم سربق

بضلی وسلم علی رسولہ الذی کان یوم القیمۃ حامل لواء الحمد والذی کان محبوب
رب العالمین نظم

ببل شاخسار بارغ بلاغ
شاهیار نشین ما زاغ
داشت چشم سرش چو دیدہ ہر
روشنائی ز کحل بی بیصر

ربنا نحن کما عجزنا عن اداء الحمد عجزنا عن اتیان الصلوۃ المعهود فضل وسلم علیہ
بعد کل شاہد و مشہود و علی الہ الذین ہم بنجوم الہدی و علی اصحابہ الذین
ہم شمس الدجی و علی درثہ علومہ الذین ہم مصابیح العلی و ائمۃ کافۃ الوری۔
اما بعد۔ خاکسار بے مقدار شکستہ بال بے اعتبار کمترین خاک نشینان این علیا بارگاہ
ودالہ و ہجر رُوسیاہ الراجی الی رحمۃ اللہ الہادی محمد ہادی وفقہ اللہ سبحانہ لمرضاۃ

بسم غواصان بحر میرا ولیاء و سنا حان بر تواریخ اصفیاء و نظارہ کہ ان بوستان معارف حقائق
و شنادران دریائے امرار دقایق می رساند کہ حضرت سلطان الاولیاء برہان الالقیاء اسوۃ الاصفیاء و ارشاد
الانبیاء مالک میری النہایت سلطان ملک لولایت الواقع علی تادلیات القرآنۃ المطلق علی تشاہبات
الفرقانیۃ کاشفت اسرار المقطعات مورد المعاملات و العنایات صاحب الاصلۃ و الارشاد الملائم لہ
و کون دنیاہ آخرتہ لما ہوا ہلہ و کونہ ذا محبوبیۃ ذاتیۃ و کونہ ذا سببۃ قویۃ عالیۃ الفائق علی الاقران
فی العلوم الظاہرۃ و الباطنۃ جوہر الاغراض بالذات منور العلویات و السفلیات۔ سرباعی

اے ناطقہ زاکلیل کمال تو کلیل ہم حال تو بر حال تو برہان تو دلیل
حسنت نمک چرب ز اعجاز آمیخت بافتہ مصفاے سربخوان خلیل
سرباعی اے آنکہ بذات خود سہ پلجانی بر سر حلافتی شبہ برہانی !
عالم عرض و ذات تو آنرا جوہر اے جوہر و الا زکدامی کانی

امام الطریقۃ و الحقیقۃ مروج الملتہ و الشریعۃ قطب الاقطاب محبوب رب الارباب شیننا و
امانا و قبلتنا جہاء الحق والدین ابو العباس حضرت خواجہ عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ۔ فرد :

مرشد ہادی عبید اللہ دوران آنکہ یافت نوز مہم صومی و فیض احمدی از دے کمال
شاعرے در مدح آن حضرت گفتہ۔ مثنوی :-

شہ حضرت کہ شاہ دلبران است	تمامی دلبران را دلبران است
چہ غنصر نہ فلک سرگشہ او	نہ جسم و روح عقل آدان است
ز علم و حلم او آخسر چہ گویم	علی وقت و زین عابدان است
ہمہ احرار عالم بندہ او	عبید المہیش فخر جان است
شہ حضرت کہ مہرش در دل من	چو جان و جسم بل خود جان جان است
میان بوستان نقش بندان	خرامان ہجو سر و بوستان است
بہارش را خزان ہرگز مبدیناد	کہ او شمع ہدی در انس جان است

در سنہ ہزار و ہشتاد و سہ ہجری از دار فانی بدار البقا شتافتند چنانچہ برین واپس ماندہ ہا

علی الخصوص برین ذرہ مہجور از آفتاب دالہ دور از ماہتاب عالمتاب المہلک لیسارہ و غمناک
بے شمار دار و شد بجدے کہ تحریر و تفسیر آن محال است ۔

صُبَّتْ عَلٰی مَصَائِبُ لَوَانِهَا صُبَّتْ عَلٰی الْاَيَّامِ صَوْنُ لَيَالِهَا
و خوش دقتہا را بہ بے مزگیہا مبدل ساخت و عیشہا را بر بختا بخر گردانید ۔
عشرت از خانہ مارخت سفر بر لبستہ غم دیرانہ ما آمدہ و در بستہ
داین مثنوی و رد بایتم شدہ بود ۔ مثنوی :-

اللہ اللہ چہ چارہ سازم با بخت سبب چہ حیلہ بازم ؟
دیدم کہ فلک بمن چہا کرد و زہجو توئی مرا چہا کرد !
اے کاش کہ مادرم نہ زادے در زاد اجل بہ باد دادے
من لذت زندگی نہ دادم مرگ دگران است ہر زمانم
ع :- سخن از لب تو گفتم بلیم سخن کرہ شد
غزیرے در مرثیہ و تاریخ آن قبیلہ ابرار گفتہ ۔ نظم :-

جانشین محمد معصوم احمد ثانی از معانی شد
اے کہ از فقر دم زنی ہیہات انجہ اد شد تو کے توانی شد
داشت خلق محمدی با حشلق سر بہ سر لطف و مہربانی شد
از ربیع نخست نوزد ہم طاہر روحش آسمانی شد
بہر ارشاد عالم ملکوت زین پیغمبری سراے فانی شد
دہلوی سال قریش را یافت اللہ اللہ عبید ثانی شد (۳۱۰۸۳)
بالجملہ این غمزدہ روزگار تا مدتہائے مغمومی بود و شبانہ و روزانہ کارش با نالہ و فریاد ۔ نظم :-

آشفته بدر دل خروشان در کاسہ سر دماغ جوشان
از ہر مژہ اشک آتشی می رنجت بہر گل ز مینے
می گشت طپان بہ آتشی دل بر خاک چو مہر غنیم بسمل
تا آنکہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بہ محن کرم خویش حکم فاصبر صبرا جمیلاً صبر و تحمل لصبیب وقت ساخت

ع۔ صبر و دے بکار بردم۔ آخر مطلع شد کہ تا این زمان مکتوبات قدسی آیات آن حضرت جمع نہ شدہ است۔ آنگاہ این لابی منشورہ و جواہر منشورہ را از ہر جا جست و جو نمودہ فرام آورده شد۔ تا مالے بہرہ ور گرد و جہانے سیراب شود۔ بالجلد این نسخہ عالیہ متضمن معارف غریبہ و اسرار عجیبہ است و مثل بر علوم خفیہ و مقامات جلیہ بستان الوار وصال است و گلستان از ہر کمال۔ و اکمال تا دیلات قرآنی را اینجا بیان است و تشابہات فرقانی را اینجا نشان۔ آنچه اولین را در دل بود اینجا بہ قلم و زبان است آنچه سابقین را پہناں بود اینجا عیان است۔ توضیح و آیات ثلاثہ است و تبیین کمالات مرتبہ نبوت و رسالت است۔ تفصیل مراتب قیومیت و غلت است و اجمال مقامات مجتبیہ و محبوبیت است۔ شعر :-

دخی کلّ حرف منہ عقد من الذر	فہی کلّ لفظ منہ روضۃ من المذا
ہر نقطہ ز معرفت کتابے است	ہر حرف ز صنع انتخابے است
شمیم وصل جانان می زند سر	نظم :- زہر یک نقطہ اش چون نافہ تر
چہ باشد نافہ اش گر در مشام است	دلے آن کز بردت درز کام است
کنم خورشید را چوں ذرہ رقاص	سرایم مدح آن سیاح غواص
نگاہش راہ بند غیر از دل	چراغ لفتش بند ہفت محفل
چہ نم دریا بد از دریائے تر کاہ	کجا گردد ز وصفش حاتمہ آگاہ
سرایم نغمہ خاموش باشم	ہمان بہتر کہ زین پس گوش باشم

حضرت ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہ در خطبہ مکتوبات عالیات حضرت پیرو والد بزرگوار خویش یعنی قدوة العارفین امام العالمین سید الدہر رئیس العصر الجوہر من العرص والذات للعالم الذی ہو طلال الصفات قطب طریقت شاہباز حقیقت زبدۃ المقربین خاقان المحققین صاحب ولایت الحمد فیہ المشرق بکمالات الاحمدیہ حجة الاولیاء معجز الانبیاء برہان السلف سلطان الخلف الایۃ الکبریٰ فی العالمین الوارث الکامل السید المرسلین

مقتدار و امام مامعصوم	در جہاں لفتش بند ثانی شد
مثنوی :- الالے خامہ دقت عطر زیر لیت	بجیب صفحہ جانے مشک بیز لیت
برون دہ نافہ جانے مشک از ناف	معطر کن جہاں ز تافت تا قاف

سرمیر معرفت را پادشاه ہے
گل بستان و ناروتی ز تحقیق
جہان صدق را صدیق ثانی
بعلم و حلم و فضل و بذل عثمان
زر وے جو دوا حسان کرامت
جہان معرفت گنج معانی
ستون بارگاہ شرع اسلام
از روشن چراغ نقشبندی
زہے غرت کہ رب العرش داد
جہان قائم باؤد یا خداوند
کرم شد منصب قیومی ادرا

بہ فرق از فقر و درویشی کلا ہے
بدست آوردہ کسب کار صدیق
ز نخل باغ و ناروتی از معانی
ضمیرش مطلع بر سر قرآن
قبائے حیدری بر قد و قامت
بحق باقی و از خود گشتہ فانی
بہ اصحاب پیمر گام در گام
از دسر سبز باغ نقشبندی
کہ بر سر تاج قیومیش بہناد
ز خود بگستہ با حق کردہ پیوند
علم شد نام در معصومی ادرا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ این رئیس المحققین امام المدققین الصلۃ بین البحرین و المصلح بین الفسین
معراج الوصول منہاج القبول صاحب الولاية الاصلیۃ خازن الاسرار الالہیۃ دینۃ الحکمتہ
خزینۃ الرحمۃ منبع الولايات مخزن الکمالات المحبوب الریائی کاشف الاسرار السبع المثانی
الاولیس الرحمانی المجدد الف الثانی بنجم سمار الہدایۃ شمس افق النہایتہ نائب مناب رسول اللہ
المہدی بہدی حبیب اللہ کمال الشجین و رتبۃ الخنثین و منزلة الحسنین و الدال القمرین - شعر
لا یدرک الوصف المطری خصائصہ : وان یکن سابقاً فی کل ما و صفا
الفاروقی النسب المحمدی الحسب القدسی المحدث و السرہندی المولد - مثنوی -

الاسود ائیان شہر لسیۃ درہند
سوادش زلف رخسارش فتوح بہت
ازین شہرے کہ نامش مضمحل آمد
چہ معدن معدن قند معانی
از دپیدا بہر شہرے دکانہا

کہ اندر پایے اد بہناد سرہند
غبارش تو تیاے چشم رُوح بہت
بہ عہد ما عجب کاسے بر آمد
بہ شکر ادست این شکر فشانی
ردان در دشت جاہنا کاروانہا

تو کاندہ جس خود داکم نشینی
 جہان یک ذرہ قندش را بہا نیست
 ق۔ مہین فرزند فاروق بہت چو آب
 سراپا لسنی احلاق فاروق
 ز تجددش حدیث کہنہ نوشد
 سمی حنامہ اہل اشارت
 بہ شہ دشتہ دلایت خمیہ فراخت
 ز عرفان گر چہ صد دریا رواں کرد
 اگر ظاہر کند اسرار موری
 بسے پیران بہ نزدش طفل را ہند
 بہ صحرائے سمند انگشت آن شاہ
 ملاحظتہ ذاتی را درین خوان
 صباحتہاے آن قند مصفا
 عنایت زین ردان رشتہ در آمیخت
 عزیزے گفتہ است :-

بدشت این کاروان را کہ بہ مہنی
 دلے کس مشتری غیر از گردانیست
 کنون لطف از زبان او کند رب
 بہر منقعت تریاق مناروق
 کسے داند کہ در عشقش گروشد
 بہ اسے کز مسیحا شد بشارت
 پس از شمع نبوت نور برداشت
 یکے گفتہ و صد دیگر نہاں کرد
 در انداز دہفت افلاک شویے
 چو من لب تشنہ نیے نگاہند
 کہ ماند ارشاد را جہازہ در راہ
 بدے طرف حبیب اللہ نمکدان
 بہر خوان حلیل اللہ مہیا
 بجائے قطرت دالاکہر رخت

۱
 ۲
 ۳

کہ مثلش مادر ایام کم زاد

شہ ملک دلایت خواجہ احمد

خواجہ ہاشم قدس سرہ گفتہ بہت - سبائی :-

از ہر چہ فردن بود فردن بہت احمد

اے بستہ چون پیرس چون بہت احمد

از انفس و آفاق بروں بہت احمد

کو دیدہ کہ از معیت حبی ددست

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقلم محترم بر عرصہ تحریر جلوہ گر ساختہ اند کہ ہر طالبان لہتین و سالکان راہ متین

ہوید است کہ دوستان حضرت ذوالجلال و بادہ نشان خمیانہ وصال حکم تخلقوا باخلاق اللہ
 و بامتثال فاتبعونی یحببکم اللہ بر وفق کلام الہی جل شانہ و بر طبق سنن مکتوفی علی مصداق الصلوٰۃ

و ہذا ممتکلم اند و چون حقیقت کلام ربانی یحیل بہ کثیرا و یفیدی بہ کثیرا آمد لاجرم

در حدیث قدسی همچنان اضلال و اهدا ظهور فرمود: در کلام اولیاء کبار که متابعانِ خواجہ
 اختیار اند نیز بر این طبق کلمات افتاد۔ بلکہ این برگزیدہ ہا بحکم و جہاد وافی سبیلہ وجود شہرت
 خود را در راہ ادسبحانہ در باختہ بہ وجود محبوب حقانی بقایافتہ و زبان شان حکیم شجرہ موسوی
 گرفتہ ع زبانی زما بود گویندہ اُو الْحَقُّ بَيِّنٌ عَلَى لِسَانِ عَمَلٍ نَاكِرٍ اَوَاهٍ است پس ہوشمندان
 ادلی الالبصار ناگزیر بہت کہ کلمات این اکابر را بہ سمع قبول پیش آیند و مترصد ثمرات آن باشند
 و آنچه ازین علوم و معارف از کمال تازگی و لطافت بہ فہم شان نہ در آید در رنگ متشابہات قرآنی
 تاویل جویند یا علم آن را بہ قائل آن مفوض دارند تا از نتائج ایشان بہرہ در گردند هَذَا هُوَ الْحَقُّ
فَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ الخ نام این خزینۃ المعارف و منبع الاسرار نمودہ آمد و نقضنا
 اللہ تعالیٰ بہہ ولا بدّ لذنّی بصیرۃ اذا ایتہج من مطالعۃ ہذہ اللطیفۃ العینیۃ ان
 لا ینسانی عن دعاء صلاح الخاتمۃ و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ و سلم۔
 کذالک استغفر اللہ تعالیٰ عن جمیع ما کرہ اللہ سبحانہ قولاً و فعلاً و اعتقاداً۔

در بیان بعض اذواق خاصہ خود و ظہور حقیقت کعبہ حسنا و تحقق خود بدلائل
مکتوب اول و انکشاف اسرار ملاحظت کہ بہ مرکز تعلق دارد یعنی محبوبیت صرف بہ شائبہ

محبیۃ و حصول آن در بارہ خویش و مشاہدہ دارالخلد و بیان شمول عنایت اد تعالیٰ و اتحاد خود بحضرت
 ایشان خود و حصول لطائف مخصوصہ آن حضرت در بارہ خویش و حضرت پیر و والد بزرگوار خود نگاشتن
 اندر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

عرض داشت بہجور ملازمت در ویرہ گرد توجہ عالی محمد عبید اللہ بعرض مقدس معلّا ملازمان حضور
 سراسر نور می رساند بحمد اللہ سبحانہ دہم ماہ بعافیت مع رفقا و بشار کوی رسیدہ شد روز جمعہ ہفتم
 انشاء اللہ العزیز احرام طواف در گاہ ملائک پناہ نمودہ می آید تا از شدائد آلام دوری و محسن
 مہجوری از صحبت عالی کہ غیر آن درین سرفراہ تشویش نیست خلاصی یابد۔ قبلہ عارفان سلامت
 حسرتی کہ از نایافت مطلب اعلیٰ ہوارہ دامن گیر بہت چگونہ بعرض رساند و حرکتی کہ از آتش طلب
 سینہ جا گرفتہ بہت و محرومی طالع کہ شہیم یاس را بمشام جان می رساند چنان آن حضرت اعلیٰ شرح
 دہد۔ آری در ادب غیبی از برکت نیم نظر توجہ و عنایت آن حضرت بر دل خزین فائز می شود۔

اما اذان روز که در کف تربیت شاہبازی بلند میری مرتبی شده است بآن مشاہدات ہیج تسکین
آن قلق و اضطراب حاصل نمی شود۔ بعض امور که در اثنای راه ظاہر شدہ بعرض آن جرات می نماید کہ
از انقباض عالی صورت صوابی پذیرد۔ حضرت سلامت روز دوم از رخصت در نیم منزل فرود آمدہ
چند رکعت صبحی خواند۔ بعد اذان بحسب اشارہ عالی متوجہ و متفرغ در کشف حقیقت کعبہ حسنا شد متمثل
بمقام عالی کہ مبنی از معنی ثبوتیت باشد ظهور فرمودہ و فراخ و حوصلہ خود بہرہ یافت در آن وقت
از عالم غیب لقاد نمودند کہ اُدہم ہست۔ دیگر توجہ حضرت ایشان بسط عظیم عجیب نمود و سرے
از اسرار ملاحظت را کہ بمرکز تعلق دارد ظاہر ساختند و حصول آن را در بارہ تخلص نمود ہر چند نمی
تواند جرات نمود تفصیل آن را حوالہ کتابت نمی نماید چون از اذکار صحبت بہرہ مند گردید بعرض آن گستانی
خواہد نمود انشاء اللہ العزیز۔ و ایہنا چند مرتبہ خود را ازانی عریان محض ملحق بین یدی الرحمن تعالی و
قدس یافت۔ شبہ در واقعہ دارالخلد را نظارہ نمودند و مقام حضرت ایشان را و خود را متحد دید
و مقامات بعض مردم دیگر را تعین فرمودند۔ ایہنا شب جمعہ کہ فردای آن کوچ کردہ شد در نماز تہجد
دو سبارہ از ختم قرآن ماندہ بود می خواند و نشستہ نمازی کرد۔ چون رکوع نزدیک رسید در عین نماز
فرمودند کہ چون رسید نزدیک بہ اطمینان رسد اگر صیاد در آن وقت ہم استادہ نہ شود محنت خود را برباد
دہد آخر برخاست و چند آیتہ خواندہ رکوع نمود۔ امشب در سہارنپور در نماز سحر حقیقت آن بیتہ کہ
حضرت مجدد در آخر وقت خواندہ بلفظ عجیب منکشف شد۔ و آن این است سہ اندر غزل دوست
ہمان خواہم کشن الخ۔ بعد اذان در همان بسط بہ آن حضرت سلمہ اللہ تعالی اتحادی ہویدا شد و لطائف
کہ مخصوص آن حضرت است در خود تخیل نمود۔ بر سر اصل سخن آیم سہ

قلم اینک چوئے بہ سخن صریح قصہ عشق می کند تحریر

آلف در حزن مفارقت آن حضرت برین ضعیف مستوی است و آن مشابہ شوق قد مبوسی باریا فندگان آن
در گاہ دامن گیر است کہ چہ عرصہ نماید۔ گویا در مفارقت را قبل ازین نمی دانست۔ ہر وقت کہ شبانہ
در روزانہ چشم بہ خواب آشنائی شود از دیدار فالقن الا نوار منور می گردد و مہربانیہای بیند البتہ
انشاء اللہ سبحانہ بشرط صحبت روز شنبہ مشرف می شود۔ والسلام ادلا و آخراً۔

مکتوب دوم

در بیان دید فقور و متمم داشتن نیابت خویش و ظهور احسان و کرم او سبحانه
بالبعض از اذواق و داردات مخصوصه خود با ظهور نسبتہائے بعض مشائخ
و مشاہدہ کرہائے بعض از ایشان و بیان نسبت عالی خود و متجلی شدن صفت علم بنا و حسن و قرب منزلت
این صفت بجناب قدس او سبحانه اختصاص خود بہ صفت کلام و ظهور اسرار حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ
و السلام و التحیۃ کہ بمرکز تعلق دارد و شرح بعض از احوال یاران خود نیز بہ پیر و والد بزرگوار خود در صنی اللہ
تعالیٰ عنہما رقم فرمودہ اند۔

بمخدومہ و فضلی علی نبیہ و آلہ۔ عرضہ داشت کینہ بندہ با بفر عرض می رساند کہ
از تشنیت احوال پر دیال چه عرض نماید و از خرابی ظاہر و سوائے باطن چه شرح دہد۔ اگر بظاہر نظر
می اندازد آنرا غرق لجنہ عصیان می یابد و از مرصنات الہی جل شانہ دورتری فہم۔ از بدرون شیطان
غنیم بردے ظفر یافتہ امتعہ طاعت و در اغارت نمودہ و ویران و ایترا ساختہ و از بدرون دزد قوی
نفس غوی بعد اوت برخاستہ سرمایہ اخلاص را تاراج نمودہ۔ و اگر بہ باطن نگاہ می کند آن را
نیز مجرور و از قبولیت دور می بیند و از بارگاہ وجوب نامناسب بے نصیب می یابد۔ ہر گاہ ظاہر
کہ عنوان اوست و مزرعہ و ذخیرہ او بہ آن حالت باشد لفقین کہ باطن بچہ رسوائی خواهد بود۔ و
ہیبت دہدانی او از شرارت نفس و اغوائے شیطانی عجب ترکیبہ یافتہ و از مساوی آفاتی و نفسی
طرفہ مجوئے ہم رساندہ محل ماتم و سوگواری گردیدہ است و مقام نفرت و فرین شدہ۔ بہ اقرار
جیل ذاتیہ از شیطان ہم ضایع تر گشتہ و بہ انقباض برنگ لقین از نفس ہم فاسد تر شدہ۔

زہر شترے کہ می پیمسی مرا ہست

ز بخت تیرہ دار و ہمت پست

زمن ابلیس را صد بار عار ہست

کنون شرم ز کارم شرمسار ہست

اے دایہ نہ یک دایہ کہ صد بار دایہ۔ اگر درین وقت بدرقہ تو ہما عالم کہ زنگ زدایہ

قلوب قاسمہ است امداد نہ فرماید و درین مہلکہ نگہ نہ دارد خسارت در خسارت است۔ شعری

مریض لیس غیرک فی طبیب

اغثنی یا دئی انی غریب

قبلہ اولیاء سلامت عجائب کار و بار ہست با وجود این ہمہ خرابی بہ سبب انتساب بہ دروازہ علیا

آن حضرت سلمہ اللہ تعالیٰ سبحانہ بعض معاملات عجیبہ یادے در میان می آرند و اظہار احسان و

کرم خودی نمایند یعنی باین قسم رسوائی و بے لبتاعتی چنان چنین می کنند. روز رخصت به عرض رسانده بود که در مراقبه و در فضیلتی که آن حضرت قدس سره می فرمایند که پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یار شماست روز دوم از رخصت به ذکر لسانی مشغول بوده که غیبی رو کرد و خبرگاہ دید که باین فقر اختصاص تمام دارد. شخصه نوری در آن نشسته است اما بعنوان حقانیت مقصود می شود و می فرمایند که میان خواجه رادرون ایجاد دیدیم. و در راه نسبتی بعضی مشایخ که زیارت نموده شد ظاهر گردید نسبت شیخ ابوالعلی قدس سره لطیف تر و عالی تر از دیگران مفهوم گردید. حلیه مشایخ الیه نیز ظاهر شد. از الطاف و عنایات که در زیارت حضرت خواجه قدس سره مشاهده کرده شد چه عرض نماید. در مزار حضرت خواجه قطب الدین قدس سره بزرگی و شوکت عجیب الشان را فمید. در راه بود و خیلے بعید از مزار ایشان که مهربانی و لطیف الشان مفهوم می شد. دیگر نسبتی که الحال در آن است نسبت بے کیفیت است که اختصاص آن را به پنج لطیف از لطافت امر و خلق نمی فهمد کلیه را فرو می گرد و صفت علم به نیاز و حُسن تجلی می شود که نزدیک است که این کس را بهیوش سازد. و قرب منزلت این صفت به جناب قدس اوسبحانه عجیب ظاهر می شود سرایان از حسن و کرمه و خج دلال است و اختصاص محبی خود را به صفت کلام می فهمد بعضی اسرار که به حقیقت محمدیه علی صاحبها الصلوٰۃ و التحیة مناسبت دارند شرف ظهور می فرمایند، آن را داخل مرکز صحبت که ملاحت است سازند یا نه. این است احوالات موهوم که بخیال خود آن را چیز قرار داده. و علمها عند الله سبحانه ثم عندکم انشاء الله تعالی. دیگر یارانے که داخل طریق آن حضرت می شوند متاثر می گردند. اکثرے را ذکر لطافت مخطوطاتی دارد و بعضی به فنا قلب رسیده اند. شهریار نیک از نفی خطر مطلقاً خبری دهد و وزیر بیک به سلطان ذکر ملذوذ است. تفصیل یاران نمی توان نوشت. والسلام.

مکتوب سوم به قدوة العارفین حضرت خواجه محمد سیف الدین در بیان بشارت عالی و نسبت متعالی در حق آن جناب سلمه ربّه و کثرت برکات حضرت پیر دستگیر خود رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ما یناسب ذلک ویلا مئه.

محمد حمیدین و نصی کتین خدمت کمالات دستگاه برادر اعز و اکرم خواجه

سیف الدین سلمہ ربہ سلام فراوان و تکیات بے پایان ازین عاصی مجبور در معرض قبول
آرند۔ مراسلہ شریفیت کہ نامزد این مسکین نموده بودند و مہربانیاں کردہ با عرضینہ کہ در گرامی
خدمت قبلہ دین و دنیا مشتمل بر احوال باطنی خود و احوال بادشاہ مرسل داشتہ رسید خوش
وقتی تمام رسانید ع۔ اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔ این مسکین ہر چند بہ
دید خود اعتمادے نمی ہند و شایان ابلاغ نمی داند اما گاہے نقویب حضرت ایشان کہ قبلہ
در ایشانند و حلال مشکلات ایشان دید موہوب صورت حصہ بہم می رساند بنا و علیہ تحریر
آن جرأت می نماید۔ یک دفعہ نمودند کہ خلعت عالی کہ نہایت آراستہ دارد بہ شہا حرم شدہ
از قسم سفلات ادل بزرنگ و حواشی آن را از ردزی نمودہ اند و سہرہ نقیس ظاہراً از پیش
بامر دارید بہ سر شتابند و آویزان کردہ چنانچہ عروسان را می کنند و اسپ نیز عنایت شدہ
شما سوار درون حویلی قدیم در خدمت حضرت ایشان چنور رسیدہ اید و تمام شکر گذاری از
برادر دینی سیادت پناہ میر محمد ابراہیم می نمایند۔ دفعہ دیگر نمودند کہ شیشہ کلان پر از عطر
کہ ہرگز مثل آن نہ دیدہ شدہ در پیش دارند و بعضی مردم را دہند۔ ایہنا، بحوم طالبان حق
جل و علی و وسعت دائرہ ارشاد شما و مناسبت بہ این مقام عالی بہ واضح ترین وجوہ معلوم ساختند
کہ جائے ریب کمتر باشد۔ دیگر افاضہ برکات کہ درین ایام از حضرت ایشان بر طالبان صادق علی
التواتر و التوالی وارد دست چہ شرح دہد زبان حال طالبان در باب آن حضرت باین کو تاہ است۔

عقل	الای طوطی گویاے اسرار
مبادا خالیت شکر ز منتار	سرت سبز و دلت خوش باد داکم
کہ خوش نقشے نمودی از خط یار	چہ زہ بود این کہ ز دیر پرد مطرب
کہ می رقصند با ہم مست و ہشیار	ازین افیون کہ ساقی در حق افگند
حریفان را نہ سرماند نہ دستار	

در تمام یاران فقیر خود را چنان می یابد در رنگ دانہ خامے کہ در دیگر طعام بختہ می ماند و آتش
دران اثر نمی کند۔ و آنچہ حضرت ایشان در باب این کمترین مہربانیاں فرمایند از حوصلہ استعداد
خود خارج می نہد۔ اما از کرم اوسبحانہ امید داری باشد۔ و مَا ذَلِكْ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ۔
والسلام۔

به فضائل و کمالات دستگاه حقائق و معارف آگاه مولانا بدیع الدین
مکتوب چهارم سلطان پوری قدس سره در اظهار شوق و تربیت به صحبت آن
 حضرت پیر دستگیر قدس سره الاعظم با ذکر بعضی از اسرار آن حضرت.

محمده و نصلی علی حبیبه و اله و سلم. فرادان شوق با نیازمندی تمام ازین
 احقرانام به ملتزمان حضور قدوة الانام سلمه اللہ اللک العلام رسیده باد شود که قبول افتد. هر چند
 استماع تعمیر اوقات و ضبط ساعات آن جناب دوستان بهر را خوش دلی هست و باعث غبطه
 اما از آن که ایام مهاجرت به امتداد کشیده و انتظار بهار موصلت فرادان شد و طاقت صبر و
 شکیبائی طاق شد مشتاقان در تیره غم و غصه اند. شعر

مشتاقی و صبوری از حد گذشت یارا
 گر تو شکیب داری طاقت نماند مارا
 و چون این معنی را به اشارت حضرت ایشان نوشته شده متوقع که بزودی متوجه این حدود
 گردند و منتظران محزون را مسرت افزا شوند. و بانی عمر گرانمایه را به قاده طالبان این مقام
 و استفاده کمال در اثنای حضرت قدس منزلت سلمه اللہ تعالی که امروز چشم فلک از دیدن
 مثل او عالمی است و گوش زمین در زمان از شنیدن مجالس او ترصرت فرمایند بمثل از سوانح جدید که
 درین ایام نیک فرجام رویدادی نویسد. شبی آن حضرت بعد از ورود آرزو بخاطر مبارک
 رسانده اند که بنده را به اراده چه کار است از آن آرزو خود را کشیده اند. درین اثنایند رسید
 که عاشق را اراده نیست. اما معشوق را اراده هست. این کلمه جامع چنانچه بشارت است به
 محبوبیت آن حضرت که اعلی مقام قرب است همچنان گویا اشارت است بحصول اراده خاص مر
 آن حضرت را. هر چند عدم تکلف مراد خاصه اراده واجب است تعالی. اما این اراده موهمی
 نیز ظلی آن باشد تو اقسام علی الله لا براه گواه آن هست. اینها در همین ایام دیده اند که نفس
 مبارک مظهر حضرت رسالت خاتمیت علیه و علی آله افضل الصلوة و اکمل التسلیمات برداشته
 جماعه باین طرف آورده اند و در شکر آنند که کجا بگذارند حضرت ایشان معروض داشتند که
 همین جا بگذارند. و ایشان در روضه مبارکه مراقب بودند. آخر الامر معروض ایشان مقبول
 افتاد و همین جا گذاشتند. این بشارت گویا بشارت است به تجدید دین و ظهور اسرار یقین

درین ملک ہند سیما در خالقہ آن حضرت دامت برکاتہم۔

بہ ارشاد پناہی حقائق و معارف آگاہی خواجہ محمد حنیف کابلی قدس سرہ
مکتوب ششم در بیان اتمام مقام نفی و ظهور مقام اثبات کہ از اسرار غامضہ ہست با

بشارت عالی در حق آن خواجہ ولایت پناہ۔

حامداً و مصلیاً تحمیداً بالنعمة و اظہاراً للعطية نوشته می شود کہ شب
 ہست و ششم شہر ربیع الثانی بود کہ این احقر بعد از نماز تہجد بید گریسائی کلمہ طیبہ مشغول بود در
 اثنائے آن مقام اثبات ممتاز از مقام شرف ظهور فرمود و آن عبارت ہست از تخلص قائل شرک خفی
 و کمال آن آنست کہ در پیچ لطیفہ از لطائف عالم امر و عالم خلق دقیقہ از دقائق شرک نماید۔ این
 زمان از مقام انتقار بتمام برآمده باشد و مقام اثبات متبج کمالات و اسرار غامضہ ہست کہ اظہار
 آن را این درق تاب ندارد۔ و حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ این مقام یعنی اتمام نفی را اصالت
 مخصوص بہ حضرت خلیل الرحمن علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام مخصوص دانستہ اند و مقام اثبات را
 اصالتاً بہ حضرت رسالت خاتمیت علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات و تبعیت بعضی کمل را ازین ہر دو
 مقام نفی بہ تجویز فرمودہ چنانچہ در باب خود تصریح نمودہ اند۔ دین حقیر از زبان گہر نشان حضرت
 ایشان خود سلمہ اللہ تعالیٰ سبحانہ حصول این مقام را در باب آن حضرت شنودہ۔ و درین حہ محل
 ریب ہست و بر سر اصل سخن آییم۔ چون آن مقام عالی ظهور فرمودند کہ حقائق آگاہ برادر دینی خواجہ
 محمد حنیف در ان مقام بسیار بالیدہ و منور ظاہر گردید۔ و علم الغیب عند اللہ سبحانہ الحمد
 للہ الذی بنعمہ تتم الصالحات و علی خیر خلقہ محمد و آلہ۔ والسلام۔

بہ ولایت پناہ عرفان دستگاہ خواجہ عبدالصمد کابلی کہ از مخصوصان آن حضرت
مکتوب ششم است در بیان استغنائے محبوب حقیقی و تقطش طالب بیچارہ یاشارہ و حصول مطلب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لہ الحمد و المنۃ و علی رسولہ الصلوٰۃ و النبیۃ
 و آلہ۔ منی دانند چہ نویسند۔ لطائف محبوب بر تر از ان ہست کہ ہر بے سرائجامے ہوس تر جانی آن
 نماید۔ و محاسن مطلوب نازک تر از ان ہست کہ ہر بوالہوسے خیال و فہم را بآن رساند۔ دامان
 جلیل او سبحانہ متزہ ہست از آنکہ یہ فضیض امرکان نزول فرماید۔ و ممکن را خود محال کہ با وجہ و جوب

عروج نماید لفیض سالک از ان مرتبہ علیہ غیر از حیرت و حیرت امرے نیست اگر دست تجرید
 بہ دامن لغت او سبحانہ کشاید غلط کردہ باشد اللهم لا احصی ثناء علیک انت کما اشیت
 علی نفسک ۛ

اے زخیال مابردن در تو خیال کے رسد باصفت تو عقل را لاف کمال کے رسد
 داگر در آرزو و امید آن باشد رک بہ سابقہ رحمت بے کسب این کس جمال لایزال در دیرانہ این
 مہجور دالہ جلوہ فرماید نیز بے جاہست ۛ

تو از خوبی نمی گنجی بہ عالم مرا ہرگز کجا گنجی در آغوش
 داگر در بے قراری طالب عمرے بسر برد طلب محال کردہ باشد ۛ

کجا ماد کجا زنجیر زلفش عجب دیوانگی کاندہ سرافنداد
 داگر از طلب مطلب علی و جستجوے آن فارغ نشیند در جرگہ متمردان داخل شود ۛ
 دست از طلب نہ دارم تا کام من برآید یا تن رسد بہ جانان یا جان ز تن برآید
 و دیگرے گفتہ ۛ

آن کس کہ بیافت دولت یافت عظیم و آن کس کہ نیافت در دنیا یافت بس است
 گویم از در طلب فارغ نباید و درین بے قراری عمر بسر باید برد و پیوستہ ماتم حرمان و سوز
 ہجران باید داشت - نظم -

در جہان شاہدے و ما فارغ در قدح جرعه و ما ہشمار
 بعد ازین دست ماد دامن دوست بعد ازین گوش ما وصلقہ ناز
 درین اندیشہ ہا عقل غفیل را باید گذاشت - راہ عشق و راے طور عقل بہت - پہنچ کس را شنید
 کہ بہ صلیحت و فکر عاشق شدہ باشد - عاشق را بسوز و گداز مے بہت - عاشقان را فیض از
 از معشوق جز خرابی و جان گدازی نیست - فراد

در عشق بجز گدافتن نیست این سوختن بہت ساختن نیست
 با سر زلف تو مار اسیر سودا می ہست وصل ہر چند محال بہت تمنائی بہت
 بشنو بشنو قادرے کہ بقدرت باہرہ خود آتش اشیا و را کہ عدم صرف بہت منظر اہم وجود

و کمالات بالغہ آن کہ اشرف امور بہت ساختہ بہت قادر بہت کہ خرقِ رُپوشِ ظلال نموده
در کلبہ این آوارہ جلوہ فرمایند

آبادہ گشتہ ام دگر امشب نظارہ را پیوند کرده ام جگر پارہ پارہ را

داین بہر را در حریم قدس خویش جادہند

اگر این لحظہ ممکن کارِ شب نیست ز بختِ مقبلان این ہم عجب نیست

چشم دارم کہ دہی اشک مرا حسن قبول اے کہ در ساختہ قطرہ بارانی را

سخن بجای دیگر افتاد مامول آن بہت کہ بدعائے حسن توفیق دوستان را یاد دارند صحیفہ شریفی
رسیدہ مسرت بخشید۔ خیلے قصد ہائے بلند کردہ اند۔ فقیر نیز موافقت نموده بحرِ فریاد
چند نامربوط کہ علی الفور بخاطر رنجتہ مصدع گشت۔ والسلام۔

مکتوب ہفتم یہ فضائل پناہ مولانا ابوالقاسم لاہوری صد در یافت۔ در بیان بود سلوک
اختیاری و جذبہ موسیقی و اشارہ بجلوے شان سلسلہ حضرات خواجہا قدس
اللہ تعالیٰ اسرار ہم۔ و آنکہ طالب باید کہ نزد شیخ کالمیت بین یدی الغسل بود۔

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ علیٰ من لا نبی بعدہ حضرت حق سبحانہ و تقدس شعلہ

از احوال معرفت در باطن آن عزیز ابداع فرماید تا طالبانِ صادق از حرارتِ مکتبہ ازان
مشامِ محفیہ لطافتِ عالم امر را کہ بہ برودتِ تعلقاتِ شئی مسدود گشتہ اند و فی الحقیقت در پیمای
وصولِ مطلبِ اعلیٰ اند مفتوح نمایند و سلوکِ این طریقِ عالی را بہ آن در پیمایِ مفتہم نمردہ گامے

درین راہ زنند۔ مراتبِ سلوک را مشائخِ اختیاری گفتہ اند و حصولِ جذبہ را موسیقی فرمودہ کہ
سلوک عبارت از رفتن بہت و جذبہ کنایت از بردن۔ اما درین طریقِ عالی حضرات خواجہا
قدس اللہ اسرار ہم برائے حصولِ جذبہ طریقے وضع کردہ اند کہ تسلیکِ طالبانِ را بہ آن راہ
می نمایند۔ ہر چند نفسِ جذبہ را بہ اختیاری می گویند اما مقدماتِ آن را کسی قرار دادہ

اہتدایانِ معنی دقیقہ در صحبتِ این اہلِ نسبتِ سہلِ الحصولِ بہت اما بشرطیکہ در حضورِ این اکابر
خود را مطلق از دائرہ اختیار برآوردہ کالمیت بین یدی الغسل سازد و بپوشد
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بآن معنی متحقق گردد کہ بحرِ صادق علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیما

از ان معنی چنین خبر داده من اُدا آن ينظر الى مَيِّتٍ تَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَيَنْظُرُ
إِلَى ابْنِ ابْنِي تَحَافَةً رِضًا رَزَقَنَا اللَّهُ تَعَالَى وَإِيَّاكُمْ نَصِيبًا كَامِلًا مِنْ هَذِهِ الْمَعَانِي . والسلام .
مکتوب ششم به کمالات دستگاه ملا حسن علی پشوری صدر دریافت در اشاره بعض کمالات حضرت
مجدد الف ثانی قدس سره الغریز و امید واری آن کمالات در حق مجبان آنحضرت
سیمادرج حق مکتوب الیه .

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَ
عَلَى آلِهِ حَضَرَتْ حَقِّ سُبْحَانَهُ وَتَقَدَّسَ بِنُورِ صِرْفِي كَمَا مَعْرَاسَتْ اِزْ لَسْبِ وَاعْتِبَارَاتِ اِطْلَاقِ
اَصْلِ دِرَانِ مَرْتَبَةِ عَلِيٍّ وَدَرْ رَنگِ اِطْلَاقِ ظِلِّ مَجُوزِ نَسِيتِ تَحَقُّقِ بَحْثِ تَابِ اِشْرَاقِ اَنْ لَوْ رَعَالِي اِزْ ظِلْمَتِ
دُنْيَا كِه سَدَّ هَايِ اَيْنِ رَا هِ اَنْدِ بَرِ آدَمِه لِشَاهِرَا هِ وَصُولِ مُتَدَكَّرِدُو دَا اِزْ مَخْفِيَاتِ عَالَمِ غَيْبِ
لَوَا دِرَا اِسْرَارِ كِه جَزْ بِنُورِ فَرَا سَتِ كِه مَقْتَبَسِه اِزْ مَشْكُوتِ بِنُوتِ بَا شَدَّ عَلِيٍّ صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالتَّحِيَّةُ
مَدْرَكِ نَهْ كَرْدِ دِ بَدِ مَرْتِ آدِ وَصُولِ اَيْنِ مَعْنِي وَ اِمْتِثَالِ اَنْ دَرِ حَقِّ شَمَاعِ زِيَانِ كِه عُمَرُ گَرَامِي رَا
دَرِ مَحَبَّتِ اَهْلِ اَيْنِ لَسْبِتِ صَرَفِ كَرْدِه اَيِدُو دَرِ دِلِ اِيْشَانِ خُودِ رَا جَا دَا دِه اَيِدُو دَا اِزْ مَقْبُولِ اِيْشَانِ
گُشْتِه اَيِدُو لِسِيَارِ نَزْدِيكِ هَسْتِ بَلَكِه بَرِ اَنْ اَمِيْدُو دَارِي هَايِ دِيكِرِ مَتَفَرِّعِ اِسْتِ صَحِيْفَه شَرِيفِه رَسِيْدِه
بِنِي شَوْقِ دَرِ يَافْتِ صَحْبَتِ كَثِيْرِ الْبِرَّةِ وَ مَظْهَرِ عِذْرِ عَدَمِ وَصُولِ كَرْدِيْدِه آدِ عِذْرِ مَرْقُومِ عِذْرِ سَتِ
صَحِيْحِ اَمَا كَا هِي اِزْ فَرْطِ حَرَارَتِ شَوْقِ كِه لِسِرِّ حِدِّ جَنُونِ مِي رَسَا نَدِ پَايِ طَلَبِ نَجْرِ عِذْرِ رَا قَبُولِ
نَا مَنُودِه بَلَكِه دُوْرَا نَدَا خْتِه دَرِ رَا هِ مِي دَرِ آيِدُو عِذْرِ هَايِ صَحِيْحِ رَا دَرِ رَنگِ عِذْرِ هَايِ فَا سَدِ
اِزْ حِيْزِ اِعْتِبَارِ سَاقِطِ مِي كَرْدَا نَدِ فَحِيْتَنَبِيْنِ عَوْمِلِ مَعَهُ مَا عَوْمِلِ مَعَهُ وَ حِيْنَبِيْنِ لَا يَحْمِلُ
عَطَايَا الْمَلِكِ اَلَا مَطَايَا هِ اَيْنِ حَقِيْرِ اَمِيْدُو اِسْتِ اِزْ دُوسْتَانِ دُوْرَا فِتَا دِه كِه بَدْعَايِ فَرِيْدِ
تَوْفِيْقِ وَ حُسْنِ خَاتَمِه مَمْدُ بَا شَدَّ يَارِ اَيْنِ طَرِيقِ سَلَامِ خَوَاتَمِ .

مکتوب نهم به حقائق آگاه معارف دستگاه ارشاد پناهی جناب خواجه محمد صنیف کابلی قدس
سره در اشاره به بشارت ذات موهوب حقیقت صلوة و اسرار ملاحی و لایست
محمدیه علی صاحبها الصلوة والسلام در مدد حضرت ایشان ما حضرت مرقع الشریعیه از حضرت پیر
دستگیر ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنهما .

محمدؐ وفضلؐ

ہر چیز عشقِ خداے حسن است

گر شکر خوردن بود جان کنده است

درین ماه رمضان بعد از رفتن آن جناب حضرت ایشان بر بعضی محراب خاص افادہ برگزیدہ
منودہ اند معرفت ذاتِ محبوب کہ معرفتِ غریبہ است در میان بود چندی کہ قابلیت داشتند
بہرہ مند شدہ اند و بیانِ حقیقتِ صلواتِ نیز در میان بودہ۔ بعد از ماہ رمضان در ولایتِ محمدیہ
و اسرارِ ملاحتِ تدقیقِ می رفت بقدر استعداد ہر کہ یافت یافت و زبانِ طالبانِ مخصوص در
بارہ حضرت ایشان این ابیات را گویا بود۔ غزل

مبادا خالیت شکر ز منتار	الا اے طوطی گویاے اسرار
کہ خوش نقشہ نمودی از خطِ یار	سرت سبز و دلت خوش باد جاوید
کہ می رقصند با ہم مست و ہشیار	چہ زہ بود این کہ زد در پردہ مطرب
حرلیقان را نہ سر ماند و نہ دستار	از ان ایون کہ ساقی در دے افگند

ارسل الی جناب زبدۃ السالکین موردِ عنایات الاحد
مکتوبہم خواجه عبد الصمد کابلی فی دقائق الفناء والبقاء ومع ما
یتعلقہ من الاسولۃ والاجوبۃ

باسمہ سبحانہ۔ نرجوا من الوہاب الکریم۔ انہ سبحانہ الان یخلو کم
کما الان قلوبکم واسوی خلقکم فی احوالہا کما اسوی امرکم فی مبادیہا حتی
تکونوا مخلصین وقاخذوا نصیباً من الاثبات وذا لا یتحقق الا بالانخلاع التام
عن صفات الامکان والمحدث والتلبس کامل بکمالات الوجوب بالوصول
الی منزلة او ادنی بعد حصول قاب قوسین فالقیل فحینئذ یلزم تحقق العارت
بالوجوب والتنزہ عن الامکان قلنا انما یلزم ذلک اذا کان الفناء والبقاء
وجودیین اما لو کان شہودیین علی ما هو المذہب فلا نعم هذا المشہود لیس
من مخترعات الوہم والخیال بل تفضیل من اللہ سبحانہ علی خواص عبادہ
وفیہ مصالح مثل قطع التعلقات عما سواہ سبحانہ وغیر ذلک وله امارات

لا يعد - فإثقل فكيف التخليص عن تحقيق قبلة الاقطاب الشيخ محمد دالف ثاني
قدس سره آخرات الفناء والبقاء وجوديين على ما في المکتوب الذي عنوانه
هل أتى على الانسان الخ قلنا فحينئذ صار تحقق العارف بالوجوب كسبياً اي
حاصلاً بالسلوك وقطع المنازل وإلا لم يكن قبل راحة الوجوب ومن البدعي
إن الوجوب الكسبي ليس وجوباً لذاته المخصوص بالواجب تعالى بل وجوباً
حاصلاً من الغير وههنا مقالة اخرى افاضها الله سبحانه على هذا الضعيف
في اثناء كتابة هذه الرقعة لكن ما استطعت لتويدك وتحريره لغاية استكمال
القاصدين بهذا اتمته بالليل مع الكسل ونرجوا من ذلك الاخ الصالح الصديق
أن لا ينساني من دعاء صلاح الخاتمة - والسلام أولاً وآخرأ.

مکتوب يازدهم أرسل إلى جناب سلطان الوقت خاقان العصر الذي
انتشر عدله في تمام مملكته حضرت ابو الظفر محي الدين
محمد عالمگير بادشاه غازي ادام الله تعالى ظلال معدلته على رؤس العلماء
والصالحين في شان السلوك مع اختلاف المذاهب.

الحمد لله وحده والصلوة على من لا نبي بعده. قال بعض المشائخ اذا
كانت الغايات لا يدرك فالميسور لا يترك والذي وقع عليه الاختيار في هذا
الزمان وهو قريب في الغالب من الامكان بعد الاستخارة وكثرة التفطيش
في الكتب المصنفة في سلوك الطريق من العبادات تلاوة القران وقول حسبي
الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم سبعاً في الصباح والمساء
لان سوى هذين يشترط فيها حضور القلب وتلاوة القران قد جاء انتها اعظم
القرب بفهم أو بغير فهم وقول حسبي الله الى اخره ان الله يكفيه ما اهتبه
صادقاً كان او كاذباً ومن العادات قوت ابى ذر صاع شعير في الاسبوع وادام
عمر رضي الله تعالى عنه الذي امر به ولده وهو يوم خبز ولحم ويوم خبز ولبن
ويوم خبز وسمن ويوم خبز وزيت ويوم خبز وملح ويوم فقار وجاء نعم الادام

اللحم المخلّ وجاء في خبز وتمر هذا ادام هذا الوقت مرّة واحدة وقت السحر
ومن الكسوة ما وقي الحر والبرد ولم يكن فيه شهوة لاحد ولا مخالفة للباس
اهل الخيرو من المهلكات. ليس شيء اعظم مؤنة واشدّ خوفاً من اللسان
والبطن. فعلاج اللسان الصمت والعزلة وعلاج البطن باحد الامرين. اما
الاكل من المباحات واما الاقتصار على ما ليسد الرّيق مما ظاهره الحلال عند
الضرورة وهي الخوف على العقل والحياة او بعد يومين او ثلاثة. وكان وهيب بن
الورد. يبلّ قرصة بالماء بعد يومين او ثلاثة ويقول اللهم انك تعلم حاجتي
اليه فان كان فيه شبهة فاغفر لي ولا ينزل في الضرورة عن قوت ابني ذر ولا يزيد
عليه في المقدار ولا ينقص عن وقته الا في مراتب الاضطراب ومن المنجيات ذكر الموت
الموت فانه يثمر القناعة ^{والنشأة في الطاعة} والا تزجأ من المعصية والمحاسبة والمراقبة هذا طيب
المريد في هذا العصر الاثني وبه قلت وبالله التوفيق والعصمة والذي اختاره شيخنا
وامامنا وقبلتنا في العبادات الاشتغال بجميعها مع الاستغفار من الرياء والعجب
وغير ذلك مما يفسد العمل ويذهب قيمته وفي العادات اختيار التوسط في جميع
الاحوال وحبس النفس على الاقتصار في المأكل والمشرب والملبس وتدبر الطاهري
في الملك والمواهة مع الاهل فان هذا الطريق اقرب الطرق الى الوصول الى
رب الارباب حتى قال بعض من يقتدى ان رعاية التوسط في جميع الامور
كاف في الوصول الى المطلب بلا حاجة الى الذكر والفكر. قال الله تعالى وعلى الله
دعوى السبيل ومنها جائز. وفي المعاملات اختيار العزيمة في جميع الامور حتى المقدور
وعند الضرورة يجب الجهد على ان لا يخرج العمل عن فتوى العلماء وعن دائرة
الاباحة.

أرسل الى مولانا فصيح الدين في جواب الشبهة التي
مكتوب وازدعم

أورد على خطبة العيدين وغيرها مما يناسبه.

بسم الله الرحمن الرحيم - الحمد لله أولاً وآخراً والصلاة والسلام على

رسوله محمد وآله دائماً وصدقاً اللهم ابائنا لا تكلنا الى النفسنا طرفة عين .
 فننتقارب من الشر ونبتاعد من الخير . وصل ورقتكم اليها لا زلتم في سرور وعافية
 ولا قسوة فاعين صالح الدعاء ثم ما حررتكم من الاسئلة فكتب فيها شيئاً ليسيراً وان
 لم يساعده الوقت حاصل السؤال الاول ما فائدة تعلم احكام صدقة الفطر في
 خطبة العيد بعد اداء الصلوة وقد مندبنا الى اداؤها قبل الخروج الى المصلى انتهى
 اعلم انه لو كانت الخطبة في العيد قبل الصلوة كما في الجمعة لكانت الشبهة وارداً
 فان المندوب اداء الصدقة قبل الخروج وادائها بين الصلوة والخطبة محل لكثير
 من الامور المهمة نعم لو اخرجت الصدقة عن الصلوة لما وردت الشبهة لكن
 ليقوت المصلحة وهي تفرغ قلوب الفقراء للصلوة واغنائهم عن المسئلة . ثم
 هذا الشبهة على خطبة الاصحى التي يعلم فيها احكام تكبيرات التشريق التي ابتداءها
 من صبح عرفة اظهر حتماً فنقول وبالله العصمة احكامها كما ذكرنا خمسة على من
 تجب ولمن تجب ومتى تجب وكم تجب ومم تجب . واما على من تجب فعلى الحر المسلم
 المالك للنصاب . واما لمن تجب فلفقراء والمساكين . واما متى تجب فبطلوع الفجر .
 واما كم تجب فتصنف صاع من البر أو صاع من شعير وتمر أو زبيب . اما مم تجب
 فمن الاشياء الاربعة المذكورة واما ما سواها فبالقيمة . والناس على صفتين عالم بالاحكام
 وغير عالم بها وكل منهما مؤد قبل الخطبة اولاً لان الاداء قبل الخروج ليس بمحتتم
 فالوقت باق فقول السائل لانهم يعطونها قبل الصلوة سواء اخذ بمعنى الوقوع
 او اللزوم لبس لبس يد نوقوع التعليم لغير العالم الذي لم يوردها ظاهراً وبالنسبة الى
 الذي اداها عالم كان اوجاهلاً التدارك ان اخطأ في شيء من الاحكام والعالم الذي لم
 يوردها للشفقة والتذكر ليا من الخطاء وقد ذكر في بحر الرائق ما حاصله ان الاولى
 للخطيب ان يعلم الناس احكام الصدقة وتكبيرات التشريق في خطبه الجمع التي قبل الاعيان
 والعلم امانة في عنق العلماء انتهى ثم يذكر الاحكام في خطب الاعيان ايضا لانها مشروعة
 الوقت فكم من حاضر لم يحضر قبل وكم من متعلم لا يكفيه التعليم مرة هذا . واما

فانما
 من
 تجب
 والمالك
 للنصاب
 واما
 لمن
 تجب
 فلفقراء
 والمساكين
 واما
 متى
 تجب
 فبطلوع
 الفجر
 واما
 كم
 تجب
 فتصنف
 صاع
 من
 البر
 او
 صاع
 من
 شعير
 وتمر
 او
 زبيب
 واما
 مم
 تجب
 فمن
 الاشياء
 الاربعة
 المذكورة
 واما
 ما
 سواها
 فبالقيمة
 والناس
 على
 صفتين
 عالم
 بالاحكام
 وغير
 عالم
 بها
 وكل
 منهما
 مؤد
 قبل
 الخطبة
 اولاً
 لان
 الاداء
 قبل
 الخروج
 ليس
 بمحتتم
 فالوقت
 باق
 فقول
 السائل
 لانهم
 يعطونها
 قبل
 الصلوة
 سواء
 اخذ
 بمعنى
 الوقوع
 او
 اللزوم
 لبس
 لبس
 يد
 نوقوع
 التعليم
 لغير
 العالم
 الذي
 لم
 يوردها
 ظاهراً
 وبالنسبة
 الى
 الذي
 اداها
 عالم
 كان
 اوجاهلاً
 التدارك
 ان
 اخطأ
 في
 شيء
 من
 الاحكام
 والعالم
 الذي
 لم
 يوردها
 للشفقة
 والتذكر
 ليا
 من
 الخطاء
 وقد
 ذكر
 في
 بحر
 الرائق
 ما
 حاصله
 ان
 الاولى
 للخطيب
 ان
 يعلم
 الناس
 احكام
 الصدقة
 وتكبيرات
 التشريق
 في
 خطبه
 الجمع
 التي
 قبل
 الاعيان
 والعلم
 امانة
 في
 عنق
 العلماء
 انتهى
 ثم
 يذكر
 الاحكام
 في
 خطب
 الاعيان
 ايضا
 لانها
 مشروعة
 الوقت
 فكم
 من
 حاضر
 لم
 يحضر
 قبل
 وكم
 من
 متعلم
 لا
 يكفيه
 التعليم
 مرة
 هذا . واما

خطبة العيد قانتها مسنونة وتاركها ليس عادماً للصلاة - حاصل السؤال الثاني فائدة كل خطبة الوعظ والتعليم فما فائدة قرائتها عربياً وأكثر العجم لا يفهمون العربي - قلنا اولاً ركن الخطبة هو التثناء على ما هو المذهب ولذا اقتصر عثمان رضي الله عنه على قوله الحمد لله حين ارتج عليه في الخطبة حاصل باي لسان اديت - وثانياً ان يذكر القرآن والحديث وتعليم احكام بهما بالعربية لكافة الناس قال الله تعالى وتبارك ان هو الا ذكرى للعالمين - فالبعض بواسطة الترجمان والبعض بلا حاجة اليها فليكن منها ايضا كذلك ولا يلزم ان يتعلموها الى الاحكام حين الاستماع فبعد الفراغ ايضا نافع.

وثالثاً ان الفقهاء ايضا صرحوا ان الخطبة بمنزلة الصلوة حتى لا يرد فيها السلام ولا يشمت العاطس ومنعوا فيها الكلام والاكل والشرب والا لتفات كما في الصلوة فراعى كمال مناسبتها لها فلا شك ان المناسبة بقرائتها عربياً اشد ولذا صرحوا بكراهة قراءة الاستعار فيها - رابعاً لو اجمعت الشتيت من الناس في الاستماع كما في البلاد الكبار فمنهم من لا يعرف غير الفارسي ومنهم لا يعلم غير الهندي او التركي او العربي ولسان الكثير والا فاعنة يخرج على الخطيب تعلم كلهم بلسانهم فلا بد من مرجح به مختار احداها وترجيح العربي بديهياً فان النبي عربي صلى الله عليه وسلم وكلام الله ولسان اهل الجنة عربياً - على ان اكثر الخطباء مختلطون الفارسي بالعربي فيعلم الفائدة لكثير من الناس - حاصل السؤال الثالث - نقل الاعتراض الذي اوردته شيخ الاسلام على القاضي فيما ذكرها في تفسير قوله تعالى وليس الذكر كالانثى انه يحتمل ان يكون اللام للمجنس و الاية مقولة امّ مریم ان الاولى ان يقال ليس الانثى كالذكر على قاعدة تفضيل المشبه به - فنقول في عبارة القاضي اشارة الى جوابه فان لفظه هكذا ويجوز ان يكون من قولها بمعنى ليس الذكر والانثى سيان فما يدري فان الغرض هذا الكلام ان ليس التشبيه لا لحاق الناقص بالكمال بل لتساويه والمراد نفى المساوات

واعلم ایضاً ان التشبهه انما ترد لو كان المقصود تفضیل الذکر علی الانثی. اما لو
 كان المراد عکس ذلک علی ما ذهب الیه بعض المفسرین. فلا لکن علی ذلک التقدير
 للعهد لا للمجنس هذا نعم یرد علیه ان علماء البیان صرحوا بانہ اذا اُريد الجمع
 بین الشئیین فی امر من غیر قصد الی کون احدهما ناقص والاخر زائد فالأحسن
 ترک التشبهه الی حکم التشابه احترازاً من ترجیح احد المتساویین فکیف یحکم علی کلام
 الرب المتعال بوجه غیر حسن الا ان یقال فی تأخیر هذا الوجه فی لفظ القاضی اشارة
 الی ضعفه وما ذکرتم فی دفعه من ان افضلیة التشبه به فی الاثبات واما فی النفی
 فلا. فله وجهه صحیحة ان نظرنا الی ان فی صورة النفی سلب التشبه فلیس هناك
 مشبه ولا مشبه به فکیف یتصور اتمیة احدهما فی وجه التشبه. لکن الحق ان النفی
 فرع الاثبات کأن الکلام صوّر ولا تصور الاثبات علی شوائطه ثم اتی بالنفی أو
 کان نفی مراد الاثبات حکم فی ذهن المخاطب فراغی فیه ما یراعی فی الاثبات کما فی
 بعض نظائرہ فالجواب ما ذکرنا أولاً والاخراً.

بہ مخدوم زاده گرامی شیخ محمد اسماعیل در ذکر بعض مناقب و آثار برادر

مکتوب میرزہ دم

کمان خود زبده العارفین واقف اسرار الی مع اللہ حضرت شیخ محمد

الواصلین

صبغة اللہ۔

محمدک و نصیلى. جناب مخدومی شیخ صبغة اللہ فرزند نخستین حضرت الشیخانند ولادت

الیشان در زمان حیات حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی شدہ است و آن حضرت از سفر

اجیر مراجعت نموده در راه بودند و حضرت الشیخان نیز در خدمت بوده اند کہ از سرہند خبر

ولادت الشیخان رسید حضرت مجدد الف ثانی بحضرت الشیخان ہما نجا فرمودند کہ ما دین

فرزند تو رنگے از اصل می بینم و نام این را صبغة اللہ گذاشتند چون بہ سرہند رسیدند در

حجرہ مرضیہ بودند. فرمودند السلام علیک ملا صبغة اللہ. ایضاً در بارہ الشیخان در صفر سن

شفقت بسیار و توجہ بکار برده اند. یکبارے آن مخدوم زاده در غایت ضعف و مرض

بودہ. فرمودند سبحان اللہ من درین فرزند امرے مشاہدہ می نمایم و این بہین حالت است

حضرت مخدوم زاده بر جادہ بعد از بلوغ بسن تمیز بہ تحصیل علوم پرداختہ پس از فراغ آن بہ اذکار و مراقبات طریقہ مشغول شدند و از حضرت ایشان بہ بشارت حصول کمال معتبر تر و مشایخ کرام و سیر منازل اہل اللہ بیشتر گشتند بہ افراط محبت و اعتقاد حضرت مجدد الف ثانی و حضرت ایشان سلمہ اللہ سبحانہ و شفیگی و عشق بہ مکاتبت شریفہ آن حضرت استیازہ دارند خصوصاً کہ آن مخدوم زادہ عالی قدر دارند کہ سبب غبطہ اقربان است و این حقیر و دوستان دیگر دالہ آئند بے عنوانی و بے لقمی و آزادی و بے تعلقی۔ اگر حکایت آزادی ایشان را بیان نماید قصص سلوک ایشان را کہ اتباع و خدام و سائر الناس را دارند شرح دہد بہ تطویل انجامد و بہ لطافت و حضور حضرت ایشان مدظلہ العالی بامر ایشان بہ طالبان تعلیقین طریقہ می فرمایند و توہمات بکار می برند و آثار مشہود می گردانند و چون بہ سیر کابل رفتند مردم آنجا را سیمای اغنیای آن مقام نسبت بایشان فراوان محبت و اخلاص بہم رسانیدند و بہ تقریب اکثر بہ سیر آن دیار می روند و مردم از وجود ایشان بہرہ مندی کردند۔ حقائق آگاہ خواجہ محمد حنیف کابلی کہ از اکابر خلفائے حضرت ایشان است باین فقیر حکایت می نمود کہ روزی در ایامی کہ در کابل تشریف داشتند بخانہ خود درآمدیم دیدیم کہ حضرت مخدوم زادہ مراقب نشستہ اند و جمعی از طالبان قریب بہ چہار دہ پانزدہ کس پیرامون ایشان از تصرف ایشان متاثر شدہ بیہوش افتادہ اند و از اشتعال ذکر غلطان و بے قرار اند۔

بہ حقیر فقرار صنعت عباد اللہ الباری محمد ہادی در اسرار
مکتوب چہار دہم اصالت و ضمنیت و تحقیق مقام قیومیت و غلت و محبوبیت۔
 بدان ارشدک اللہ تعالیٰ کہ صیل با وجود اصالت اگر در ضمن اصیل دیگر باشد می تواند
 اما اگر اصیل تبعیت را کما ہو بر نتابد لاجرم ضمنی صرف از ضمنی اصیل در ضمنیت بہ بعض وجوہ اگر
 نہ یادی کند ممکن باشد۔ دہمین سراسر است کہ حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی قدس سرہ السامی
 در ضمن خود حضرت ایشان و عزیز دیگر را می فرمودند کہ عزیز دیگر در ضمنیت من از حضرت ایشان
 بالیدہ است۔ چہ آن عزیز دیگر ضمنی صرف بود و حضرت ایشان چون اصیل بودند ضمنیت را تاب
 کمتر آوردند فانہم فلا تکن من القاصون۔ اے فرزند ہر چند نسبت غلت فوق نسبت

نسبت قیومیت است اما لازم نیست کہ ہر خلیل از ہر قیوم افضل باشد چہ حصول نسبت خلّت را
اصالت شرط نیست بہ طریق صمیمیت و تبعیت نیز حاصل می شود۔ و حصول نسبت قیومیت بے اصالت
صورت بہ بندد پس خلیل صغری از قیوم اصیل چگونہ پیش رود و چگونہ برین حکم راست آید و حال
آنکہ صاحب اصالت لقیبہ از ذات بے چون معالی یافتہ ذات حاصل نموده جو ہر گشتہ است اولیاً
دیگر چہ قطاب و چہ ابدال و غیر ہم پیچ کس را ذات نیست و ہمہ اعراض اند کہ قیام شان بآن جو ہر
است و حکم وصف دے دارند۔ و مشہودی گردد کہ جمیع اولیا و چنانچہ بچہ عصفور دہان و نمودہ
منتظر دانہ مادر است منتظر فیوض ازین اصیل اند کہ قیوم است۔ و چون قیوم لعبادات مثل صلوات
و غیرہ مشغول می شود ہمہ ہمراہ دے لعبادات قائم اند و در رنگ اوصاف و اعراض در تلاوت
در کوع شریک اند و چون جزو محقر درین کل گم گشتہ اند حضرت ایشان را رضی اللہ تعالیٰ عنہ
می فرمودند کہ صاحب اصالت چون جمیع مراتب امکان بوسے قائم گشتہ اوصاف شدند ہیج مرتبہ
از ان مراتب ہر چند غرض باشد حائل دروے و در ذات تعالیٰ نمی تواند شد۔ مشہودی گردد
کہ سجدہ اوفوق العرش می افتد۔ و نیز بدان کہ حصول ملاحت کہ مقام محبوبیت است بے حصول
صباححت کہ مقام خلّت است میسر نیست۔ و چون بکرم الہی جل شانہ محبوبیت نصیب شخصے
شد خلّت بہ طریق ادنی و اتم حاصل گشت۔ والسلام الحمد للہ رب العلمین و السلام علی سید المرسلین
و آلہ جمعین۔

مکتوب پانزدہم بہ حضرت مخدوم زادہ عالی مقدس صاحب اسرار و الوار خواجہ محمد
پارسا و صلہ اللہ تعالیٰ سبحانہ الی اللہ تعالیٰ در بیان بعض اسرار
حضرت مجدد الف ثانی و حضرت پیر دستگیر خود و اکابر دیگر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔
الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ حضرت ایشان سلمہ اللہ تعالیٰ می فرمودند
کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ می فرمودند کہ در مرتبہ اصل الاصل در اثنائے سیر
در دازہ عالی ظاہر شد و چار دیواری نیز ہویدا گشت۔ معلوم گردانیدند کہ درین دروازہ
داخل نمی شود مگر کسے کہ از اصالت بہرور است و مدعو اصیل است۔ و من داخل آن دروازہ
گشیم۔ حضرت ایشان فرمودند کہ شما نیز داخل دروازہ شدید۔ و چون از اصالت بہرور بودند

در دین خیابانها چپتها ظاهر شدند۔ ہر کہ از دروازه داخل شود برخیا بان آید کہ راہیست برا
مدعوان اصل می فرمودند کہ قطع مسافت یک نقطہ آن مقام قطع عوالم ہست کذا کذا۔ و حضرت
مجدد الف ثانی رضی می فرمودند کہ چون داخل آن مقام شدم دیدم کہ غریزہ دیگر بیرون دروازه
است و مشتاق ہست کہ درون داخل شد و اطراف دیواری گردند آخر الامر چون اشتیاق او
بکمال شد و من ہم مشتاق دخول وے شدم دیدم کہ از بالا سے دیوار خود را درون افگند۔

و ہمین سراسر است کہ حضرت ایشان در مکتوبے کہ حضرت ایشان بنام خواجہ محمد صدیق است
در تعبیر واقعہ کہ دیدہ ہذا جدار العشق و سیف المحبت نوشتہ اند کہ این واقعہ را تعبیر
است بس عالی کہ از جملہ اسرار حضرت مجدد الف ثانی است و آن تعبیر فراخ و صولہ ثمانیت
بدان اسعدک اللہ تعالی کہ حضرت ایشان مارضی اللہ عنہ می فرمودند کہ چون ما را اجازت
حدیث حاصل شد مشہود گشت کہ حضرت حق سبحانہ از کمال کرم مراد داخل جماعت محدثین ساخت
چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی قدسنا اللہ سرہ السامی می فرمودند در وقت اجازت حدیث
از شیخ خود مرئی گشت کہ مراد داخل محدثان ساختند لغم السلف لغم الخلف۔ الحمد للہ سبحانہ علی
ذلک علی جمیع نعمائہ و الصلوٰۃ علی حبیبہ و آلہ و صحبہ اجمعین۔

بہ ولایت پناہ معرفت انتباہ خدمت شیخ عبدالکریم کابلی در بیان
مکتوب شانزدہم معارفی کہ بکلمہ مطہرہ منظر اتم تعلق دارد کہ در عبارات مشائخ کرام
در لغت حضرت سیدانام علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و اکمل السلام واقع می شود مع ما تعلق بہ من التحقیقات
العالیۃ و التذقیقات المتعالیہ۔

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سید المرسلین محمد و آلہ اجمعین۔ اما بعد۔
حقائق آگاہ شیخ عبدالکریم ازین فقیر التماس بنمود و بیان قسمی از معارف در خواست بادیود
عدم لیاقت اجابتا للمسئول چیزے نوشتہ آمد۔ واللہ سبحانہ الہادی الی سبیل الرشاد۔ و ہو
ہذا سوال در عبارت مشائخ کرام در لغت سیدانام علیہ و علی آلہ فضل الصلوٰۃ و اکمل السلام۔
لفظ منظر اتم واقع می شود و شرح این کلمہ جامعہ بہ حیثیۃ کہ نشان خاطر گردد و حیثیت جواب آن است
کہ حضرت حق سبحانہ و تعالی در ان حضرت علیہ الصلوٰۃ و التمجیدہ ظهور فرمودہ است بحسب اقسام و صفات

خویش سوائے دجوب ذاتی بوجھے کہ سچ اسے دھفتے براسم و صفت دیگر غالب و مغلوب نہ باشد
بلکہ بر سبیل اعتدال بر وجه کمال که مساوی باشد در ظهور هر اسم مراسم دیگر را علی وجه الکمال بجلالت
در انبیاء دیگر علیهم السلام و الصلوٰۃ که ظهور حق سبحانه در آنها هر چند جمیع اسماء و صفات است اما
بطریق غالبیت بعض اسماء و مغلوبیت بعض دیگر و خصوصیت ظهور اعتدالے در آنها نیست ازین
حضرت پیغمبر مصلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم منظر اتم شدند و باین فضیلت ممتاز گردیدند -
اگر پرسند اولیاء این است در نظریات اسماء و صفات تعالی و تقدست چه کیفیت دارند -
و اولیاء و سایر اسماء را درین نظریات چه حال است گوئیم اولیاء امت تابع نبی خود اند علیہ
الصلوٰۃ و التحیۃ در ظهور اعتدالی بحسب استعدادات ذاتیہ خویش اگر محمدی المشرّب اند
و به طفیل و تعجبت آن حضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام - اگر غیر محمدی المشرّب اند بحسب استعدادات
ذاتیہ منظریت هر یک از آنها بر طبق منظریت نبی است از انبیاء علیهم السلام که آن دلی هر قدم
ادست علیہ السلام - سوال - ازین بیان لازم می آید فضل اولیاء این امت بر سایر انبیاء
علی نبیاء و علیهم الصلوٰۃ و السلام در مرتبہ ولایت یہ سبب مغلوبیت بعض اسماء که در انبیاء دیگر
و نیز لازم می آید فضل سایر انبیاء علیهم السلام بر نبی ما علیہ و علی آلہ فضل الصلوٰۃ و التسلیمات
در مرتبہ ولایت یہ سبب غلبہ بعض اسماء در انبیاء دیگر علیهم السلام - جواب از سوال آن که
مغلوبیت بعض اسماء که در انبیاء دیگر علیهم السلام اثبات نموده ایم نسبت به اسم غالب
است که در آنها ظهور فرموده است نہ به نسبت اسمائے که در اولیاء این امت ظهور کرده
است بر سبیل اعتدال چه اسم مغلوب دران بزرگواران علی نبیاء و علیهم الصلوٰۃ و السلام
رواست که کمال الظهور باشد از اسماء که در اولیاء این امت ظهور فرموده است بل
الواقع کذا لک - یا اینکه ظهور اعتدالی که در اولیاء است به طفیل و تعجبت نبی خود حاصل
شده است و آن راجع لفضل خود نبی است که از بحث خارج است لکن هذا الجواب
لا یتمشی فی المحتملین و سیاقی حله فی جواب السؤال الا فی مفصلاً انشاء للہ
تعالی - و از سوال ثانی آنکه غالبیت بعض اسماء در سایر انبیاء علیهم السلام نسبت به اسم
مغلوبیت که در آنها ظهور کرده است نہ به نسبت اسمائے که در حضرت پیغمبر مصلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآله وسلم بسبیل اعتدال ظهور فرموده است. زیرا که اسم غالب دران بزرگواران نسبت به اسم
ظاهره دران حضرت علیه التحیة قلیل الظهور خواهد بود یا مساوی نه زائد. زیرا که در معنی منظر اتم چنان
مقرر گشته که جمیع اسماء بر وجه کمال ظهور نماید و برای یک ازین دو تقدیر فضل آنها لازم نمی آید
بلکه مفضولیت ثابت می گردد. بر تقدیر اول خود ظاهر است و بر تقدیر ثانی از جهت آنکه اسم غالب
در آنها هر چند مساوی باشد در اسماء ظاهره آن حضرت را علیه التحیة لکن اسماء مغلوبه آنها
علیهم السلام قلیل الظهور خواهد بود نسبت به اسماء ظاهره دران حضرت علیه السلام. پس فضل
آنحضرت بر جمیع انبیاء ثابت شد علی بنیاد علیم الصلوة و التسلیات. سوال. هرگاه ظهور اعتدالی
در آن حضرت و در اولیاء است او علیه الصلوة و السلام اثبات نمودی اما در مرتبه ولایت مساوات
اولیاء به آنحضرت علیه الصلوة و السلام لازم آمد یا نه. جواب. هیچ لازم نیامد. زیرا که اسماء
ظاهره دران حضرت کمال الظهور است نسبت به اسماء ظاهره در اولیاء امت اگر چه در
هر دو جا به اعتدال باشد چه اعتدال دران حضرت علیه الصلوة و السلام در اکملیت است
و اعتدال در اولیاء امت در نفس کمال است پس توهم فضل آنها مندرج شد بلکه فضلیت
علیه الصلوة و السلام متحقق گردید. و نیز قضیه اصالت و تبعیت موجب مفضولیت آنها و فضلیت
اوست علیه الصلوة و السلام. لکن این جواب در رنگ جواب بالا مخصوص به غیر محمدیان است
و الجواب المحاسن لقادة الشبهة ان ظهور الاسماء والصفات الواجبة في بنيان
سائر الانبياء عليهم السلام انما هو اصول الاسماء والصفات بطريق الكلية كالعلم
والقدرة وغيرها من الصفات الثمانية الموجودة في الخارج وغيرها من الاضافات
والاعتبارات والشتون وظهورها في الاولياء وان كان محمد بين بظلالها بطريق
الجزئية كجزيئات العلم والقدرة وغيرها واعني بها العلم والقدرة المتعلقين
ببعض المعلومات و ببعض المقدورات وكذا في سائر الصفات وهذه الجزئيات
هي المرادة بظلالها فاندفع شبهة المساوات وضحل حديث التساوي وهذا المحل
هو الذي وعدناه من قبل. سوال. اتفاق محققان صوفیه بر آن است که عالم جمیع اجزائش
بعض ظهور حق است سبحانه فكيف يصح القول بظهوره سبحانه بجميع الاسماء في الانبياء

والاولیاء۔ جواب مراد از ظهور جمیع اسماء و صفات کہ در بالا مذکور شد جمیع اسمائے است کہ قابلیت
ظهور دارد و ظهور کرده است و افراد عالم در بعض احادیثی و در بعض ثلاث در بار و در بعض ازید
من ہذا۔ یعنی آنچه در افراد عالم متفرقہ ظهور کرده است از اسماء و صفات درین برگزیدگان جمیع
ظہور نموده است نہ جمیع اسماء سبحانہ مطلقاً

لب لعل و خط سبز و رُخ زیبا داری
آنچه خوبان ہمہ ارند تو تنها داری
فانہم والسلام علی من اتبع الهدی والتزم متابعة المصطفی علیہ و علی الصلوٰۃ
والتسلیمات العلیٰ

بہ خواجہ محمد غنی در بیان فناے عالم امر و عالم خلق کہ نفس باشد و از
عالم امر ہمہ لطائف مرادند۔

مکتوب ہفتم

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ۔ مکتوب مرغوب محبت اسلوب برادر
دینی شرافت پناہی خواجہ محمد غنی کہ مشتمل بر فرط شوق و غلبہ محبت بود رسیدہ مسرور ساخت اللہ
تعالیٰ این جنون را بحد کمال برساند حضرت ایشان ما قدس اللہ سبحانہ سرہ لابنہ اکثرے
می فرمودند کہ طالب را باید کہ خود را از بند عقل برہاند و محلی ازین دائرہ برآید۔ خوش گفت
دل اندر زلف لیلی بند و کار عشق محبوں کن
دیگرے گوید

عقل گرداند کہ دل در بند زلفش چون خوش است
عقلان دیوانہ گردند از پیے زنجیر ما
بدانند کہ فنا عبارت از نسیان ماسوا است ذوال علم ماعدا۔ اگر علم حصولی زوال می پذیرد
فناے قلب است۔ و اگر علم حصولی بر طرف گردد فناے نفس است۔ چنانچہ ارتقاع خطرہ از
قلب مشعر بہ فناے اوست ہمچنان ذوال علم در لطائف دیگر چون روح و سر و خفی و اسخفا
مبنی بر فناے آنها است۔ اما چون ادراک این معنی عمیر است ہر سالک نمی تواند آن را دریافت
بہ بیان دلالت نمی کنند بہ فناے نفس کہ جامع فنا ہا است اشارہ می نمایند چہ زوال علم حصولی
بے زوال علم حصولی نمی باشد و انتقائے علم حصولی مستلزم زوال علم حصولی است مطلقاً۔ چنانچہ
فناے قلب را نتیجہ تجلی افعال گفتہ۔ فناے روح را ثمرہ تجلی صفات فرمودہ و فناے سر و خفی

و اخفی را نتیجہ تجلیات ذاتیہ و شیونہ گفته بداند کہ فناے ہر چہ را لطیفہ بر رخ ہست میان فناے
قلب فناے نفس چنانچہ بہ فناے اینہا علم حصولی میرود و علم حصولی نیز بہ تعلیل می ریزد۔

بہ حقائق آگاہ خواجہ محمد بقادر حسین و شرح احوال او و تراغیب بہ
مکتوب ہمدردیم بلندی نسبت او و شتمہ در ان کہ خطرات بعد فنا مفر نیستند و غیر ذلک۔

الحمد لله وسلامٌ على عباده الذين اصطفى۔ اللہ تعالیٰ در مراتب قرب خویش ترقیا
دہاد صحیفہ شریفہ رسیدہ مسرت بخش گردید۔ آنچه از احوال باطن خویش نگاشتنہ اید نیک و مبارک
ہست۔ اما حال باطنی شما بہ اعتقاد ما زیادہ ازان است کہ شما درک آن می ننمائید و بان خورسندید
و آنکہ از ورود خطرات اشارتے کردہ اند مخدومنا حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند
کہ ظہور ہوا جس دوساوس مفر نیستند بعد فنا۔ و حضرت ایشان کلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز نوشتہ
اند کہ علوم اشیا کہ در فنا رفتہ بود بعد بقا باز آن علوم خود می ننماید و ادلیٰ ہست کہ بہ خوی عبد
توجہات می نمودہ باشند۔ آنچه مشار الیہ در واقعات از شما می یابد دلالت دارد کہ او را بہ شما
مناسبت تمام ہست۔ و آنچه از شخصہ حکایات بے مزہ نوشتہ اند و انقلاب ادب نگاشتنہ بہ صنوح
پیوست۔ شاعرے درین قسم چہ بلا زیا گفته است۔

بگفتا فلا نے چہ بد می کند نہ با من کہ با نفس خود می کند

امرا و را بحق سبحانہ سپردیم۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

نیز بہ حقائق آگاہ خواجہ محمد بقادر بقیر واقعہ او کہ در ان بشارتے از حضرت
مکتوب نودہم سرور کائنات علیہ السلام در بارہ حضرت مروج الشریعت و
اثبات مقام قیومیت در بارہ آنحضرت قدس سرہ۔

در کتابت اول مرقوم بود کہ شیے در واقعہ دیدم کہ شخصے کاغذ سبزے بدست من داد
پر سیدم کہ چہ قسم کاغذ ہست گفت کہ کتابت رسول خداست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ برائے فلانے
نوشتہ اند و اشارہ بہ این فقیر کردہ اند تو بہ فلانے برسان گفتم درین خط معلوم نمی شود۔ گفتند
بہ خط سبز نوشتہ اند۔ ملاحظہ کردہ خواندیم نوشتہ اند کہ ہر چند برادران و مردم دیگر می گفتند
کہ او بیچ نیست ازین وجہ ما مدار ارشاد دیدست دادیم۔ ہر کہ را اُدارشاد بکند منظور ماست۔

و به فقیر تاکید می کنند که این نوشته را زود برسان در هر وقت به فاقت آمد دید که خوش بوی
عالم را فرو گرفته است. مرا یقین شد که این واقعہ رحمانی است. محذوما از مطالعہ این واقعہ بشارت
یافتن از آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درین باب امیدواری عظیم حاصل گردید چه واقعہ که در آن امر
را از آن حضرت علیہ السلام استفادہ نماید یا منسوب آن حضرت باشد حق است انشاء اللہ تعالیٰ
در همان روز که کتابت شمار برسد در حلقہ فجر در حضور مرقد منورہ حضرت ایشان قدسنا اللہ سرہ
الاقدر فقیر مراقب بود دید که آن حضرت می فرمایند خلعتی که از حضرت مجدد الف ثانی بہار سید
بود بتو دادیم. باد گیرے گفتم حضرت بہتری دانند. می فرمایند کہ آنرا بیارید تا عنوان آن را در
دسر نامہ را بنام تو بنویسم. در آن وقت فقیری بنیم کہ بیاض کلانے کہ بہ بیاضنہاے این عالم نمی
ماند و چیز ہاے بسیار در آن مشق کردہ اند بر زانوے فقیر گذاشتند. این واقعہ نیز مؤید واقعہ
شما گردید. الحمد للہ سبحانہ علی ذلک. و در ایام حیات خود آن حضرت بہ فقیر فرمودہ بودند کہ
نور انیت تو عالم را فرو گرفته است. و نیز درین باب ارشاد امر عظیم و بشارت فنیجے بہ این حقیر
فرمودہ اند کہ در اظہار آن دلیری نمی تواند نمود. و بالفعل بہ آن لب نمی کشاید. شاید بعد ازین
اگر القای غیبی برسد ظاہر سازد فافهم. والسلام.

مکتوب ہفتم بہ احقر فقیر خاک پایے درویشان این عالی بارگاہ محمد ہادی غنی عنہ در بیان صفوت
اربعہ کہ آن سرسیت از اسرار حقیقت صلوٰۃ و در حدیث قدسی نیز اشارہ بہ آن بدین
عبارت آمدہ **قف یا محمد فان اللہ یصلی**. یا تحقیق مقامات حضرات انبیاء و ملائکہ علیا علی نبیاد
علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات الحلی و بعض کمل کمل از اولیاء عظام علیہم الرضوان در آن عالی مقام.

بسم اللہ الرحمن الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا حبیب رب العالمین بعد و کل ذرۃ
الف الف مرۃ و علی آلہ و صحبہ و تابعیہم سلم کذا لک من الحدیث **قف یا محمد فان اللہ یصلی**
صفوت اربعہ کہ اقتدا بہتہ اند بہ طریقے کہ گرد کعبہ نماز خوانند در صف اول مقام سرور انبیاء
علیہ و علی جمیع الانبیاء الصلوٰات و التسلیمات در غایت قرب منزلت و نہایت عظمت و انہت
آن قدر وسعت دارد کہ جمیع انبیاء و اولیاء مع شہم در انجا گنجایش دارند فہو اعظم و افضل
من کل من حیث الکل کما ہو افضل من کل فرد. بعد از آن در همان صف حضرت

ابراہیم علیہ السلام شان خاص دارند کہ دیگرے را میسر نیست۔ معنی کہ از راه محبت مؤمنی را میسر
غیر را نیست۔ و جمیع انبیاء کرام کہ اسماءشان در قرآن مجید مذکور است ہم در صف اول اند
طرف بین حضرت سید المرسلین علیہ السلام و طرف بسیار آنحضرت ملائکہ ملائکہ اعلیٰ و انبیاء کہ در ہند
گذشتہ اند در صف رابع اند۔ و المیم فی صف الرابع و الحار الفناقیہ و الحار مع کونہ فی الصف
فی المیم۔ و رجل آخر من اصحاب المیم فی المیم۔ کما ان المیم فی رسولہ علیہ السلام مرتبہ و الخلفاء
الراشدین فی الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ مرتبہ عالیہ غایتہ العلو فی فضل علی مرتبہ المیم خصوصاً
للسیخین مرتبہ عظیمہ سیما لابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ درجہ لم یتیسر لغيرہ علی الصاد۔ و تحت
الصاد صفوف کثیرہ بلا دلیار۔

مکتوب بہت مکیم بہ ارشاد پناہی حقیقت انتباہی حاجی حبیب اللہ بخاری در تعبیر
واقعات ادباً بیان آنکہ مشاہدات و تجلیات چہ صفاتیہ و چہ
ذاتیہ کہ بر سالکان و دواصلان رومی دہند ظہور اصل بے شوائب ظلال نیست و رمزے از نزول
عدم مطلق بعد رفع قیود بہ نقطہ عدم صرف با تحقیق مقام قاب قوسین اودانی و شمعہ در شرح کلمہ
طیبہ کہ حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی قدس سرہ السامی را بیان مہم ساختہ بودند کہ دنیا ترا آخرت
گردانیدیم۔

الحمد للہ رب العلمین و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ محمد و آلہ و صحبہ جمیعین۔ اللہ تعالیٰ و
تقدس برادر گرامی حقیقت انتباہ را بعافیت و استقامت و امثہ بمقامات خاصہ و منازل
مخصوصہ این اکابر متحقق گرداند و از حقیقۃ الحقائق کہ نزد اکثرے منہائے سلوک سالکان است
آگاہ ساختہ بہ الخوار فوق آن کہ عجز و تаяافت لازم آنست و بہ تبیان آن بعض کمل کمل ممانہ
اند مشرف کناد۔ مراسلہ لطیفہ کہ مصحوب عوض باقی شاطر ارسال و امثہ بودند و خبر استقامت و
عافیت خود و بعض دقائق خود و متاثر شدن یا ران از ذکر نوشتہ بودند رسیدہ سرت بخش
گردید ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔ واقعہ ادنی کہ در ان باین خطابت مشر
گردانیدہ اند کہ حبیب اللہ فرزند ماست۔ و واقعہ اخیرہ کہ در ان گفتہ اند کہ عصای ما
و شما یکے بہت بسیار عالی است و از مناسبت تامہ خبر می دہد و کذا لک واقعہ دیگر کہ

انگشت را امیدوار روشن گردید در روشنی آن عالم گرفت و دیگرے نتوانست روشن کرد۔
 بسیار روشن است و از استعداد ارشاد مجرب امید است که این معانی مخفیہ بوجہ کمال بطور
 آید۔ دیگر چون بہ آن مقام متبرک رسیده اند و عزیزان مہربانی دارند یک چندے اقامت
 ورزند و در آمدن استعجال نہ کنند و راہ مراسلات را مفتوح دارند تا راہ افاضہ نیز مفتوح
 باشد۔ مخدوماع از ہر چہ فی رد سخن دوست بہتر است۔ و مشاہدات و تجلیات چہ صفائیہ
 و چہ ذاتیہ کہ بر سالکان این راہ بلکہ بواسطہ این علیا بارگاہ رومی دہند و بآن مباحثات
 می نمایند ظہورات اصل بے شوائب طلال نیست چہ تجلی کہ عبارت از ظہور شے است در مرتبہ
 مرتبہ ثانی بے ظلیت صورت نہ بندد۔ پس ظاہر در مرآت سالک ہر چند آن مرآت فرگی و پاک
 شدہ باشد ظل مرتبہ وجوب خواہد بود نہ اصل آن مرتبہ مقدمہ۔ ہمیش آنست کہ مرآت سالک
 عبارت از حقیقت عدمیہ است و تزکیہ آن کفایت از عدم قابلیت است و مرآت مرظور و حضور غیر
 را در آن۔ اما این عدم کہ حقیقت او گشتہ است عدم مطلق نیست بلکہ مقید است و حصہ الیت از ان
 و این تزکیہ تقید او را زائل نساختہ۔ و نمود ظاہر باندازہ منظر است۔ پس ظہور وجہ مطلق در صورت
 نخواہد است۔ و اصل بے تقید ظل جلوه گر خواہد گشت۔ آری عارفی کہ نزول او در عدم مطلق
 واقع شود و حقیقت عدمیہ مقید او بعد رفع قیود بعدیم صرف الحاقی پیدا کند مرآت حقیقت او
 قابلیت ظہور اصل بے شائبہ ظلیت پیدا خواہد کرد و مرتبہ مندرجہ اصل خرق رُو پوش طلال فرمود
 دروے ظاہر خواہد شد اینجا نکتہ الیت و قیق آن را نیز باید دریافت۔ بداند کہ ظاہر درین
 صورت ہر چند اصل صرف است بے اختلاط طلال۔ اما چون منظر آن عدم است رنگی از منظر
 خواہد گرفت و تلونے درین ظہور پیدا خواہد کرد در رنگ آنکہ آئینہ طویل یا عریض یا چہر یا
 اصغر باشد صورت مرئی نیز در آن بہمان صفت ظاہر خواہد شد این مقام مقام قاب قوسین
 است کہ قوس امکانی سالک درین مقام باقی است و قوس ثانی عبارت از مرتبہ وجوب است
 کہ ظاہر گشتہ پس ناچار از دو قوس چارہ نمود۔ بعد از ان بفضل الہی غر شانہ چون بمقام اودائی
 ترقی واقع شود از قوس امکانی نامے و نشانے نخواہد ماند و چنانچہ در مرتبہ سابق شائبہ
 ظلیت رفتہ بود این زمان تلون اصل بہ لون مرآت نیز نخواہد ماند پس ناچار ظہور اصل صرف

برصرافت انوار خود اینجا متحقق خواهد شد اما مهم هر کس باین معرفت نه خواهد رسید - و این قسم ظهور را
باین خصوصیت تصور نه تواند کرد - و الحق ظهورات این نشانه فانی مقصور بر ظلال است - ظهور اصل به شایسته
ظلیت موعود به آخرت است - مگر عارفی که دنیا اورا حکم آخرت داده باشند - و آنچه دیگران را بر آخرت
موعود ملاحظه اند اورا بهین جای این دولت بنوازند به این معرفت ممتاز است کما قال ببارک و تعالیٰ

فی حق خلیله علی نبینا وعلیه الصلوٰۃ والسلام واثیناه اجرة فی الدنیا واثیناه فی
الآخرة لمن الصالحین - و السلام علی من تبع الهدی و التزم متابعة المصطفیٰ و علی آله الصلوٰۃ و التسلیما -

ارسل الی اضعف العباد الله الباری محمد هادی عفی عنه فی
مکتوب سبب دوم بعض خصائص شیخه و امامه رضی الله تعالیٰ عنه -

الحمد لله و سلام علی عبادیه الذین اصطفی - اعلم الهممک الله الرشد ان
شیخنا و اما منار وة الوثقی قد سنا الله بسورة العزیز کان مخصوصاً ببشاراة علیه
و درجات سنیه منها کلمه و هو ابن ثلاث سنین بکلمة التجلی الذاتی و حرف التوحید
بانی انا السماء و انا الارض و انا الجبال و هذه الكلمة تدل علی کمال الجامعة و
قد صدر مثل تلك الكلمة عن بعض اکابر المشائخ فی علو حالهم کما ذکر الشیخ العطار
فی تذکرة الاولیاء عن شیخ الاکبر البسطامی قدس سره انه قال فی جواب السائل
عنه انا السماء و الارض و العرش - و نقل داؤد القصیری عن شیخه الشیخ محی الدین
العربی قدس سره مثل ذلك بل نقل ذلك عن امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرام
الله وجهه المقدس منها کونه مبشراً فی بدو سلوکہ بکونه خارجاً عن دائرة الغضب
علی ما اخبر به امامه رضی الله سبحانه عنه و كذلك اخوة الاکبر قدس سره کان
مبشراً بهذه البشارة العظيمة - منها ما قال شیخه مجدد الف ثانی امام ربانی رضی الله
عنه فی حقه سلمه الله سبحانه ان اقتباسه سلمه الله سبحانه لکمالنا کما قیاس
صاحب شرح الوقایه عن جدّه کما اورد فی عنوان کتابه الفها ای الوقایه جدی
سبقاً سبقاً و کنت اجری فی میدان حفظه طلقاً طلقاً حتی اتفق اتمام تألیفه مع
اتمام حفظی انتهى - قال صاحب سر لمجدد و الالف الثانی و هو ناقل هذا الكلام

الشريف ان هذه الكلمة الشريفة كافية في مدحه وعلو شأنه سلمه الله سبحانه
وكمال منزلته وأقول وكانه الى هذا اشار سلمه ربه في شعر كتب في عريضة الى
شيخه رضي الله تعالى عنه - وهو هذا

بعد ازين هرگز نه بيند، هیچ میخوای دگر
همچو من میخواره و مثل تو خنای دگر
منها حصول د قائل الفناء وغوا مضها المشروحة في مكاتيب الحضرة المجدد الف
الثاني من المجلد الثالث وزوال العين والاثر الوجودي بالطريق الخاصة في حق
سلمه الله ربه مرقوم من قلمه الشريف منها كمال غيرته عن شأنه في حق سلمه
ربه حتى لم يؤذن مدة مديدة شيخه امام العالم في انكاحه الى ان صدر منه
رعاية مستحب فأذن فيه وحصول كمال الصمدية به على ما فصل في مقامات
شيخه رضي الله عنه - منها دخوله في زمرة العلماء الراغبين الذين استعدوا بعلم
المتشابهات وتحقق اسرارها على ما تستفاد من كلام امام الرباني مجدد الف ثاني و
قد شرح سلمه ربه بهذا الامر عند بعض خواص اصحابه منها كونه صاحب ولاية
المحمدية على صاحبها الصلوة والتحية وحصول مقام القطبية بل منصب القيومية
له سلمه ربه امر مشهور لا يحتاج الى الذكر ومن خصائص سلمه الله تعالى
سبحانه جواب عوالم الممكنات من العلويايات والسفليات له بدسواله سلمه ربه
عنهما عن بعض احوالها كما كتب دامت برکاته في بعض مكاتيبه الشريف منها كونه
داخلا في الولاية الاحمدية واسرارها مسطورة في مكاتيب الامام الرباني المجدد
الف الثاني من المجلد الثالث فليتنظر فيه ومن مزايده دامت برکاته تحقيقه
بالمحورية الذاتية وظهور اسرارها البديعة عليه على ما صرح به سلمه الله سبحانه
في مكاتيبه الشريفة ومن اكبر ما اخص به امامنا دام العالم مرتبة عليها يتفرع
كمالاته هي ان مزاج طينته سلمه ربه من بقية طينة نبيه محمد صلى الله عليه و
على اله وسلم ولهذا صار ذا الصالة كما امتاز به هذا الرفعة شيخ شيخنا رضي الله تعالى
عنه واستعد جهذ الدولة من هذا الامة الخيرة المحضرة المهدي لكن مزاج

طینة من بقية طينة عيسى على نبينا وعليه الصلوة والتحية منها حصول ذات له
وكونه صاحب اصالة وهما شرطان لمنصب القيومية التي هي مقامه سلمه دجبه
منها حصول مقام العالی الذي يتعلق باصل الاصل وكون رأسه الشريف في مركزه
وباقی بدنہ الشريف في حیطة محاذ المركز كما صرح به في مکتوب الخاص من
مکاتیب الشريف. منها دخوله في زمرة السابقين الذي وصفهم الله سبحانه
في محکم کتابه بقوله قَدْ أَفْلَحَ مَنَ الْآوَّلِينَ وَ قَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ. على ما استقاد من
کلام شيخه رضي الله عنه. وحصول نسبته السابقين له مشهور عليه بعرضة
التي كتبها الى شيخه رضي الله تعالى عنه. منها كون دنياه اخرة على وفق شيخه
امام العالم وشرح هذه الكلمة مبسوطه في مکتوباته الشريفة فليطالع ثمة
ومن خواصه سلمه الله تعالى انه تيسر له اصحاب قلما يتفق الاحد من الاولياء
سيما في هذا الزمان الذي هو اوان تلام امواج الظلمات فمن كان رحمة الله سبحانه
عليه اعطاه في هذا الزمان اصحاب کاملين ولوا بين کمالات بعضهم کبر على الناس
قبوله ولوا شرح اسامي کلهم لطال البيان وكثر الکلام وبالمجمله بلغ مقام ارشاده
الى اعلى الدرجات حتى ان الجسم الغفير بركة صحبتته وتوجيهه تشرفوا بالغناء و
البقاء والوصول الى مبادئ تعيناتهم وهذا هو الکمال العالی عند المشايخ واما
اصحاب جوهر القلب بالذکر منهم فما حطمتهم متعسر وكثيراً من کل اصحابه
استعدا المحصول الکمالات الودائة التي بينها شيخه امام الاولياء وبعض کمل
الکمل فازوا من الاسرار وصادوا لباب فوق من اصحاب حاله ومقاله العالی
والله سبحانه الهادي فقد صدق الله سبحانه كلمة شيخه امام العالم رضي الله
تعالى عنه في حق سلمه ربه حين البشارة بالقيومة که اشيا ربه قیوميت توارثت
من راضی شدة تراند. و لعمري لو نظرت في خلق الله سبحانه من صاحب معه
د تفکرت فيهم لوجدت قلوب اکثرهم مائلين اليه والله سبحانه اعلم و
صلی الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وصحبه اجمعين.

پیشخ عظیم جلال آبادی در امور سے کہ ابلاغ آن ضروری است
مکتوب سبت سوم محمد کا و نصلی۔ لغو ذ باللہ من الخلل والنزل ومن الخواہی
 والعبادة بعد المهدایہ ومن العمی والضلالی والاعرجاج بعد الاستقامة ومن الزلّة
 والخسرات بعد الکرامة ومن الاعتقبات بعد الانصاف ومن التعسف بعد التصلب
 ومن الزحمة بعد الرحمة ومن النقمۃ بعد النعمۃ ومن الحور بعد الکود ومن الظلمۃ
 والغیب بعد الضیاء والنور ولغو ذ باللہ من غضب اللہ ومکرہ وسخطہ بعد رضائہ
 امر وز سختان می شوم کہ اگر در خواب می دیدم می گفتم اصغاث احلام شک نیست کہ درین
 راه غیب الغیب گلمای عجیب می شکند و باطل را به حق مشہد می سازد و خس و خاشاک خود را
 به صورت حقانیتہ دائمی نماید و شر بہ تمثال خیر ظہور می کند۔ جمع را از راه مستقیم منحرف ساختہ بہ کفر و
 خرمی می رساند و گردہ را در ابتداء می آرد و بعض را در نقصان و شطیحات می گذارد۔ اما
 جماعہ نجسہ سیرت کہ بہ نعت ان عبادی لیس لک علیہم سیطان مستعد اند بہ آن ممنوعات
 و مخرقات کہ بہ سبب ضلالت و مکر بہت تلفت نمی گردند و بزیرغ البصر مبتلا نمی شوند۔ و اگر زلّت
 رود می دهد از ہر چہ شتاب ترند اگر ک آن می نمایند و بکثرت تضرع و استغفار آن زلہ را ہبائے منشور
 می سازند۔ اگر ازان برادر زلّت واقع شدہ است امید کہ بتوفیق و امداد الہی غر شانہ برود و راہ
 انابت پیش گیرد پیش ازان کہ کار از دست رود و معالجه نمایند فقیر متعبد آن می شوم کہ حضرت
 ایشان را از سر تقصیر نہ گذارند انشاء اللہ تعالیٰ اگر معاملہ بہ طریح دیگر بہت فحسبنا اللہ و نعم الوکیل
 و انا لله و انا الیہ راجعون۔ والسلام۔

بہ مخدوم زادہ خواجہ محمد سالم در احوال بعض کمل اصحاب حضرت
مکتوب سبت چہارم پیر دستگیر خود رضی اللہ عنہ

وصلی اللہ علی حبیبہ و خیر عبادہ و علی آلہ۔ درین ایام نیک فرجام معاملہ ارشاد آن
 حضرت در کیفیت و کمیت بدرجہ رسیدہ کہ چہ توان شرح داد معاملہ کمیت شان تبیان نیست
 اما کیفیت شرحی می تواند بگویش دل شنو۔ کمالات و ولایت کبریٰ کہ ولایت انبیاء است
 علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات در مکاتیب شریفہ حضرت مجتہد الف ثانی رضی اللہ عنہ بہ تفصیل

و بسط مذکور است و در اصحاب آن حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ چندے معدودہ آن کمالات مبشر
بودند اگر تعین نمایم در تحیر مانی۔ در صحبت آن حضرت سلمہ اللہ تعالیٰ سیمایا درین سال افاضہ عجیب
شده در ایام معدودہ و مدت قلیلہ جمع کثیر از یاران را باین ولایت مبشر ساختند۔ منہم
محمد عارف لاہوری کہ از یاران مخصوص است۔ و منہم ملا سجاد کہ از قدمائے اصحاب است و
بہ استقامت متصف۔ و منہم خواجہ ولی و حافظ محمد صیار و میر مظفر حسین و حاجی حبیب و حاجی یحییٰ
و خواجہ احمد این ہمہ یاران کہ احوال ہر یک بسط می طلبد در مدت قلیل باین ولایت رسیدہ اند
و منہم ملا در سکی درین ایام باین ولایت فائز گردیدہ اند۔ در غیبت او روزے اورا آن حضرت بسیار
ستایش کردند و تیر فرمودند کہ دران ولایت باز ترقی واقع شدہ است و ولایت ثانی کہ در اقوال
مشائخ اشارت بہ این عبارت رفتہ من یبلغ ملکوت السموات من لم یولد مرتین
در بارہ مشار الیہ فرمودند کہ متحقق گشتہ است۔ بعد ازین بدتے جمیع این یاران کہ در بالا اسمای
شان مذکور شدہ بحصول بعض کمالات نبوت مبشر گشتہ۔ الا حاجی یحییٰ و خواجہ میر مظفر را خلعتے در
آن مقام افادہ فرمودند کہ عنایت شد۔ بعد ازان بہ میر مشار الیہ فرمودند کہ فناد بقا بحقیقت
کعبہ شام حاصل شد۔ بعد ازان ملا محمد عارف بہ حقیقت قرآنی مبشر گردیدہ و خواجہ احمد در سفر
اجمیر بسیار ترقی کردہ و ورق را تمام گردانیدہ بہ الحاق بہ حقیقت آن حضرت ممتاز گردیدہ۔
خواجہ محمد حنیف افضل اصحاب آن حضرت است غیر اولاد الکرام النشار اللہ سبحانہ حالات و مقامات
دے در مکتوبات تشریفہ مندرج است۔ می فرمودند کہ این لوبت فلا نے از ما نسبتے بردہ است۔
اشارہ بہ نسبت خاصہ خود می فرمودند کہ اگر ذرہ ازان ظاہر شود عالمے منور شود۔ و نیز می فرمودند
کہ اوزیر قدم ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام است۔ می فرمودند کہ محبت فلا نے پیش از رسیدن
نزد ما بجز دشمنیدن نام دارادہ آمدن او در دل ما اثر کردہ بود و ما را بر محبت دے آوردہ بود
و مناسب دے را نسبت بخود سخت شکر می فرمودند و از ولایت حفظے بکے فرمودہ اند۔
بل از کمالات نبوت نیز نصیبہ تعین نمودہ و از مقام عالی شان خلعت نشانے دادہ اند و حصول
کمالات آن دے را نیز سر بلند گردانیدند و ما ہذا من اکبر المزیایا و اعظم السعادات
درین سفر از پالیدگی آن نسبت مبشر ہا در حق این عزیز بسیار فرمودند و ایضا فرمودند کہ آن قدر

پالیده شده که در عالم نمی گنجی. و اینها بر زبان الهام تر جان آوردند که لایزالیت تو عالم را
 فرو گرفت. درین مرتبه از وطن مالوف آمده در ملازمت علیّه گذرانید به سینه عطیه از الغامات
 الهی غرثانه، بیشتر گردید. اول نسبت قطبیت مقید به بقعه وطن او. دوم خلعت خلعت بوم خلعت
 محبت و از حقائق ثلاثه و از مقام اثبات بهره برداشته. از حال مولانا بدرالدین سلطان پوری فقیر
 می فرمودند که چون تو مشب از جانب فلاطی مذکور نمودی. بعد سجد متوجه حال او گشتم دیدم حضرت
 مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ لواز شهادت حق وے نمودند و امرے عظیم عنایت نمودند معلوم شد که
 شریک از کمالات نبوت بود. بعد از آن در حلقه فخر متوجه وے شدم و وے رو بروی مال شسته بود
 اورا فیض از کمالات مذکور یا فیتیم در پهلوی فلاطی نشسته بود. چون موازنه نسبت فلاطی
 نموده شد در جنب وے کنج شک نمود از عدم اطلاع کماهی وے بر نسبت خود حرف می فرمودند.
 معروض داشتند که نسبت بچه مشابهت و علم بکدام درجه. فرمودند که چو عسندی خوانی بل
 تمام تحصیل حرفی از کافی نه فهمد. روزی می فرمودند که متوجه وے گشتم دیدم که وجود بشریت کوه کوه
 سحاب دار از وے زایل می شد و بعضی از اقسام عالیہ فنا در وے نشان می دادند. شبی
 بعد از نماز عشا متوجه گشته فرمودند که مخلص تعین ولایت خود بود. بعد توجه انبساط و وسعت
 در وے بسیار یافته شد و لایقش ابراهیمی باشد علی نبینا وعلیه الصلوٰۃ والسلام. و از نسبت
 خلعت در وے نشان دادند و نیز از حصول معنی خاص در قلب که در حدیث تعبیر از آن به لکن
 لیسعنی قلب عبدی المؤمن آمده وے را بیشتر ساختند. شیخ مظفر برهان پوری من خواص
 اصحابه و خلص احبابه روزی حضرت ایشان در ماده او امرے عجیب دیده به فقیه
 حکایت طویل فرمودند و در بیان قصه احوال وے گفتند که می بینم مکان نیست ممتاز و بخصوصیت
 موصوف متصل مکان من حضرت مجدد الف ثانی و جمع دیگر در گفتگو آنند که کرا در اینجا باید نشانند
 بعد از مشوره قرار بر آن افتاد که ابوالمظفر را بنشانند درین میان دیده شد که یکے از
 یاران می خواهد که سبقت نموده در اینجا نشیند حضرت او را مانع آمده مشارالیه را نشانند
 فیما وے را بحصول کمالات نبوت بیشتر گردانیدند بعد ان تیسوله سلوک الولاية الکبری
 و المشار الیه فی مقامات التقوی و الورع و الاحتیاط فی الانعال و الاقوال مع

حسن الخلق و لبثا شدة الوجه کبریت احمر است۔ درین سفر از حقیقت کعبہ و حقیقت قرآنی و حقیقت
صلوة و حقیقتی کہ فوق آن است و وصول آن مقام نظری است نہ قدمی مبشر گردانیدند بل از
حقیقت الحقائق مشربے فرا گرفته مشار الیہ در دید احوال و علم باطن و فقاہت ظاہر و ارشاد و ہدایت
اصحاب و تکمیل مریدان یدِ طوئی دارد کہ ذکر تفصیل آن مقسّر است بہ یاران خود بشارت کمالات نبوت
و حقیقت کعبہ و قرآنی می دهد حقائق آگاہ حافظ محمد صادق از خلص اصحاب اجلہ احباب حضرت
قبلہ ماست سالہا بہ طلب صادق برپاے توکل و قناعت و تبذل و انقطاع در خدمت آن عالی
حضرت بسر برده و آن حضرت را نظر عنایت خاص بہ حال مشار الیہ بودہ و در تربیت و تکمیل
وے ہمت می گماشتند تا آنکہ در مدت قلیلہ و سبب توجہات کثیرہ آن حضرت آثار رشد و ہدایت
بر صفحہ باطن مشار الیہ شرب ظہور فرمودہ و بکمال مصطلح مشاریح کرام رسانیدہ و از انجا بہ جاذبہ عنایت
الہی غرمانہ بہ کمالی کہ حضرت مجد دالت ثانی رضی اللہ عنہ بہ بیان آن ممتاز اند تحقق حاصل
شد باز کمند محبت و توجہ آن حضرت امداد فرمودہ تا مدارج نہایت النہایت آشنا ساخت
چنانچہ بکمالات وراثت مبشر شد و بنوید وصول بہ حقائق ثلاثہ ممتاز فرمودند کہ حقیقت کعبہ و
حقیقت صلوة و حقیقت قرآنی کنایت ازان است۔ روزے آن حضرت در خلوتے باین حقیر فرمود
کہ استعداد فلانے ناشی از لطیفہ اخفی و ولایتش محمدی معلوم می گردد علی صاحبہا للصلوة والسلام
والحمیۃ وما ذلک علی اللہ بعزیز و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین۔
اللہ سبحانہ الحمد والمنہ کہ درین ایام نیک فرجام مشار الیہ بہ تعین جہی مبشر گردید و کان
ذلک فی لیلۃ الثمانیۃ عشو من رمضان المبارک تحدیثاً بالنعمة و اظہاراً للعطیۃ
نوشتمی آید کہ شب نوزدہم رمضان المبارک حافظ محمد صادق ختم قرآن در تراویح نمودہ
بعد از گذشتن یک پیر شب حضرت ایشان از اندرون برآمدہ در ترویجہ اخیرہ اقتدا بمشار الیہ
نمودند و فقر ہم در آن وقت حاضر آن حضرت در نماز و بعد نماز متوجہ برکات ختم بودند و در دعا
ہم توجہ بحال مشار الیہ بودہ و بعد از فراغ دعا بحافظ اشارت نمودہ نزدیک طلبیدہ سرگوشی
نمودند و فرمودند کہ از اطوار و الوار و برکات ختم بسیار محفوظ شدیم و شمار اہم بسیار فرین یافتیم
و آنچه شمار از روستے آن می نمودید آن ہم حاصل و بعد ازان بر خاستہ درون حرم تشریف بردند

فقیر آنجا خلوت یافته پرسید که آیا آرزو می خواهم محمد صادق وصول به تعین حجتی بود یا چیزی
 دیگر فرمودند که آری من تعین حجتی بود. حصول آن مبشر گردید فلله الحمد فی الادی و الاخره
 و علی رسولہ و الہ الصلوٰۃ و التحیۃ. شیخ حامد از متطوران و خلص اصحاب حضرت ایشان
 است. آن قدر تعریف و توصیف و حصول کمالات و وصول مراتب شگرت که از آن حضرت
 درباره مشار الیه مسموع شده در ماده کم کس شنیده شده است. چون از مدینه منوره
 غم مراجعت نمودند مشار الیه اراده اقامت نموده در آن وقت به فقیر فرمودند که من متحرم
 که این قسم نوزاد مجلس ماجد می شود. روزی درج در راه می رفتند و دوی در رکاب
 پیاده می رفت که مرا تعاس آمد می بینم که قائم می گوید که در رکاب تو شخصی می رود اشاره
 بمشار الیه کرد که از نوزاد عالم پرسیده است و نوزاد به آسمان چهارم رسیده است و از
 گذشت ولایت کبری و ولایت اعلیٰ و کمالات مرتبه مقدسه و راشت و حقائق ثلاثه و تعین
 حجتی و هر چه فوق آنست وصول بذات بخت تعالیٰ بوی بشارت دادند. فقیر الله مدت چند
 سال بجزرت مسکن و طلب ملازمت صحبت بوده. درین مدت از معارف خاصه آگاه و بهره
 گردیده از ولایت کبری گذشتہ کمالات و راشت نبوت مبشر گردیده بلکه به مافوق آن نیز علم
 به احوال و اذواق خیل دارد و فناء خاص در آن حضرت سلمه الله دارد. در وقت رخصت
 فرمودند که ما شمار قبول کرده ایم. اجازت تمام داده منحص ساختند. شیخ عبدالکریم کابلی
 روزی فرمودند که حضرت مجتهد الف ثانی رضی الله عنه آن قدر که باین مرد مهربانی می نماید
 به کم کس از یاران مهربانی می نماید. در سفر دیگر به حصول ولایت کبری بل نصیب از کمالات
 نبوت و امتیاز گردانیدند و مناسبت ادراک مرتبه ارشاد بسیار می فرمودند. درین سفر
 از حقیقت کعبه حسنا و از حقیقت قرآنی بهره برداشته و به آن ممتاز گردیده. محمد من برهانپور
 رحمۃ الله علیہ از نیکان اصحاب بوده. یک چند به با شوق تمام در خدمت عالی گذرانیده
 و به آثار تجلی صفات مبشر گشته است. از علم ظاہری بهره ور است. بعد از آن ترقیات را و از
 حقائق ثلاثه و حقیقت الحقائق مبشر گردیده دکان من علم. خواجہ عبدالصمد کابلی درین مرتبه از
 ترقیات و به بسیار می فرمودند بعد فناء نفس بعض امور دیگر هم می فرمودند. بعد ازین بسیار

در خدمتِ عالی گذرانیده و ترقیات نموده چنانچه محصول کمالات و ولایت کبری ممتاز گردیده.
و تعین بعض مقامات قرب از آن حضرت درباره مشار الیه مسموع گردیده و من اعظم کمالاته
حصول حظ من مرتبة العالی المعبر بالخلقة والصباحه دانه ابراهیمی المشرب علی
صاحبها الصلوة والسلام۔ و از آنخص کمالات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ
تعالی عنہ نصیب کامل یافته کہ تفصیل آن را در قریب باید لهذا از آنخص اصحاب گردید ص ۱
ص ۱ تا ۲ آخر آہر سہ کس متعاقب یک دیگر بعد حصول فتائے قلب و تجلی افعال بہ فتائے نفس و حقوق بہ
مبدائے تعین و تجلی صفات مشرف گشتند۔ اول را ازین ہر سہ کس پیش قدم و بلند استعداد می
فرمودند۔ خواجہ محمد صدیق پشوری کمالات و مقامات دے در مکاتیب شریفہ مندرج است
کہ دے قطب سرزمین وطن خود است دے را در یاران مستثنی می ساختند و احوالات بغایت
اصیل بوی عنایت شدہ و از گذشت مقامات ظلال از اصل نصیب در دے می فرمودند و محبت
اور نسبت بخود سخت و شگرت می فرمودند۔ در ارشاد درجہ بلند دارد۔ درین سفر کہ بملازمیت علیہ
رسیدہ محصول کمالات نبوت مبشر گردید۔ شیخ حسن منصور بر کی علم فراوان بہ احوال و مواجید دارد
و در دقائق معارف حضرت مجدد الف ثانی را رضی اللہ تعالی عنہ کہ در تحقیق فتا و بقا و تجلی ذات
بہ آن ممتاز اند۔ بہ نظر بصیرت و وجدان و بہ آن متحقق است بعض امور مخصوصہ از احوال خود بفقیر
بیان نمود کہ از نوادیر عالم بود۔ انشاء اللہ تعالی در وقت فرصت بہ تحریر آید۔ حضرت ایشان
احوال ادرا می پسندیدند۔ از ولایت کبری گذشتہ در ولایت علی داخل شدہ چنانچہ خود این
معنی دقیق را دریافته۔ آن حضرت تصدیق او نمودند و در مکتوب او بشارت نوشته آمد ثم رقاہ
اللہ سبحانہ الی کمالات النبوة بالوراثة۔ و از حقائق و از تعین حجتی نصیب بے ارزانی
شدہ است۔ و از محبت نیز دمن اشرف معاملاتہ اختصاصہ بالمکتوب اتی کتب سیدنا
امامنا الیہ لانتہ حرورہ قدس سوکات العادات الا تم المعرفة الذی حصل لہ نصیب
من جمیع الاسماء والصفات فهو بمنزلة کل العالم وانت کذا لک۔ ملا حسن سیالکوٹی درین
سفر کمالات نبوت مبشر شد۔ یک مرتبہ ہمان روز دے کہ از وطن آمدہ بود دے را آن حضرت
طلبیدند۔ بعد از برخاستن بہ فقیر فرمودند کہ متوجہ دے شدم دیدم کہ خلعتی عالی و بہ الوار

مزین و براعنائیت شد معلوم شد کہ خلعت قطبیت ارشاد بود اما مقید بہ بقعہ وطن و شکرانیدی
 جل شانہ بجا آوردند۔ می فرمودند کہ اگر چہ یاران ما از مافیوض بسیار بردند و بعض از وجوہ مناسبت
 و برخیز از جذب محبت۔ اما این قسم استعدادے کہ بہ فلاتے عنایت فرمودہ کم کسے از یاران را
 مشرف ساختہ باشند۔ حافظ عبدالکریم می فرمودند کہ چون در خلوات اکثر بہ استماع تلاوت
 قرآن رفیق است ازین جهت از کمالات بسیار بہرہ ور است۔ تقریبی را حرفے از یاران مذکور
 بود۔ فرمودند از فلاتے نمی پرسید کہ از فلان و فلان نام اجلہ اصحاب را بردند کم نیست۔ مولانا
 حسن علی درین مرتبہ کہ از خدمت عالیہ رخصت شد بعد رخصت می فرمودند کہ این مرتبہ فلاتے
 کار خود را تمام کردہ رفت۔ می فرمودند کہ لفظ علم را در جبین وے نوشتہ دیدم۔ یعنی مبداء یقین
 او علم باشد۔ شیخ علیم حال ادرا و حال یاران ادرا می پسندیدند و مکاشفات ادرا رد نمی
 کردند۔ تقریبی را مذکور شد کہ سلطان خیال بر فلاتی غالب است۔ و این ہمہ آثار وہم است
 فرمودند کہ اگر چنین نمی بود در صحبت وے این قدر رشد نمی شد و حال آنکہ یاران وے
 رشیدند۔ از شیخی ادحرف در میان بود فرمودند کہ بعض طلاب ابواب کثوف می کشانند و
 امور عجیب می نمایند چنانچہ او همچنین رع باید دانست کہ اگر ہدایت آن طالب می خواہند برو
 ظاہری سازند کہ آنچہ بر تو ظاہر شدہ است یا بطریق اندراج نہایت در ہدایت است یا ظلال
 مقامات اصل است کہ بہ طریق اصالت ظاہر شدہ است۔ چنانچہ قصد رع ہمین طریق است۔ و اگر
 ابتلاے آن طالب می خواہند وے را بطور وے می گذارند۔ و ادیان کثوف خود را از اکابر
 می داند۔ حافظ شریف لاہوری در وقت رخصت متوجہ بر حال او شدند بعد از ان بہ تفسیر
 فرمودند کہ وے در عروج بود چون نزول نمود انوار عروج با خود گرفتہ آمد در مرتبہ دیگر کہ در
 خدمت علیہ آمدہ بود۔ می فرمودند کہ بسیار بر می نمود و بہ فتائے نفس و حقوق بہ میداد تعسین
 مشترک است۔ در سفر دیگر کھجول کمالات ولایت کبریٰ سر بلند گردیدہ بل بہ کمالات در اشت
 نیز مبشر شد۔ حاجی خان افغان لہ مرتبہ فی الخوارق و التصرفات بہ این فقیر می فرمودند کہ
 یک مرتبہ چون متوجہ حال وے گشتم آن قدر عنایات الہی و کرہماے نامتناہی حق سبحانہ در
 بارہ وے مشاہدہ نمودم کہ مرا بران غبطہ آمد و متحیر گشتم کہ این ہمہ الطاف خداوندی جل جلالہ

در حق بنده می باشد۔ می فرمودند که فلاںے ہر چند در ظاہر از فتنائل عاری است

اما بحسب باطن از کمالات مملو است۔ یک مرتبہ کہ در خدمت علیہ رسیدہ بود فرمودہ بودند کہ
بہ اسم جزئی کہ مبداء تعین تو است رسیدی۔ اسد خان لودی می فرمودند کہ چون متوجہ دے شدم
نسبت دے ظاہر شد و آن قدر مرا خوش آمد کہ خود را در ان نسبت سر دادم۔ ملا الحق افغان
می فرمودند کہ در غلبات توحید وجودی است و احوال او را می پسندیدند۔ در مرتبہ دیگر کہ
در گرامی ملازمت رسید از گرداب توحید برآمدہ ترقی بہ مافوق نمود۔ صوفی پائندہ از یاران
مخصوص آن حضرت است۔ وہ وصول مراتب کمال بیشتر است بل بہ ولایت کبری و بہ مافوق آن
متحقق است۔ محمد مراد لاہوری درین ایام در غلبات توحید است وہ فتنائے فنا کہ آن فتنائے
حقیقی گویند مقصود بود بعدہ بحصول ولایت کبری مستعد گردید۔ والسلام۔

مکتوب بہت بیستم حقائق آگاہ شیخ عبدالکریم کابلی در حصول بشارت اسرار مختصہ حضرت مجدد

یعنی تبدل دنیا بہ آخرت دشمن از تساوی نسبت آنحضرت بہ حضرت پیر دستگیر خود قدسنا اللہ تعالیٰ بانوارہ
بحصول بشارت محبوبیت ذاتیہ در بارہ حضرت ایشان از حضرت ایشان رضی اللہ عنہما۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات دار سال النحیات بحقائق
آگاہ برادر گرامی شیخ عبدالکریم وفقہ اللہ تعالیٰ المرصیاء می رساند۔ این احقر مدتے آرزوے آن
داشت کہ در الہام خاص حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ دنیا ترا آخرت گردانیدم
داخل شود و باین سعادت کبری مستعد گردد۔ و چون آنحضرت قدس سرہ درین بشارت حضرت
ایشان ماراد حضرت میا نجیوکلان را قدس سرہ ہا بخود شریک ساختہ بودند و باین عبارت فرمود
کہ شما ہر دو برادر را درین حکم داخل می بینم۔ پس در تحریر بود کہ مبادا این کلمہ برائے حضر مطلق باشد
آخر الامر مگر بحضرت ایشان محروص داشتہ و آن حضرت مدتہا در توجہ این معنی می بودند و در
روضہ منورہ رفتہ از آنحضرت قدس سرہ استمدادی نمودند و لوازم آن مقام را بیان می فرمودند
و درین حقیر می یافتند و امید واری ساختند و این حقیر نیز بشارت درین باب می یافت تا آنکہ
روزے در حضور حضرت ایشان دید گویند و کشکیست بلند در میان آنها فرجہ السیت متلیل

استمداد

اِذَا النِّسِيَّتْ - اِذَا بِاِشْرَاطِ اسباب النسيان باشد - مکتوب محبت اسلوب آن برادر دینی رسیده خوش وقت ساخت - و آنچه احوال از شغل و جمعیت طاعات صوری و اخلاص مندی آن برادر را نوی ملاپا نیده محمد زبانی ظاہر ساخت بسیار بسیار مسرت بخشید - اَللّٰهُمَّ قَدْ

مکتوب سببت و مقتم به محمد سرور در آنکه استقامت بر شریعت و محبت فقرا اصل اند و ملازمه بعد الحمد والصلوة و تبلیغ الدعوات به اخوی محمد سرور می رساند -

مکتوب مرغوب که از کمال شوق و آرزو مندی صحبت نوشته بودند رسیده خوش وقت ساخت اللہ تعالیٰ بر جادہ شریعت غرا و بر محبت فقرا سخت مستقیم دارد که اگر این دو اصل ثابت است پیچ غم نیست و اگر عیاذ باللہ در یکے ازین دو چیز خلل رود خرابی است و چون آزار است زیاده ازین نتوانست نوشت - دیگر طریق استخاره و نماز را به یارے گفته ام نوشته می فرستد یا سہم سبحانہ - والسلام -

مکتوب سببت و مشتم به یکے از مخلصات صالحات صدور یافته در بیان آنکه مراد از میرد سلوک آن است که صفات قبیحہ لبغات حمیدہ مبدل گردد این زمان مورد عنایات گردد و قابلیت قبول بهم رساند و در آن که درین قبولیت درجه است خاص که مخصوص مخصوصان است چنانچه حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی قدس سرہ السامی بہ ہر دو فرزند ان خود کہ ہر یک بجز ہدایت بشارت آن داده اند و حصول این بشارت در مادہ حضرت الشان ما حضرت مروج الشریعہ با تحقیق این قربت خاص بالشارتے در مادہ آن نجست - بسم اللہ الرحمن الرحیم - حامداً و مصلياً امیدواریم کہ سابقہ کرم و عطیہ و فضل او سبحانہ متکفل حال جناب سعادت و اقبال پناہ عصمت منزلت سیدہ عقیقہ بودہ از آنچہ نباید دور داشته بآنچہ باید نواخت باشد - معلوم شریف باد کہ مقصود از سیر و سلوک و غرض از ریاضات و مجاہدات نہ آنست کہ بندہ سر از رقبہ بندگی بر آوردہ و از تنگنایے حدوث ترقی نمودہ بہ اوج و جوب صعود نماید یا ادسبحانہ از شراقت قدم و جوب تنزل نمودہ بہ کلبہ امکان بر آید کہ ہر دو شق محال است بلکہ ثمرہ این مراتب و سلوک ریاضات آن است کہ از دنا ئیں تعلقات کہ لازمہ امکانی است مصفا گردد و صفات ذمیمہ اخلاق سیئہ رو بزوال آرد و لبغات

حمیدہ کہ ناشی از مرتبہ و جوب بہت متحقق شود این زمان مورد عنایات گردد و قابلیت قبول ہم رساند
 مشائخ کرام داد لیاے عظام در ہر عصر کہ این ہمہ ریاضات اختیار نموده اند ہمہ برائے حصول
 ثابۃ قبولیت اوست سبحانہ۔ شیخ الاسلام پیر الفزار قدس سرہ در مناجات خود می فرماید یکبار
 گوئی بندہ من از عرش بگذرد خندہ من۔ دیگرے گفتہ لا صم اذا نودیت باسعی و اذا نودیت
 بعید و سمیع۔ یعنی من کرم و بنی شنوم دقتے کہ مرا بنام می خوانند چرا کہ شعور بخود و اوصاف خود
 نماندہ۔ چون خواندہ می شوم یہ بندہ او البتہ می شنوم کہ شعور بہ او و آنچه بہ او منسوب است
 ماندہ است و بہین معنی گفتہ اند کہ ع می باش و مباش مشکل این است۔ یعنی برائے خود مباش
 و برائے او سبحانہ باش۔ ای کُن باللہ و لا فلا تکن۔ شیخ ابو الحسن خرقانی قدس سرہ فرمودہ کہ
 در ہر چیز رحمت است الا در محبت کہ یکشند و از کشتہ دیت خواہند۔ یعنی او را بہ سلطان تجلیات
 صفاتیہ و بہ فرمان سلطوات احدیت ذاتیہ فانی محض گردانند تا نامے و نشانی از او نماند۔
 و با وجود این از دے لوازم بندگی دادائے عبادت خواہند۔ سخن بجائے دیگر افتاد بر سر اصل
 رویم منقول است کہ غریبے دعائی کرد کہ بار خدایا در عمر من یک سجدہ از من قبول فرما۔ پرسیدند
 کہ این چہ دعا است کہ در آن سجدہ و آرزوی کوشید فرمودہ کہ در درگاہ او سبحانہ رد و قبول جمع
 نیست۔ اگر یک چیز ازین کس قبول کردند داخل مقبولان شد۔ مناسب آن است کہ آنچہ شیخ
 عبداللہ الفزاری در مناجات خود گفتہ۔ کاسنی اگر چہ تلخ است از بوستان است عبداللہ اگر چہ
 بحر است از دوستان است۔ یعنی چون وجہ قبولیت بہم رسید امید است کہ جہات رد موقوف ماند
 بشوند کہ درین قبولیت درجہ خاص است کہ ہر کس را میسر نیست۔ ہر چند مطلق قبولیت ہم فضل
 محض است اما درجہ خاصان مخصوص بہ مخصوصان است۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ اشارہ بہ آن مرتبہ فرمودہ اند۔ آنجا کہ در یکے از مکاتیب جلد ثالث بزرگداشتہ اند و خطاب
 بہ غربت ایشان ما سلمہ اللہ سبحانہ و برادر بزرگ ایشان حضرت خواجہ محمد سعید قدس سرہ
 نموده اند کہ بشد سبحانہ الحمد کہ خاطر از جابت شد کہ قبول نمودند اما از یار ثالث خاطر در آزار
 ماند کہ قبول نہ شد کاش نوکری نوکران قبول فرمایند حضرت ایشان ما کہ قبلہ در ویشانند
 و حلال مشکلات ایشان امر در گوش زمین و چشم زمان اند دیدن و شنیدن مجالس او کوڑ

گزارست در باب یکی از کمترین منتسیبان خود حصول این معنی را آرزو مند می بودند و درین باب
توجهات مبذول می داشتند تا آنکه روزی در روضه منوره مراقب بودند و درین معنی
توجهی داشتند که از قبر مبارک حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آواز برآمد که این را
قبول کردند. می فرمودند ما نا که معنی این قبولیت خاص آن است که در حضور بی واسطه خدمت
بوی فرمایند **لله سبحانه الحمد والمنة علی ذلک حمداً کثیراً**. این حقیر هر چند لیاقت پیچ معنی ندارد
و بر دید خود اصلاً اعتمادی نمی نمود اما آنچه نموده اند می نویسند شب هفدهم ماه صفر وقت سحر
غالباً شش گھڑی شب مانده بود این حقیر بر عرش خود نشسته می خواست که ورد آن وقت
را بخواند که در باب شهابی واسطه توجه ازین طرف خطبه رسید که **اُمّہ الرحمن و دران وقت**
ایہ کریمہ و عباد الرحمن که در آخر سورہ فرقان است ہم القا نمودند. به خاطر همچنین می رسد
که اشاره ایست بر آنکه این **اُمّہ الرحمن** داخل آن عباد الرحمن است ازین معنی شکر خداوندی
جل شانہ بجا آورده که خطاب بشارت است به این که شمارا به بندگی قبول فرمایند **لله سبحانه**
احسن الحمد و اکمل المنه و علی رسولہ و آلہ افضل الصلوٰۃ و اتم التحیہ.

مکتوب سبیت نهم به خواجہ محمد فضل خادم در تحقیق منازل لطائف خمسہ عالم امر که قلبی
روح و سر و خفی و اخفی باشد و مناسبت ہر یک ازین جوہر خمسہ انبیاء
کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام و بیان اصول این لطائف -

بعد الحمد و الصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات مکاتیب برادر گرامی سعادت و توفیق آثار خواجہ
محمد فضل رسید خوش وقت ساخت حقائق روداد و اخلاص و مہربانی سلطان وقت سلمہ ربیہ
بحال فقرار و بعض دوستان و خواہش نمودن حضرت شاہ جیو شمارا برائے سفر مبارک حرین
الشریفین واضح گردید آنکہ نوشته بودند کہ محل لطائف خمسہ چہ گونه است. بد است کہ لطائف امر
کہ در انسان مودع است پنج است و محل ہمہ اینها صدر است لطیفہ قلب جانب چپ آشیانہ
دارد و لطیفہ روح بہ طرف راست تعلق دارد و لطیفہ اخفی کہ علی لطائف است و بہ لایت محمدی
علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تعلق دارد در وسط صدر است لطیفہ سر مابین قلب و اخفی است
لطیفہ اخفی میانہ اخفی و روح است و ہر یک ازین لطائف مناسبت بہ نبی از انبیاء دارد -

علیہم الصلوٰت و التسلیمات لطیفہ قلبی را مناسبت بہ حضرت ابوالبشر آدم است علیہ السلام۔
 و روح را مناسبت بحضرت ابراہیم است علیہ السلام و بہر را بحضرت موسیٰ علیہ السلام و خفی را بہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام و اخفی را بہ حضرت رسالت خاتمیت علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و السلام۔ و نیز بداند
 کہ اصل قلب افعال واجب بہ تعالیٰ و تقدس داصل روح صفات الہی غر شانہ و اصول سرو
 خفی و اخفی اثیونات ذاتیہ بہت علی تفاوۃ الدرجات علواً و سفلاً۔ این سبق را بموجب خواہش شما
 کہ کمترے در حضور بودند نوشتہ شدہ بہت۔ چون این را نیک می نمید اشارہ بکنید تا بعض چیز ہا
 دیگر نوشتہ شود انشاء اللہ جل شانہ، بدون شما در صحبت چند گاہ ضرور بود۔ و السلام۔

نیز بخواجه محمد افضل در جواب شہادتے کہ بعض معاندان بر کلام امام المحققین بدر
مکتوب سیم المحدثین شمس الکاملین سراج العارفین محبوب بانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ
 الرضوان ایرادی نمودند و معنی آنکہ گفتہ بہت علم حق در علم صوفی گم شود و غیر ذلک۔

بعد الحمد و الصلوٰت و تبلیغ الدعوات سعادت و توفیق انوار اخوی اغری محمد افضل زید
 توفیقہ می رساند۔ مکاتیب محبت اسلوب شما متعاقب یکدیگر می رسد و حقائق رد و ادرا و انھمی
 گرداند۔ جمیع امور را از حق سبحانہ دانند و قایلین و باسط اورا فہمند تعالیٰ و تدبیرات موقوف
 ساختہ تفویض جمیع اشیاء با و سبحانہ نمایند۔ دیگر معارف غامضہ اہل اللہ نزد جماعۃ برگانہ چہ
 در کار بہت کہ ظاہر سازند شناخت این علوم را دیدہ دیگر می باید و سینہ دیگر۔ و آنچه نوشتہ اند
 کہ حضرت ایشان نوشتہ اند اگر نقطہ خواہد کہ وسیع شود از دائرہ ہیردن بخاہد رفت و نسبت
 خود را چنین و چنان نوشتہ اند صرف غلط بہت آن جماعۃ را بگویند کہ در مکتوبات آنجا را القیمن
 نمایند۔ آری نسبت آن سرور علیہ السلام بہ نقطہ تشبیہ بر آئے آن دادہ اند کہ نقطہ مناسب اجمال
 است و آن بہ حضرت ذات النسب بہت و اقرب و نیز نقطہ اصل دائرہ بہت و دائرہ ظل ادست
 چہ دائرہ تفصیل آن اجمال بہت کہ در نقطہ بہت پس ظل مناسب حال ایشان باشد و اصل
 مناسب حال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ و آنکہ گفتہ بہت کہ علم الہی غر شانہ در علم صوفی گم شود
 و مراد از علم الہی غر شانہ صورت علم ادست سبحانہ نہ اصل آن علم و مراد از گم شدن اندراج
 ادست در آئینہ علم صوفی۔ و ظہور یکے در دیگرے تفصیل این قسم امور بھنور تعلق دارد و السلام

والاکرام۔ فضیلت پناہ شیخ عبدالحق سلام عافیت انجام مطالعہ نمایند و ما را مشتاق صحبت داند
مهربانیاے شمارا اخوی اغری محمد افضل اکثرے می نو لیسند فقیر لائق پیج نیست۔ برادران طریقت
خواجہ میر و شاہ میر و خواجہ امان اللہ و خواجہ سعد اللہ سلام خوانند و عصمت پناہی ہمیشہ دینی حال
شما سلام خوانند بہ کلمہ کہ دلالت کردہ اند بگویند کہ مقید باشند

مکتوب سی و یکم نیز خواجہ محمد افضل خادم در اجازت تعلیم طریقت بہ بعضی بطریق سفارت
و غیر ذلک۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ مکاتیب مرغوبہ اخوی اغری خواجہ محمد افضل
بتعاقب یک دیگر رسید۔ حقائق مرقومہ را واضح گردانید۔ و آنچه از اخلاص بعض یاران بزرگاشہ
اند و فدویت جمعے نوشتہ از جانب اسلام بآنها برسانند و ہر کہ طلب شغل نماید و نتواند اینجا رسید
تو با و بگویند و بسفارت طریق ذکر بفہماتند۔ بہ این جانب متوجہ شدہ بنشیتند و بگویند کہ غائبانہ
باین طرف متوجہ باشند۔ چون اخلاص صادق داشتہ باشند امید کہ اثر ظاہر شود و بخالہ خود
نیز سلام برسانند و دلالت بکلمہ طیبہ نمایند تو فنیق و سعادت آثار خواجہ اسد سلام مخصوصند امید
کہ موافق اعتقاد خود بہرہ یابند۔ طفل و مردم شما بعافیت اند۔

مکتوب سی و دوم بحکمہ الملکی لجعفر خان در حل شبہ او کہ بر معنی منظر اتم در حمدہ للعالمین نمودہ بود
مع تحقیقات لائقہ و معارف رائقہ و تمثیلات عجیبہ و تدقیقات شریفہ و

شواہد سننیہ و براہین جلیہ و غیر ذلک۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سپاس بے قیاس نتا بہ حضرت خداوندی است تعالی و تقدس
کہ در جمیع مراتب وجود حامد و محمود است و پس بزبان ہر ستائندہ ثنات حمد و ثناءے خود سرائید و در
لباس ہر ستودہ لمحات جمال و کمال خود نماید۔ و در و نا محدود و سزاوار پیشوائے مطلق کنت نبیاً
و اذم بین الماء و الطین۔ و دانائے محقق فعلمت علم الاولین و الآخرین۔ عارف خیر
حقائق کوئی و الہی۔ ناقد بصیر اربنا الاشیاء کما ہی ہ

شاہباز نشین مازاغ

بلبل شاہسار باغ بلاغ

روشنائی ز کمل بی یبصر

داشت چشم سرش چو دیدہ ہر

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وورثہ معلومہ واولیاءہ۔ اما بعد مراسلہ گرامی مشرف گردانید۔
تردد روشن که زاده طبع عالی بود و بعضی مقدمات تعلیق نموده بود بر حسن طبیعت و قوت ذکا و علو
فطرت اول دلیل و شاہد اعدل آمده و سبب افاضت علوم تازه گردید آنچه معلوم داشت از
راہ تحقیق یا از راہ تقلید می نولید۔ حاصل مقدمہ اولی آنکہ قید ظهور بر اعتدالی کہ بر معنی متبادر است۔

لفظ بیان فرموده اند معنی است عام کہ بظهور بر اعتدالی نیز صادق می آید و خصوصیت این قید از
مقام مدح بهم رسیده کہ در فقرات مدحیہ واقع می شود و پس۔ دیگر این معنی از مصطلحات صوفیہ
گرام است۔ این بزرگواران بطریق کشف تحقق این معنی را در آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والتحمیۃ دریا
بران اصطلاح بسته اند۔ چنانچہ این مقدمہ بشرح و بسط در کتب اینما مذکور است بمنہا شرح للموات
و شرح داؤد القصیری و شرح محمد بن فضل بر معنی اصطلاحی سیما کہ مستند بکشف باشد تردد در اجوز
نداشتہ۔ و جواب دیگر این شبہ را از جواب ثالث شبہ دوم حاصل می شود علی ما سیاتی النشاء
اللہ تعالیٰ۔ حاصل مقدمہ ثانیہ اینکہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ مقتضی غلبہ ظهور رحمت
است در آن حضرت علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام و آن معنی اعتدال است۔ جواب اول آنکہ انبیاء
علیہم الصلوٰۃ والسلام مظاہر صفات کلیہ اند کہ تعبیر از آن بہ اصول صفات موجود خارجی باشد
کاالصفات السبعة اوالثمانیة الموجودة فی الخارج۔ یا اعتبارات و شیونات کہ معانی مندرجہ
در حضرت ذات اند و زیادت بر ذات نہ دارند اما ما خود بصفت کلیہ باشند و جزئیات صفات
کہ تعبیر از آن بہ ظلال صفات می کنند لفیض دلایات این ائمت و سایر ائم است۔ و شک نیست
کہ صفت رحمت و مقابل آن اکثر مفسر بہ ارادہ خیر و شریعت در حضرت سبحانہ اوجاع بہ صفت
ارادہ کلیہ است۔ و اگر مفسر بہ ایجاد خیر و شر است داخل در صفات افعال است کہ مرجع ہمہ آنها
صفت التکوین است۔ پس معتبر در شان انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تساوی ظهور اسماء کلیہ است
فما بینہما۔ و غلبہ ظهور جزئی یک اسم بر جزئی دیگر همان اسم بدان منافات نہ دارد۔ ثانیاً آنکہ
مساوات و اعتدال در مبادی اسماء کہ عبارت از ملکات نفسانیہ است متنافی غالبیت و
مغلوبیت در آثار آنها نیست چه رواست کہ این تفاوت از مادہ منفعل بهم رسیده باشد
در رنگ شخصی کہ صفت غنیمت انتقام دروے غالب فرض کنیم و صفت رحمت مغلوب و فرقہ

لظاہر المأخوذہ و جہ ان صفت معلوم تر لایف است کہ معنی متبادر است

مضنوبان را کمتر یا بد از جماعه مرحومان رواست که آثار رحمت از دے زیادہ از آثار
غضب یہ طور آید و ہر چند در مبداء آنها معاملہ لعکس بہت چنانچہ در مرتبہ وجوب کہ اصل
این مراتب بہت نیز غلبہ رحمت ثابت است علیٰ ما لیستفاد من الحدیث القدسی
سبقت رحمتی علی غضبی و این غلبہ را نیز بر کثرت آثار باید فرود آورد نہ باعتبار معنی
قائم بذاتہ تعالیٰ چہ در ان معانی اعتبار تفاوت مفقود است۔ ثالثاً آنکہ تساوی ظہور اسماء
بہ آن معنی است کہ ہر اسم یکمال ممکن و مقدر ظہور کردہ است اگرچہ کمال ہر یکے متفاوت باشد
یعنی درین منظر اسمی دیگر در ظہور علیٰ وجہ الکمال کمی نہ کردہ است بجلات مظاہر دیگر کہ
بعض اسماء یکمال ممکن خود ظہور کردہ و غالب آمدہ بر اسماء کہ از ان کمال ناقص است
و مغلوب۔ یا گویم کہ اعتدال کہ عبارت از تجانب بہت از افراط و تفریط و نقص صفات
دیگر بہت و در ظہور آن صفات دیگر مساوات در ظہور باعتبار موافقت بہ اصل خود است
و عدم مساوات بہ اعتبار مخالفت اصل پس در منظر معتدل ظہور صفت مساویست مظهر صفت
دیگر را در حق موافقت بہ اصل۔ چہ جمیع صفات موافق اصل اند و درین موافقت تساوی الظہور
اند بجلات در مظاہر غیر معتدل کہ غالبیت ظہور بعض و مغلوبیت دیگر لازم است۔ این مجتہد
را بمثالے روشن گردانیم۔ در مراتب طولانی کہ دے زید از اصل طویل خواہد نمود و صفت
تدویر را موافق اصل ظاہر نہ خواہد ساخت و کون او موافق اصل ظاہر خواہد شد و در مراتب نزدیک
و یا سرخ صفت لونہ موافق نہ خواہد بود و تدویر بر طبق اصل نمودار خواہد شد درین صورت
سیقت بگویم کہ ظہور یک صفت غالب بہت و موافق بہ اصل خود و ظہور دیگرے مغلوب است و
مخالفت بخلاف مرآتے کہ جمیع صفات موافق اصل و انما ید مقصفت بہ ظہور اعتدال بہت اگرچہ
آن صفات ظاہر فیما بینہما غالب و مغلوب باشند للتفاوت فی الاصل هذا هو الموعود
سابقاً۔ رابعاً آنکہ استثناء در کریمہ استثناء مفرغ بہت بتواند کہ مستثنیٰ منہ از افعال الہی
غرضانہ بگیریم اے و مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رِسَالًا دُخْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ
بِمَصْلَحَةٍ إِلَّا مَصْلَحَةَ الرَّحْمَةِ درین صورت انحصار مصلحت ارسال کہ فعل الہی بہت غرضانہ
در رحمت لازم می آید بہ انحصار آن حضرت علیہ النبیہ درین صفت کہما فی قولنا مَا ضَرَبْنَا

الآقادیبا۔ انحصار علت ضرب در تادیب مستفاد است نہ انحصار مفعول در تادیب و کمافی قولہ
 لتعالیٰ و مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِعِبَادُونَ ۚ إِنَّ فِرْعَوْنَ لَمُزْنًا مُّرْهُم بِالْعِبَادَاتِ هَذَا
 برائے توجہ و دعا در باب شفاعت غریزی مرقوم نموده بودند از همان وقت فقیر باین امر اشتغال نموده است
 و از خدمت حضرت ایشان سلمہ اللہ تعالیٰ مکررا استدعا نموده می فرمودند کہ درین معنی ہم بسیار مقیدیم
 دینار بیار این طریق کہ صاحب حالند گفتہ آنہا نیز بہ دعا مقید اند و بشارتے یافتہ در اول توجہ زار
 ایشان صعب ظاہر شد بمشابهہ کہ حقیقت آن را صاحب آزار بہتری دانند اگرچہ مردم آن را کمتر می درند
 بعد از توجہات امیدواری حاصل شد از غرہ جمادی الثانی ختم حضرات خواجہاے بزرگوار قدس ہر اہم
 شروع نموده و یاران صالح را معین ساختہ کہ ہر شب بخوانند انشاء اللہ العزیزہ در ہیل روز تمام خواہد شد
 بہ حاجی محمد معقول در بیان آنکہ محبت پیر کامل محبت دوست تعالیٰ و غیر ذالک
مکتوب سی و سوم مآینہ سبک۔

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وآله وصحبه عليهم جميعين۔
 اللہ تعالیٰ ما را دوستان ما را در محبت خود یکسر و یکجہت گرداند کہ دوستی او سبحانہ با دوستی غیر او تعالیٰ
 جمع نمی شود۔ آری دوستی غیر کہ برائے او تعالیٰ باشد چون دوستی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
 وسلم کذا لک محبت پیر راہ بر عین محبت حق است تعالیٰ و تقدس پیہ واسطہ لذاتہ مقصود نیست بلکہ
 مقصود بہ نسبت است۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يَطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ ۚ وَأَنَّ حُفْرَتَ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمودہ۔ لَنْ يَتُومِنَ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ مِنْ نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ وَالنَّاسِ جَمِيعًا
 برگاہ حق سبحانہ و تعالیٰ محبوبیت خود را بمتالبت او علیہ الصلوٰۃ والسلام و البستہ ساختہ باشد محبت او
 خود چہ رسد قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ ۖ وَرَسُولُهُ يُحِبُّكُمْ ۖ وَاللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ
 دارد درین امر علیہ علی آلہ الصلوٰۃ والسلام۔ قبل ازین کتابت آن برادر رسیدہ بود چون متفہم جمعیت
 و جلالت شغل باطن بود خوش وقت گردانید۔ نوشتہ بودند کہ در مراقبہ حضور کیفیت و جمعیت دست می دہد
 نیک و مبارک است۔ اما مراقبہ ہاے سابق را کہ بہ اسم فات و نفی اثبات بودہ از دست نہ دہند۔ بلکہ
 بہمہ مقید باشند و منتظر برکات ہونند۔ صحبت حقائق آگاہ اخوی میاں محمد عارف را بسیار مغتنم شمارند۔
 و منتظر برکات باشند۔ درین سفر ورق مشاڑ الیہ گذشتہ بہافون ترقی نموده است رہا آداب و فرائض و احکام

حقیقتِ انتباهی شیخ بایزید سہارنپوری در شرح احوال کہ متضمن دقایق بلند و مقامات
مکتوب سی و چہارم

ارجہند بودہ بالشارتے در مادۂ اوعالی .

بسم اللہ الرحیم۔ بعد الحمد والصلوۃ و تبلیغ الدعوات حقیقتِ انتباهی برادر اکرم اغری رساند
صحیفہ شریفہ کہ نامزد این حقیر نمودہ بودند باعلیہ اخلص مثل ذکر برخے از دقایق و احوال بملازمست
حضرت الشیخان سلمہ اللہ سبحانہ رسیدہ مسرور گردانید حضرت کوفت و نقاہت مرصن دارند خود نوشتند
چیزے نوشتند بفقیر اشارہ فرمودند امثالاً لآمرہ الکریم می نویسید۔ مرقوم بود کہ اکثر اوقات بحسبیت باطن
می گذرد۔ تفرقہ ظاہر در باطن کم اثر می کند گویا ظاہر را باطن کارے نمادہ است۔ با وجود درد اعضا
ہیچ خلل در نسبت باطن راہ نیافتہ۔ بل مزید جمعیت شد الخ بفقیر نیز ہمین مضمون نوشتہ اند مطالعہ آن
خیلے ذوقین و متلذذ گردانید۔ از قوتِ نسبت باطن است کہ با اختلال ظاہر خلل نہ پذیردہ و تلوین صورت
در تمکین معنی فتورے نیارد و مزید جمعیت از ان باشد کہ ایلام محبوب زیادہ از انعام اولذت بخش است
کہ ایلام خالص مراد محبوب است و در انعام مراد نفس نیز مخلوط گشتہ۔ و آنکہ نوشتہ اید کہ طرفہ چیز است کہ بطن
و بسط صفات باطن است و باطن در عین قبض بر حالت اصل خود می باشد۔ و ظاہر کہ بمرحل از باطن دور
افتادہ است پریشانی در ان اثر نمی کند حقیقت این امر معلوم نہ شد۔ مخدوم باطن سالک تا در مقام
تلوین است و بہ تمکین نہ پیوستہ است قبض و بسط از صفات اوست۔ و چون باطن بہ تمکین پیوست از
قلب و بسط بالارفت۔ درین وقت باطن بہ حالت واحدہ مستمرہ است۔ قبض و بسط از صفات ظاہر
می گردد۔ و نوشتہ بودند کہ شبے بعد تجد لوجہ ظاہر شد در ان پنج سطر نوشتہ۔ در سطر آخر مرقوم بود۔
قیل یا رسول اللہ ما العشق قال العشق کلمۃ علم۔ بدانند کہ در عبارات مشائخ را بر ذات
احدیت مجرہ اطلاق می کنند و علم عبارت از تعین اول است کہ حقیقت محمدی است علی صاحبہا الصلوۃ
والسلام و التحیۃ چون تعین اول را عین ذات می گویند و زائد بر مرتبہ مقدسہ نمی دانند حمل یکے بر
دیگرے درست آید۔ و بر مذہب حضرت قدوۃ الاولیاء مجدد دالفت ثانی رضی اللہ عنہ عشق
کہ مراد حب است تعین اول است حقیقت محمدی است علی صاحبہا الصلوۃ و التحیۃ و تعین ثانی
تعین وجودی است و تعین علی تعین ثالث است۔ چون ہمہ اینہا بہ ترتیب تعینات ذات شد حمل و علا
و شک نیست کہ تعین تحتانی کا اظہار است مر تعین فوقانی را پس تفسیر حب بہ علم درست آمد کہ شرح

اصل است به نعل - و نیز می تواند که معنی این عبارت چنان باشد که محبت و شوق و عشق مقبول همان است که مطابق علم شریعت باشد - یعنی العشق المقبول النافع هو المبین فی العلم الموافق به لیس در آیه شریفه - و چون در واقع ظاهر ساخته اند که آن لوح از آن شماست امید دار باشد انشاء الله تعالی ازین هر دو تعین جلیل القدر بهره ارزانی دارند ع از گریمان کارها دشوار نیست -

به حاجی محمد معقول که از فدیایان مخصوص است در ترتیب بر حصول نسبت عالی شان که

مکتوب سی و پنجم

فنائی نفس است و غیر ذالک ماینا سببه -

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله العلی العظیم - و الصلوة علی ابی الوردت الرحیم الحلیم الکریم - الله تعالی و تقدس در مراتب صورت و معنی ترقیات دهد - حساب اکبر در آدمی نفس اماره اوست که به انانیت موصوف است و ندای انا خیر منه که بلیس بسین گفته بود از نهاد او همواره سر می زند و منکر است مرا حکام سماوی را بالذات - و بر کفر خود مهر است و حق سبحانه و تعالی او را عدد خود خوانده آنجا که نرسوده

عاده نفسان فانه انتصبت بمعاداتی و اکثر اخلاق ذمیه به او بر ماست چون تکبر و ترفع و حرص و انتقام و غیره - پس فکر اصلی و غمده کار اصلاح دین اماره آمد و غرضی از سیر سلوک طریقه صوفیه هم تزکیه او گشت از اوصاف رذائل طالبان حق جل و علا دین همه ریاضات که قرار داده اند برای تخریب این دشمن درونی قرار داده اند - علاج دشمن بیرونی که شیطان بعین است نسبت به این سهل است - و زدیرونی تا بدزد درونی ساختگی ننماید در متاع خانه دخل نمی تواند کرد - پس نفس چون فرکی شود شیطان نیز بر سالک دست تصرف نمی یابد - مراقبه که بعد فنائی قلب و تجلی افعال به طالبان گفته می شود بطریق اجمال نوشته می شود بران مقتید باشند - بدانند که وجود سالک و توابع وجود که صفات این کس باشند از سمع و بصر و اراده و حیوة و کلام و غیره همه مستفاد از مرتبه و جوب است و این وجود و صفات تابع آن خاصه حضرت واجب الوجود است غرضانه که به طریق ظلیت درین کس ظهور فرموده و در توهم فاسد خیانت در امانت نموده و از اصل خود اعراض کرده به جود و مویز مقبل گشته است و در خسران ابدی مانده است -

پایه آخر آدم است و آدمی گشت محروم از مقام محرمی
گر نه گردد زین سفراد باز پس نصیب از دے هیچ کس محروم تر

و جوان سالک ملاحظہ این معنی می نماید و خود را خانی محض کرده وجود و صفات را به اصل می سپارد
و خیر را به او سبحانه راجع دانسته خود را معدوم و شر محض می یابد و از خود هیچ خیریت نمی یابد انانیت
در کہ باشد و امارگی کرا بود۔ این زمان نفس او فرکی و مظهر می شود و به اطمینان می پیوندد و رباعی

و صافی خود بر غم حاسد تا کے
ترویج چنین متابع کاسد تا کے

تو معدوم خیال هستی تا کے
فاسد باشد خیال فاسد تا کے

بدانند کہ درین مراقبہ کہ دو مقام است نفی و انتقار۔ نفی طریقت است و انتقار حقیقت است
تا آنکہ سالک به تکلف ملاحظہ این معنی را کہ مذکور شد می نماید در مقام نفی و طریقت است و چون
بعنائیت الہی غرثانہ این دید و سہ را بے تکلف مرحمت شد و خود را معدوم یافت و وجود و
صفات خود را راجع بہ اصل دید این زمان بہ انتقار و حقیقت مشرف گشته خوش گفت ہر کہ گفت

چون بدستی تو اورا از تخت
سوے آن حضرت نسب کدی در دست

وانکہ دانستی کہ ظل کیستی
فارغی گر مردی و گر زیستی

چون این مراقبہ دقیق است و بنوشتن شاید در درک نیاید۔ اگر شوق باشد و دل اقبال کند
از خدمت حقائق آگاہ شیخ محمد علیم کہ از یاران مخصوص حضرت ایشان است در انجاء رسیدہ
خواہند فهمید و مجلس سکوت خواہند داشت۔ و اگر قاید توفیق بدان بدد نماید کہ چند روز در
خدمت حضرت ایشان رسیدہ شود و فیہا نعمت لکن حصول این معنی موقوف بر وقت مقدرات
است بہ مخدوم زادگی حقائق و معارف آگاہی خواہ محمد یار سا سلمہ اللہ البقاہ
مکتوب سی و ششم در بیان اصالت کہ مقابل ظلیت است با تحقیق مقامات ائمہ سابقہ اش

عشرہ علیہم الرضوان و حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ۔

حضرت ایشان ما رضی اللہ تعالیٰ عنہ می فرمودند کہ اصالت کہ مقابل ظلیت است
بہ انتہای قدم مبارک حضرت خیر البریہ علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التحیۃ منتهی می شود و آن حضرت
علیہ و علی آلہ افضل الصلوٰۃ و السلام بکمال عشرت و نور سندی بتمام و کمال در مقام اصالت
متکون و مستقر اند و از پائین قدم مبارک شروع ظلال است۔ و ظل ادل آن مقام کہ متصل بقدم
مبارک است مسکن و مقام اہل بیت است و در آن مقام تا ائمہ اثنا عشر ظاہری شود۔ بعد از آن

آن مقام مخفی گشته بر دیگرے یافتہ نمی شود الا در حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کہ بعد از قرون بسیار آن کمال مخفی در ایشان جلوه گر گشته است و لهذا در آن ولایت تامہ پیچ دلی را غیر آن حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ راہ نہ داده۔ زیر کہ کمال تبعیت در کمال ظلیت قدم نبوت است و این عطیہ کبریٰ خاصہ بہ آن حضرت حاصل شد چنانچہ خودی فرایند و کل دلیٰ لہ قدم و انی علی قدم البنی بددجہ الکمال۔ و ما فوق او پیچ مرتبہ نسبت الامر تبہ نبوت۔ و عروج اولیا ماتحت ادست الامام شہداء اللہ سبحانہ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔ اللہم ارزقنا من برکاتہم و النعمان من فیوضاتہم امین امین امین۔ مگر ائمہ اثنا عشر کہ آن حضرت می فرمودند ہر چند اہل بیت آن حضرت است صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم مقام در ظل دارند۔ اما این استقرار باعتبار حیز طبعی شان است و باعتبار قسیر قاسر کہ بتوجہ و دعا باشد از مقام فوق کہ مقام اصل است حظ وافر دارند۔ چنانچہ از زیر قدم مبارک بالابر آمدہ خیلے داخل مقام اصل شدند علیٰ ما الشاہدہ و الامر الی اللہ سبحانہ۔ والسلام۔

مکتوب سی و ہفتم بحافظ عبد الغفریہ در بیان آنکہ راہماے کہ موصل مطلوب اند و اند۔ راہ انابت و راہ اجتہاد و مایلائمۃ من التحقیقات۔

حامداً و مصلیاً۔ اللہ تعالیٰ و تقدس بکذب خویش بے توسط اسباب و بے مباشرت آلات دلی بہ جناب قدسی بکشد۔ راہماے کہ موصل مطلوب اند و اند راہ انابت و راہ اجتہاد اول طریق مریدان است کہ مشروط بہ شرائط کثیرہ است از تحقق مجاہدہ و دریافت صحبت مرشد کمال و مراعات آداب آن وغیرہ۔ درین طریق ہر چند بعد حصول شرائط وعدہ موصلت ثابت است چنانچہ کریمہ و الذین ین جاہداً و افینا لنھدینہم سبیلنا شاید عدل بر آن است۔ اما در راہ توقفات بسیار است۔ و بعد رسیدن در درجات و صل تفاضل اقدام ثابت است در طریق ثانی نفس سالک را بہ مقامے می رسانند کہ در طریق اول نظر او ہم در بنیانی رسیدع بین تفاوت رہ از کجا است تا کجا۔ و در طریق ثانی کہ راہ اجتہاد است مخصوص بہ مراد ان است۔ از شرائط مذکورہ پیچ خیز در کار نیست۔ اگر این جماعت را احتیاج بہ چیزے می افتد بہ حسن وجہ بہ آنها میسر می سازند بہ توسط یا بے توسط کفایت کارشان می فرماید اللہ یجیبی الیہ من یشاء۔

نشان حال ایشان است ع اگر نیاید یہ خوشی موئے کشانش آرید۔ بیان مقام شان۔ اما باید دانست کہ محبوبیت شرط اجتناب نیست۔ غیر محبوب ہم رواست کہ محبتی باشد۔ گواہ صدق برین مدعا اختصاص محبوبیت بہ خاتم الرسل است و شمول اجتناب ہر جمیع انبیاء و اعلیٰ آلہ و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات۔ و آنکہ محبوبیت البتہ محبتی است۔ پس نسبت درین دو مقام عموم و خصوص آمد و نیز نکتہ دیگر باید دریافت کہ مراد از محبوبیت درین مقام محبوبیت ذاتی است۔ محبوبیت کہ از عوارض آمد بے اجتناب نیز صورت می بندد۔ چنانچہ در ہر جذب نحوے از محبوبیت ثابت است۔ اما این معنی چون از عارض آمدہ است از محبوبیت ذاتی بمراتب متزلزل است و منقطع بلکہ صاحب آن را محبوب نمی توان گفت۔ تفصیل این کلام از مکاتیب مقدسہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باید طلبید اینجا بہ تقریب قلم بدان رفتہ۔ مکتوب شریف شمار سیدہ بود در وقت جواب یافتہ نہ شد تا موافق آن جواب نویسند معذور دارند۔ والسلام اولاً و آخراً۔

بہ حقانیت و معارف آگاہ نتیجہ اولیائے عظام مخدوم زادگی خواجہ سعد الدین سلمہ
مکتوب سی و ششم اللہ تعالیٰ در اظہار تفتیش طلب محبوب حقیقی و ما یتربی علی ذلک۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ تائید طلب را در دل مشتعل سازد و نگرانی حصول مطلب و وصل عریان را روز بروز زیادہ گرداند۔ کمال افعال و تمام حرمت این گیر ماند کہ محبوب حقیقی کہ استغناء لازم ذاتی اوست بہرے را بوصول خود بخواند و راہ موصلت گشودہ ہدایت بہ آن فرماید و از کمال کرم براسے تاکید این دعوت بر لسان انبیاء و اولیاء علیہم و علیٰ متابعم الصلوٰۃ و التسلیمات گویا شدہ۔ ع زبانی زما بود گویندہ او۔ دلالت فرماید و تشویق نمایند چنانچہ کریمہ قل ہذہ سبیلی اذعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی مصرح این معنی است تا این ہمہ تاکیدات در خواہشی تعلقات و دنائس حجب مستور ماندہ از جناب قدس او معرض و برضائے نفس خود مقبل باشد۔ و از جستجوے این دولت اعلیٰ فارغ گشتہ بہ ہوا دہوس پردازد مناسب حال این مسکین مہجور آن است کہ زبان حال او بدین ابیات مترنم بود۔

تا دامن قیامت این غم بماند

در قدح جرعه دما ہشیار

ترسم کہ یار با مانا آشنا بماند

قطعہ در جہان شاہدے دما فاسخ

بعد ازین دست داد من دست
بعد ازین مصلحت خویش دران می بینم

بعد ازین گوش ما و حلقه یار
که روم بر در میخانه و خوش بنشینم

چون در طلب به این بے قراری مقصود تمام رود
شود امید هست که بحر رحمت در جوش آید و آن بجا
منطق فصیح رویه این اصوات گویا گردد

پرده بردار و برهنه گو که من
دینز به این کلم متلذذ بود

منم که دیده بیدار و کردم باز
چشمه گوشت لای کار ساز بند نواز

هر چند از راه علوی هست و تقطی که دارد هیچ چیز خورسند نه خواهد شد و شوق وصول بمراتب
فوق دانگیر خواهد ماند

جشن غایتی دارد نه تعدی را سخن پایا
بمیرد تشنه مستسقی و دریا بچپان بانی

هنوز ایوان استغفار بلند است
مرافکر رسیدن نالپسند است

حصول این نعمت عظمی و این معانی بزرگ امر سیت شکر است - و اگر کسی به حصول از نقد این بخواهد
خالی باشد طلب آن را هم دولت علیا باید فهمید بزرگ لغت - اگر نه خواسته داد نه دادی خواست
الله تعالی از کمال عنایت خود آن عزیز الوجود نادار آفاق را به این صراط مستقیم مهتد گرداند و بحصول
مطلب اعلی فائز و ممتاز کند - والسلام -

به خواجہ بدر صد دریافت در ترغیب بذکر الهی غر شانه و بالفصاح دیگر مایه آنک
مکتوب سی و نهم حامد الله العظیم و صلیا علی رسولہ الکریم - الله تعالی به محبت ذاتی خویش مشرف

سازد و صحیفه شریفه که از راه محبت و مهربانی نافرد این درویش نموده بودند و اظهار شوق در رابطه معنوی
ظاهر ساخته رسیده مسرت رسانید و چون صلاح آثار اخوی حاجی شریف زبانی محبت ایشان را بسیار
و نمود فرحت بر فرحت افزود - این حقیر لیاقت بیج امری ندارد اما بحسن ظن عزیزان ظاهر از دے
کشاید ع از هر چه می رود سخن دوست خوشتر است - حضرت حق سبحانه و تعالی به آن محبوبیت و عنای
ذاتی هر وقت در همه حال ناظر حال بنده است نهایت افعال است که محبوب مطلق غر شانه ناظر

این کس باشد دوسے از غایت جهالت از جناب قدس ادبجانه معرض باشد و به امور لایعنی
مقبل بود - سر باغی

آمد سحر آن دلبر خونین جگر آن گفتار تو بر خاطر من بار گران
ثمرت بادا که من بسوی تو نگران باشم، تو نهی چشم به روی دگران
بزرگان فرموده اند که تو اقبل مقبل علی الله تعالی مدّة عمره ثم اعرض عنه
ساعتاً کانت صافاته اکثر مما ناله - هرگاه معامله چنین باشد پس قیاس باید کرد حال
آن جماعه را که اکثر حال ایشان غفلت است و قلیل حضور و آن هم ناتمام و بے سرانجام -
چه حضور می که نفس حاسد در میان باشد از حیر اعتبار ساقط است - آنجا حضور به وضعت
نیستی مطلوب است ه

تو باش هرگز کمال این است پس رو درو گم شود وصال این است پس
الله تعالی از کرم خویش ما را و شمارا ایمانی به ازین معانی بخشاد و شربے ازین کمال
لفصیب گرداند بحر مستی، البتّی المختار علیه و علی آله الصلوٰة و السلام ما دامت اللیل و النهار
به ارسال احوال خیر جان دوستان را مسروری ساخته باشند -

به حقائق آگاه حافظ مصبور در بیان اسرار عشق و محبت و در آنکه فضیلت النساء
بر ملک از راه محبت است که خاصه انسان است و فضیلت محبوب بر محب
الحمد لله و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی خدمت حقیقت آگاه حافظ
مصبور سلمه ربّه ازین حریق نار محبت و غریق بکار فرقت تحیت و سلام در معرض قبول آرند
چون آن معرفت انبیا و عمر گران مایه را در محبت عزیزان صرف نموده اند و در عشق ایشان
وقت اعز را گذرانیده و ازین محبت امیدوار بسیار برده و ثمرات و برکات یافته و
به آنچه کم کسے شنید متحقق شده اند و این حقیر نیز به دریای قلزم این محبت و عشق مردار
دیده اسرار دیوانگیهای آن نیاز می در خود می یابد بنابر علیه می خواهد که در خواص محبت
و سرای عشق تفصیل دهد بحتمل که از صدق آن گوهر بدست افتد که نام و نشان این
کس را بر باید - فضل ایشان بر سایر ملکوتات حتی بر ملک که عباد کرامند و مشایخ و صل اند

بے شائبہ ظلیت از راہ محبت است و از سوز و گداز عشق. لہذا ترقی در مراتب قرب خاصہ
 انسان آمد و ہر یکے از ملائک در مقام خود محبوس ماندند و مشہود ملک ہر چند اصلی است اما
 از بیرون تقارہ مطلوب دارد و ایشان را بہ مشہود تحقق می بخشند و الا از مطلوب کا جزو
 او می سازند و او را از گذرانندہ بقائے بہ آن مطلب ارزانی می دارند پس ہر چہ
 می بیند و ہر چہ می یابد از خود یا بدع بین تفاوت رہ از کجا است تا کجا غلبہ عشق
 است کہ بسا است کہ لطافت عالم امر انسانی را از دید و دانش ماسوی مطلقا گذرانندہ
 مستملک یک مطلب می گردانند و بہ این انحلال راہ وصول مفتوح داشتہ از باطن بہ لطن
 بطون می برد. جوش محبت است کہ اجزائے قالب سالک را کسر سولت نمودہ بہ تزکیہ و
 تطہیر و اصل اصل بے شائبہ ظلیت می نماید بلکہ بدرجات می رساند کہ اصل آنجا در رنگ
 ظل در راہ می ماند از خواص محبت است کہ ہیئت و خدائی انسان را کہ از اجزائے عشرہ
 ترکیب یافته است و غیر انسان را این ہیئت طیر نہ شدہ است از قرب قوسین گذرانند
 بہ اسرار اودائی متحقق می سازد و در دار آخرت بدولت رویت مشرف می گردانند
 از لوازم عشق است کہ سالکان این زمان متباعد از عہد نبوت بعد قطع مراتب ظلال
 وصول بہ کمالات دراشت می رسند و شریک دولت خاصہ انبیاء می گردند علیہم السلام
 و با وجود عدم وجدان خصیصہ صحبت از اصحاب معدود می شوند فیعامل معہم مایعامل
 معہم. پس تفاضل افراد انسانی از راہ تفاوت مراتب محبت آمدہ. در ہر کہ محبت
 بیشتر فضل او مقرر تر آمدہ و بیچ خاصیت ازین عشق و محبت نہ چرید. آری کرم ہنائی
 کہ از راہ محبوبیت آمدہ است ہر چند آن ہم فرد کامل محبت است اما از محبت فاضل تر آمدہ.
 و بہ مطلب نزدیک تر. و خیل عاشقی باید کہ نظر او بجائے کار کند کہ خود محبوب آنجائی رسد.
 بہ حق فقر و غنا خاک پائے درویشان این علیا بارگاہ فقیر محمد ہادی در
 اشارہ وصول سالک بمقامات نوری و تاویل کریمہ او مَن کَانَ
مکتوب چہل و یکم
 صَبْرًا فَاحْيَيْنَاہُ الْآیَہ -

محمدؐ و نصلی اللہ سبحانہ و تقدس بہ قلاب محبت منجذب ساختہ و از باطل

و ما لا یحییٰ گذراننده در ساحت قرب خویش جادو به تجلیات ذاتیه بنوازد تا سالک به تمام کمال از شرارت عدم و ظلمت پاک گشته از سرتاقدم نور گردد و دیگران از نور او منور شوند و کریمه او من کان میتاً فاحییتاه و جعلنا له نورا یمشی به فی الناس نشان حال او باشد. والسلام علی من اتبع الهدی.

به یکے از مخلصات طالبه در بیان آن که شوق سلوک این راه و طلب مکتوب چهل و دوم وصول این علیا بارگاه نعمت است عظیم و دولتی است جسم عنایات دیگر متفرع برین سعادت است و ترقی در کرامات قرب مبنی برین کرامت و شرح قول غزیزے گفته است

إِذَا بَكَى الْقَلْبُ مِنَ الْفَقْدِ ضَحَكَ الرُّوحُ مِنَ الْوَجْدِ

بسم الله الرحمن الرحيم - الحمد لله رب العلمین والصلوة علی محمد وآله
اجمعین صحیفه شریفه و مراسله لطیفه که عصمت پناه مشفق محترمه ارسال داشتند بودند رسیده مشرف ساخت. الله تعالی ظاهر و باطن ایشان را به کمال رساند. امیدواری چنین است که این دعا به شرف اجابت قرین گردد فاتح اسعی الدعاء بالإجابة دعاء الغائب.
اظهار شوق حصول کمالات باطنی نموده بودند سعادت آثار برادر دینی میان محفل رسانید. بدانند که شوق سلوک این راه و طلب وصول به آن علیا بارگاه نعمت است عظیم و دولتی است جسم عنایات دیگر متفرع برین دولت است و ترقی در مقامات مبنی برین نعمت چه آدمی که اعجوبه است از مصنوعات الهی غرضانه نسخه است جامع و مجموعه است شامل صفت عجیبه که در دے تعبیه کرده اند شعور و توجهات و طلب و شوق بهره رومی آرد حکم آن می گردد و بهره توجه می نماید رنگ آن می پذیرد

ما بقی تو استخوان در لشته

اے برادر تو همین اندیشه

در بود خارے همه تو چلخنی

گر گلست اندیشه تو گلشنی

ترر گے فرموده است ع گرنه خواسته داد نه دادے خواست. و نیز غزیزے گفته
إِذَا بَكَى الْقَلْبُ مِنَ الْفَقْدِ ضَحَكَ الرُّوحُ مِنَ الْوَجْدِ. یعنی چون گریه می کند دل
از درد طلب و نایافت مطلب خنده می کند روح از وصل و یافت مقصد. بیانش آن است

کہ لطائفِ خمسہ عالمِ امر کہ قلبِ رُوح و سر و خفی و اخفی باشند و مقاماتِ اینها در سینه است حکم
 ہمسایہ و ہم نشین دارد و بعضی اینها لطیف تر اند از بعضی دیگر۔ دہر کہ لطیف تر است بہ عالمِ غیب
 نزدیک تر است در اخذ فیوض از حضرت و ہاب غرثانہ سابق و مقدم است۔ و چون لطیفہ را
 ازین لطائف نعمتہ دارد می شود لطیفہ دیگر کہ نزدیک است از ان واقف گشتہ بران دولت
 رشک و غبطہ می خورد و در طلب آن کوشش می نماید۔ و اگر بر پیچ یکے ازین لطائف وارد غیبی
 روئے نمی داد ہمہ غافل می بودند و راہ طلب مسدود می بود۔ پس گریہ قلب دلیل است بر
 یافت رُوح چہ لطیفہ رُوح ہمسایہ نزدیک قلب است۔ قلب از حقیقت اوداقت تر است
 و از واردات ادا گاہ تر۔ چون بر لطیفہ رُوح نعمتہ رسیدہ است دوسے شادان و خندان
 شدہ قلب کہ ہمسایہ اد بود از ان آگاہ گشتہ غبطہ برد و در میدان طلب پلید۔ این نعمت
 طلب کہ ایشان را حاصل شدہ است آن را دولتِ عظیم دانند بر و طائف طاعات و
 کثرت مراقبات و قوت غزیرا مہمور دارند۔ البتہ امیدوار باشند کہ ثمرات این توجہات
 فقراء و این طلب بمنصہ ظهور آید

نیز بہ آن مخلصہ در در طلب و ما یناسب ذلک

مکتوب چہل و ہوم

الحمد للہ ذی الغلین علی کل حال و الصلوٰۃ والسلام علی
 رسولہ محمد و آلہ خیرال اہل بعد۔ ع از ہر چہ می رود سخن دوست خوشتر است حضرت
 حق سبحانہ و تعالی آدمی را بر سایر مخلوقات فضل دادہ و آنچه ادراعتایت فرمودہ بہیچ یکے از
 مصنوعات خود کرامت نہ کردہ از انکہ صفیت در محبت دلازمہ شوق و عشق را کہ سبب
 معرفت است و مناطِ قرب و ترقی است بہ دے مخصوص گردانیدہ حتی کہ ملک را کہ عبادِ مکرم
 اند نیز در ان شرکت نہ دادہ۔ پس ہر کہ در دے در طلب و سوزِ عشق زیادہ تر باشد در
 مراتبِ قرب کامل تر بود۔ گفتہ اند کہ لقصوت اضطراب است چون سکون آمد لقصوت نہ ماند۔
 پس طالب را باید کہ خود را در طلب بمقرار دارد و دے بے جستجوے دوست نیاساید خوش
 گفت ہر کہ گفت غزل

طلب اے غار فان نیکو کار

طرب اے عاشقان شیرین کار

در جہاں شاہدے و ما فارغ در قدح جرعه و ما ہشیار
بعد ازین دست ما و دامن دوست بعد ازین گوش ما و حلقہ یار

درین دار فانی از طلب باز ماندن و خود را سیرداشتن از برکات کثیرہ و دولت ہائے جسمہ
محروم ساختن است۔ شخصی استاد ابوالقاسم قشیری را پس از وفات بخواب دید کہ بسیار
بیقراری می کرد و می گریست۔ گفت اے استاد چہ بودہ است مگر بہ دنیا باز آمدنت می باید۔ گفت
آرے وے نہ بر اے آنکہ مجلس گویم بلکہ از بہر آنکہ میان بر بندم و عصا بر کف گیرم و ہر روز بیک
یک در شوم و عصا بر در زخم و گویم کہ نکند کہ نمی دانید کہ از گہ بازی مانید۔ قطع
صاحب خانہ را دہم آواز
کزییہ ہیج ماندہ از ہمہ باز
عمر بگذشت در پریشانی
بسنگ کز چہ باز میسانی

این حکایت پایانی نہ دارد و تفصیل آنرا بر وقت دیگر موقوف داشت۔ دیگر چنانکہ سلوک
و تسلیم در طرق مشائخ دیگر بہ ریاضات و مجاہدات است درین طریق عالی بہ متابعت صاحب
شرعیست علی صاحبہا الصلوٰۃ و التحیۃ و محبت شیخ مقتدا بہ این قلاب محبت مرید مستعد منجذب
گشتہ ساعت فساعت قطع مفاہم این راہ می نماید و در ہر آنے برنگ پیر کامل می بر آید تا کہ امام
صاحب دولت را بہ این نعمت عالی بنوازند۔

بہ فنا رخاں مرحوم در آن کہ طلب این راہ از شرائط عمدہ سلوک
مکتوب چہل و چہارم کہ منابط کار بر آن است و فقرہ چند در مداحی حضرات خواہاے
نقشبندیہ قدس اللہ سرار ہم۔

حامداً للہ العظیم و مصلیاً علی رسولہ الکریم الوالہ الجسیم۔ حضرت حق سبحانہ
و تعالیٰ از دنا سب تعلقات و از کشاکش اغیار رہائی تمام بخشیدہ بحسب ذاتیہ و الوار مقدسہ
آن مرتبہ علیار ممتاز گردانند۔ مراسلہ شریفہ کہ از راہ مہربانی دخل و شوق ارسال داشتہ بودند
رسیدہ مشرف گردانید۔ چون مبنی از حرارت طلب و در دین راہ بود مشعر از فرط اشتیاق و
بیقراری فرحتار رسانید ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔ واقعہ روشن کہ
دیدہ اید و بزنگاشتم بسیار عالی است و بشر قبولیت عزیزان کہ فی الحقیقت قبولیت اوست

سبحانه و تعالیٰ امید داریم کہ این ہمہ شوق و این واقعہ مثمر برکات گردد۔ و نیز امید بہت کہ این ہمہ بے قراری و تعطش و محبت بفقراء و طلب این راہ روز بروز افزون تر گردد۔ و نتیجہ آن کہ فتانی الشیخ است و آن سبب فتانی اللہ بہ سہولت حاصل آید و بتاخیر نہ کشد۔ امروز کہ آوان حضرت است و اسباب جمعیت ہمہ میسر گنجایش تسولیت و تاخیر نیست۔ بہترین اوقات را کہ زمان عافیت است در بہترین اعمال کہ دوام ذکر است تعالیٰ صرت باید نمود فقیر و ارای اللہ شنیدہ باشید و بلکہ المسوفون گوش شدہ باشند درین جزو زمان حصول این دولت کبریٰ العین نعمت عظمیٰ معرفت الہی غرضانہ بہ این سہولت و بہ این سرعت و البستہ بتوجہ و اخلاص بہ این طبقہ و علیہ نقشبندیہ است بریاضات و مجاہدات شاقہ آن میسر نہ گردد کہ بیک صحبت ایشان حصول یا بدچہ درین طریق اندراج نہایت در بدایت است در اول صحبت آن می بخشند کہ منتہیان را در نہایت بدست می آید۔ طریق این بزرگواران طریق اصحاب کرام است کہ ایشان را در اول صحبت خیر البشر علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات آن کمالات میسر می شد کہ اولیاء امت را در نہایت شاید میسر شود۔ اما این معنی بطریق اندراج است و نیز در صحبت این اکابر داز برکات توجہ شان دل را آن قدر برودت از ماسوی و استغراق در مشاہدہ و حضور حاصل می شود کہ اگر عمرے در اخطار ماسوی نماید ہرگز خطرہ غیر بدل نہ گزرد و فعلیکم بمحبۃ ہؤلاء الاکابر۔ بخاطر بہت کہ یکے از یاران مخصوص را نزد شما فرستادہ شود تا از ادضیع این طریقہ آگاہ می کردہ باشد و ترقی باطن از توجہات مامول بود۔ والسلام اولاً و آخراً۔ ختم حضرات خواجہا قدس اللہ تعالیٰ امرارہم باجمعی از اہل دل و صفا باطن برائے خیریت و حصول مقاصد دین و دنیاے شما نمودہ شد انشاء اللہ العزیز موثر گردد۔

مکتوب چہل و پنجم بحافظ عبدالغفریہ لاہوری در جواب تشکیک کہ بر بیت مولوی جامی قدس سرہ ایراد نمودہ بود و تاویل کریمہ کذالک اکتک ایاتنا فتسیبہما اللہ۔
الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سید المرسلین محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ سلام عافیت انجام با فراوان شوق بہ کمالات دستگاہ اخوی اغزی حافظ عبدالغفریہ لاہوری رسیدہ باد۔ استفسار از معنی بیت مولوی جامی قدس سرہ نمودہ بودند و شبہہ برال ایراد کردہ۔

آنچه بخاطر فائز رسید در حل آن تحریری آورد. نوشته بودند که غزیرے گفته ہے
 بنشینم و با غم تو بسازم پنهان ز تو با تو عشق سازم
 اگر بر مجاز این بیت را فردا آریم درست می شود. اما در حقیقت این قسم سخنان مجوز نیست
 چه هیچ چیز از سبحانہ پنهان نیست. معلوم شریف آن برادر گرامی باد که اگر در شعر به طریق
 اخبار واقع می شد یعنی پنهان با تو عشق یا خسته ام مثبته شما بر محل می افتاد. چه اخبار
 از خلافت واقع و امر محال می شد. اما درین بیت ظاہر آن است که بطریق انشاء و تمنا
 گفته و آرزو می خود را و امانوده هر چند تمنا می او محال باشد چه تمنا می محال محال نیست
 راه عشق و راه عقل است بلکه در میان آنها تضاد است. عاشق آرزو طلب دارد
 که هرگز شدنی نیست

با سر زلف تو مارا بر سودانی هست وصل هر چند محال است تمنا می هست
 لهذا اورا نسبت به جنون می کنند و این از هنرهای ادست در عشق چنین بود عجیبها باشد
 بسا است که در عشق عین معشوق شدن را خواهد. و باعث این تمنا آن است که می خواهم
 غم از دهر گز زایل نه شود و معشوق چون افراط غم و محنت عاشق را داند کجیل که رحم فرموده
 اورا بوصل خود خواند و ازین گرداب غم بر آورد. و مقصود عاشق که مجرد غم بود فوت شود.
 و نیز می تواند که مراد قائل آن باشد که هر چند تو سرد آشکارا مرا می دانی. اما با تو معامله
 می نمایم که اگر تو نمی دانستی آن معاملات را بجای می آوردم پس مراد از پنهان پنهان حکمی
 است نه حقیقی. و آن معامله کنایت از بے طاقتیهای عشق باشد و گستاخیهای عاشق بود
 چنانچه در کلام مجید آمده وَ كَذَلِكَ اَتَتْكَ اٰیٰتُنَا فَنَسِيَّتْهَا وَ كَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى
 فَانَ النّٰسِيَّانَ مِنْهُ سَبْحَانَهُ عَالُوْا وَ مَا كَانَ رَبُّكَ لِنَسِيٍّ فَا لِمَرَادٍ يَعَا صِلْ بِكَ
 معامله الناسى لشخص على ما قالوا. والسلام

مکتوب چهل و هشتم به صوفی محمود کشمیری که از عاشقان یکتا از اجازت مطلقه تعلیم طریقه.
 سبحانہ و تعالی حامداً و مصلیاً. حقیقت انبیاہ اخوی
 اغوی شیخ محمود در مدارج قریب الہی غر شانہ مترقی باشند. مراسلہ شریفہ شما مکرر

ی رسد چون کسی روانه آن جانب نمی شود توقف واقع می شود معذور دارند. از سرگرمی حلقه یاران و تقیدشان و متاثر شدن طالبان نوشته بودند به وضوح انجا میداللهم کثر اخواننا فی الدین و تقبّلنا و ایاهم علی متابعة سید المرسلین علیه و علی اله و علیهم و علی ال کل من الصلوات و التسلیمات اتمها و اکملها چون عدد و صد که به آن مامور بودند به اتمام رسیده است و مردم دیگر از رجال و نسا طلب طریق می نمایند بعد استخاره هر که طلب نماید به او ذکر می گفته باشند در حدیث آمده است علی مصدرها الصلوة و السلام ماخاب من استخار یعنی زیان کار نه شد کسی که استخاره کند زیاده چه نویسد از طلب و اخلاص برادر دینی سید خان نوشته بودند اللہ تعالی ثمرات بران مرتب سازد و السلام.

مکتوب چهل و هفتم به سیادت پناه میر محمد اسحاق المعروف به مکرم جان در جواب اسوله اد
و حل شبهات که بر کلام امام ربانی مجدد الف ثانی نورنا اللہ تعالی با سر راه
ایراد نموده بود و بر حدیث نفیس که آمده است لیس یتحسروا اهل الجنة الم

المحمد لله اولاً و آخراً و السلام علی رسولہ محمد و آلہ دائماً و سرمداً. اللهم ارنا الحق حقاً و ارزقنا اتباعه و ارزقنا الباطل باطلاً و ارزقنا اجتنابه. اما بعد سیادت مرتب برادر دینی میر محمد اسحاق اسوله چند اظهار الحق از حضرت قبله دین و دنیا سلمه اللہ تعالی نموده آن حضرت اشاره به این کمترین کرده امر بتحریر اجوبه آن فرموده امثالاً لأمرة العالی می نویسد واللہ سبحانہ هو الموفق سوال آنکه در عبارت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در بیان تجلی ذات واقع شده و ان الذات اذا تجلی لا استتار له و اتفق العلماء علی ان رویتہ اللہ فی الآخرة تكون علی تفاوت المراتب فلیبعض علی الدوام و للآخرین موقتاً علی تفاوت درجاتهم فحينئذ یتحقق الاستتار مع ان نشأة الآخرة اقوی من هذه النشأة و الرویة اقوی من التجلی فما وجه التوفیق جواب. اولاً آنکه در عبارت آنحضرت و متفق علیه علماء ربیع تدافع نیست تا محتاج بتوفیق شویم یکے از جای ناشی است و دیگرے از مقام کلام آنحضرت در تجلی است و آن از احوال باطن است که دوام آن ممکن بل واقع است. و سخن علماء در رویت است و آن از احوال ظاهری است و به تعلق دارد

کہ دوام آن متعسر و فرق در معاملات ظاہر و باطن نزد سالکان این راہ از مقدمات مسلمہ است
 بل از امور ضروریہ۔ اگر گویند کہ در عبارات صوفیہ کلام ظاہر بر عالم خلق اطلاق می نمایند و باطن
 عالم امر را گویند۔ اگر مراد از ظاہر و باطن درین مکتوب همین معنی است پس تجلی ذاتی را از معاملات
 باطن گفتن معنی نہ دارد چہ این تجلی نزد آنحضرت نصیب عالم خلق است بلکہ بہ جزوار صنی تعلق دارد
 و اگر مراد از ظاہر و باطن غیر این معنی است فلا بد لہ من بیانہ ادلاً حتی تکلم علیہ۔ ثانیاً
 جواب گویم کہ آن حضرت قدس سرہ در مکتوبات جلد ثانی تصریح نموده اند کہ ہر یک از لطائف امر
 و خلق را صورتیست و حقیقی است و احکام ہر یک از دیگرے جداست و مراد درین مکتوب از ظاہر
 صورت خلق است کہ مرئی و محسوس است و از باطن حقیقت عالم خلق کہ عروج و نزول و تجلی و مشاہد
 بدان متعلق است فافہم فانه یتفعل فی کثیر من المواضع۔ اگر گویند چون تجلی ذاتی دائمی
 باشد و رویت اخروی موقت لازم می آید کہ مشہود این نشاء اکمل باشد از مشہود نشاء
 اخروی و ہو مخالف اجماع الصوفیہ و العلماء جواب رویت بر تجلی نصیبت کہ میر من
 است نزد خاص و عام۔ و نیز انتقائے این تجلی دائمی در ان نشاء معلوم نیست بل محتمل کہ با وجود
 رویت اخروی موقت تجلی ذاتی بر دوام باشد۔ و ثانیاً در جواب اصل سوال آنکہ تجلی کہ آن
 حضرت از دوام آن خبر داده اند مراد از ذات آنجا از ذات بحت کہ معرا از نسب اعتبارات است
 علی ما نقلتم فی ماسیاتی من عبادتہ الشریفہ و مربی در آخرت ذات مستجمع صفات است
 علی ما ذکرہ قدس سرہ کہ مبنی کہ مربی در آخرت ذات مستجمع صفات خواهد بود نہ ذات محرا
 از اسماء و صفات کہ آن مجرد اعتبار است زیرا کہ ذات را از صفات ہرگز بجز نیست و صفات
 از ذات ہرگز منفک نیستند بجز بہ آن اعتبار گویند کہ عارف کامل را چون گرفتاری ذات تعالی
 استیلا می نماید ملاحظہ اسماء و صفات از نظر ادسا قومی گردد و غیر از ذات تعالی هیچ مشہود او
 نمی نماید۔ پس بجز ذات تعالی و تقدس از صفات باعتبار نظر عارف گشت نہ بہ اعتبار خارج و
 نفس الامر۔ فاندفع توہم المنافات۔ اگر گویند ان الامر کما قودتم وسلمنا ان بعض
 الصفات مرئیة کما فی الشاہد لکن هل یمکن رؤیة جمیع الصفات۔ گویم علت
 جواز رویت وجود است فیجوز ہر گاہ ذات کہ در بے پونی از صفات بہراتب فائق است مرئی شود

صفات چرامری نه شود۔ سوال دوم آنکہ در مکتوب ہفتاد و ششم از مکاتیب جلد ثالث واقع
 شدہ ما حاصلہ کہ تجلی ذات بے ملاحظہ شیون و اعتبارات ہست و مجرد از اسما و صفات
 و آن منافی ہست مرتقین مکتوب صدم را از ہمان مجلد کہ چون آن اسم الہی غرضانہ اعتباری
 از اعتبارات ذات تعالیٰ ناچار متعلق رویت ہر شخص ہمان اعتبار ذاتی خواہد بود کہ رب الشخص ہست
 جواب منشاء این سوال ہم در رنگ سوال سابق عدم تفرقہ ہست در تجلی در رویت و قیاس است
 احکام یکے را بر دیگرے و ہو کما تری مخالف للواقع والاصطلاح و تفصیل الفرق بینہما
 ان التجلی وان کان ذاتاً یقتضی نحواً من الظلیۃ و مجرد الذات عن صفاتہ فی مراتب
 الظلال و مدارج المثال جائز بل واقع کما ان تعقل الکلی مجرداً عن تشخصاتہ فی
 وجودہ الذہنی الظلی واقع بخلاف الرودیۃ فانہما فی الخارج والمظہور ہنا ظہور
 اصلی بلا شائبہ ظلیۃ و من المحال انفکاک الذات عن الصفات فی الخارج کما فی
 ذلک الکلی ایضاً فانہ اذا وجد فی الخارج لا بد ان یکون مشخصاً موصوفاً با
 الصفات۔ سوال سوم آنکہ از عبارت مکتوب صدم از جلد ثالث کہ بالاندکورشہ استفاد می شود
 انحصار رویت اخروی در اعتبارات و عبارت مکتوب ہفتاد و ششم مہرچ ہست باین کہ مرتبہ ذات
 و راس اعتبارات ہست کما مر فی لزوم ان لا یکون الذات مرئياً فی الجنۃ لان رودیۃ
 الاعتبار لیس رودیۃ الذات و هو مخالف لمذہب اهل الحق۔ جواب معنی آن عبارت
 آن ہست الشہ سجانہ اعلم کہ متعلق رویت ہر شخص ذات با جمیع اعتبارات نیست کہ ذات ما خود
 با بعضی اعتبارات ہست کہ مناسب استعداد ہر شخص ہست و رب دوست و مبداء القین او نہ آنکہ
 اعتبار محض منفک از ذات مرئی خواہد شد۔ ہر گاہ در وجود آن سخن باشد برویت خود چہ رسد
 اگر گویند ہر گاہ ذات ما خود بہ اعتبار مرئی گشت اعتبار نیز مرئی گشت۔ گویم ذات باعتبار
 مرئی شدن دیگر ہست و ذات ما خود بہ اعتبار مرئی گشتن دیگر۔ زید اعلمی ما خود بہ صفت علمی در خارج
 مرئی ہست نہ علمی او۔ زیرا کہ القیات بہ علمی در خارج ہست۔ ازین معنی لازم آمد کہ علمی در خارج باشد
 اما وجود خارجی علمی را ثابت نمی شود۔ اگر وجود علمی در خارج می بود موجود خارجی می گشت۔ فان
 الموجود خارجی ما یکون الخارج ظرفاً لوجودہ لا لنفسہ و لیس فلیس۔ اگر گویند

ذات ماخوذ به اعتبارات اگر مری شود آیا این اعتبارات حجاب ذات می تواند شد یا نه اگر حجاب
 باشند یلزم مخالفة منطوق الحدیث و قد افقوا اهل السنة گویم در روایت
 خارجی اعتبارات حجاب ذات نمی تواند شد کما فی الشاهد بخلاف در تجلیات که متعلق بباطن است
 و بشهود و ملاحظه مربوط آنجا حجاب می شوند سوال چهارم آنکه در نسبت زوال عین و اثر که مقتضی
 اتفارسالک است کلیتہ بحیث لا یبقی منه اسم و رسم و عدم نیز درین مقام در رنگ
 وجود و توابع وجود رخت به سفر می کشد باید که تفاضل اقدام سالکان مفقود باشد (لأن
 التفاضل یقتضی بقیة الوجود فی المفضول فینا فی زوالهما جواب اگر این نسبت
 مخصوص به محمدی المشرب نسبت پس رواست که بعضی به این نسبت متحقق باشد و بعضی دیگر ازین نسبت
 محروم ماند و هر که جمیع لطائف ادیا اکثر آن به این نسبت متحقق شود افضل باشد از کسی که اقل لطائف
 او به این دولت مشرب گشته باشد و اگر مخصوص به محمدی المشرب است اصالة و تبعیة او دیگر را
 ممکن پس فرق اصالة و تبعیة باقی است و حل این شبه آن است که این زوال شهودی است نه
 نه وجودی علی ما حقق امام الربانی الاخر - و لفیض سالک درین مقام معنی است مجهول کیفیة
 که باطن او را برین شهود آورده است - تراید و تناقص درین معنی ممکن بل واقع است سوال پنجم
 آنکه در حدیث نبوی علی مصدرها الصلوة والسلام والتحیة آمده است لیس یتخسرو اهل الجنة
 الا علی ساعة مروت بهم لم ینکروا الله تعالی فیها - حصول حسرت که قسمی است از الممنانی
 است مردن در جنّت را چه هشت سراسر محل عیش و سرور است - جواب شرح حدیث این حسرت را
 مخصوص بزمان اقامت شان در عرصات داشته اند چه در حدیث اهل الجنة آمده است نه
 فی الجنة و در حدیث دیگر که کانت علیهم قرّة يوم القيامة واقع شده است نیز مؤید
 این توجیه است .

به نجابت دستگاه خواجہ عبد الاخر کابلی در بیان محبت ذاتیه که در ان
 مکتوب چهل و هشتم موطن ایلام محبوب نسبت به العام او زیاده تر لذت بخش است
 اللہ تعالی از آنچه نباید و نشاید محفوظ دارد و در محبت ذاتی خود ترقیات بسیار کرده است
 فرماید - علامت تحقق به این محبت ذاتی استوائ العام و ایلام محبوب است نسبت به محب

بلکہ در بعض اقسام این محبت ازدیاد لذت است در ایلام از انعام اود چه در انعام مراد نفس با مراد محبوب ملحوظ است و در ایلام خالص مراد محبوب است و خلاف نفس۔ اللہ تعالیٰ باین کمال برساند۔ دیگر از احوال نولسیال باشند و السلام والا کرام۔

بہ جان محمد و شاہ محمد سلطان پوری در شرح احوال شاہ محمد و ماینا سبہ۔
مکتوب چہل و نہم الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ مکتوب مرغوب

برادر گرامی رسیدہ خوش وقت ساخت و ہدایہ مرسلہ نیز رسیدہ محبت شما کافی است و آنچه میان شاہ محمد در احوال خود نوشتہ اند کہ روزے بعد از نماز مغرب حالتے رود ادا کہ خود را آن قدر طولانی یافت کہ تمام عالم را احاطہ کردہ است بسیار نیک است۔ بالیدہ دیدن خود را از جامعیت استعداد خبر می دہد و کتمیل کہ اشارہ بہ بقا باشد و آنچه نوشتہ اند کہ من بعد خود را خالی می بیند و بکار و وجد و شوق کہ اول بود الحال پیچ نمی نیاید۔ بدانند کہ بعد فتار این اشیاء و بزوال می آرد و معاملہ بکیرت می کشد و خود را کالعوام افسردہ و خالی از ذوق و شوق می فہم۔ منقول است کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بر قاری گذشت کہ قرآن می خواند و می گریست فرمود ہکذا کتنا نفعل و لکن قست قلوبنا این از قبیل مدح بہا لیشبہ الذم است بلکہ باید کہ ذکر قلبی ہم برود مگر بیگفت۔ و انخوی میان جان محمد در احوال خود تفصیل نہ نوشتہ اند بہر حال بہ امور مامور سرگرم باشند۔ و السلام۔

بہ حقائق و معارف آگاہ و ولایت و کمالت و سنگاہ جناب خواجہ عبدالصمد کابلی
مکتوب پنجاہم در ترغیب بہ زیارت روضہ منورہ جدیدہ و انظار الزوار و برکات آن و یافتن خود را واسطہ افاضہ برکات را با بشارتے در بارہ خویش۔

الحمد للہ و الصلوٰۃ علی بنینا و آلہ۔ منی دانند کہ برکات و فیوض روضہ مقدسہ جدیدہ را چہ سان بسیم غزیران سازند و چگونه مشتاقان را بزیارت بقعہ کریمہ تحریر نمایند۔ امروز ترتیب طالبان و ترقیات آہنادر رنگ توہجات حضور تصور نمایند و متمسکان مدارج سفلی را بہ برکت آن الزوار از واصلان معارج علیار شمرند۔ در ایام حیات آن قبلہ ابرار از زبان گہراستان شنیدہ بود کہ می فرمودند از ان ایام کہ مادرین منازل جدیدہ اقامت و زید ایم

محسوس می گردد که برکات آن منازل قدیمه والزار مسجد کلان بل فیوض روضه منوره گویا
همه از اینجا منتقل گشته درین بقعات نزول کرده است۔ روزی این حقیر بر مرقد متبرک
مراقب بود که مشهود گردید که افواج کثیره از جنود الہی غر شانہ از ہر قسم حاضرند و آن حضرت
کاغذ ہائے برات طور نوشتہ بہ آنہا می دہند و واسطہ در میان آن حضرت و این جماعت
این حقیر است۔ درین اثنا بخاطر رسید کہ برائے خود نیز چیزے عرض نمایم درین باب متضرع گشتم
این آیت القامودند و قہم و بہم عذاب المجیم فضلاً و السلام

بہ شرافت پناہ خواجہ عبدالآخر کابلی۔ در فصاح و مواظظ۔

مکتوب پنجاہ و یکم

الحمد لله وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اللہ تعالیٰ
از انجہ نباید و نشاید محفوظ داشتہ بہ مراتب بلند و مقاصد ارجمند رساناد۔ و مکتوب شریف
رسیدہ از راہ بعد راہ گاہے در جواب مکاتیب تعصیرے واقع می شود معذور دارند۔
اوقات گرامی را بہ وظائف طاعات مہمور دارند و احوال آخرت را پیوستہ در نظر دارند و
گاہے زیارت روضہ منورہ را ملحوظ اصلی داشتہ احرام آن بہ بندند و السلام علی من اتبع الهدی
بہ حاجی محمد معقول در طلب عافیت از حضرت وہاب تعالیٰ و تقدس
مکتوب پنجاہ و دوم

و غیر ذالک ما یناسب۔

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات بہ جناب سعادت و توفیق نشان می رساند کہ
احوال اینجانبے بعنایت الہی غر شانہ موجب شکر است خیریت دوستان مامول است۔
لا تعدل بالاعافیۃ شیئاً ما سأل عبد شیئاً احب الی اللہ سبحانہ من
الاعافیۃ۔ اللهم اننا نسئلك العفو والاعافیۃ والمعافاة فی الدنیا والاخرۃ
صلاح آثار تقوی شعار سیادت پناہ میر حیدر از دوستان مخصوص حضرت ایشانند انجا
می رسند کرے دہر یانے در باب مشار الیہ متوقع است۔ و السلام۔

بہ خاک پایے درویشان این علیا بارگاہ محمد ہادی زید توفیقہ
مکتوب پنجاہ و سوم

در بعض خصائل آن حضرت و اصحاب کرام آن آفتاب مرتبت
علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و السلام و التحیۃ و شہادہ احوال مخصوصہ حضرت مجدد الف ثانی و حضرت پیر و متکبر

و برادر بزرگ ایشان و بر خه از کمالات اکابر متقدمین۔

حامداً لله سبحانه و مصلیاً علی رسولہ محمد و آلہ و صحبہ و تابعیہ
 اجمعین حضرت ایشان مارضی اللہ تعالیٰ عنہ می فرمودند کہ در اواخر از جای طبقات
 اسلامی بخدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ رسیدہ بود۔ اکثرے آن را مطالعه
 می نمود۔ چون در آن کتاب شریف درجہ اعلیٰ از اکابر متقدمین است و سلوک اطوار عجیبہ
 آنجا کہ مقامات عشرہ را بہ نہایت رسانیدہ اند بخاطر مبارک رسیدہ باشد کہ این مقامات
 بہ این کمال در خود مطالعه نمایم۔ آخر الامر از جانب حق سبحانہ ملہم شدند کہ این جماعہ اکابر
 از کمال جہد و ریاضات صورت قلبی قالب ایشان را این مقامات حاصل است و ترا
 از کمال متابعت سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم صورت حقیقت قلب ترا این
 مقامات حاصل است و از صورت تا حقیقت فرق بسیار است۔ و حضرت ایشان مارا و
 و برادر بزرگ ایشان را قدس اسرار ہما درین لیشارت علیا با خود شریک یافتند و در حضرت
 پیغمبر و اصحاب ایشان علیہ و علیہم الصلوٰۃ و السلام حقیقت و صورت قلبی قالب را این مقامات
 بوجہ اتم حاصل است۔ حضرت پیر دستگیر مارا قدسنا اللہ لسرہ الاقدس۔ در اثنای سلوک و ذی
 بخاطر عاظر آن حضرت رسید کہ تفکر نمایم آیا با وجود قطع تعلقات حسّ و عملاً از ساحت باطن ظاہر
 با هیچ یک ازین امور مشتملہ مبتلی ہست یا نہ۔ ہر چند اندیشیدیم هیچ امر از خانہ و فرزند و غیرہ خاطر
 میلان نہ دیدیم الا بیک بیاضی کہ در آن معارف بسیار مسموعہ از حضرت مجدد الف ثانی مثبت
 ساختہ بودم و منقول گشتند بہ آن مجمل میلانے یافتیم۔ غم نمودم کہ آن را پارہ پارہ سازم برآمد
 و ہر چہ جستجو نمودم این بیاض را نیافتم۔ بعد کین در آن بیاض یافتہ شد و موافق این نقل است
 کہ آنچہ از حضرت مجدد الف ثانی مرویست کہ در وقت تلاوت قرآن مجید چون بہ این آیت
 رسیدند قل ان کان ابناءکم و ابناؤکم الایہ متفکر شدند کہ آیا محبت اینہا را بمحبت
 حضرت قدس چہ نسبت است۔ در جنب حضرت حق سبحانہ و محبت رسول او علیہ الصلوٰۃ و السلام
 محبت این امور را ہرگز مرغوب نیافتم و اسلام حضرت ایشان مای فرمودند کہ مراد را دائل
 حال نمودہ بودند کہ حضرت رسالت خاتمیت علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات مشتمل بنور

صرف بغیر صورت مبارک انسانی در غایت عظمت و ابهت چنانچه مشایخ اعتبار نموده اند ظاهر شدند و الطاف بے نهایت نموده بعضی اعضاے مرابوسه می دهند. بعد تمامی کار معلوم شد که همان قدر از اصالت و محبوبیت ذاتیه بهره ور است. حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنہ می فرمودند که من در او اہل اکثر می دیدم کہ وضو می کنم و ہمین قدر آب یافتم کہ اکثر اعضاے من شستہ شد و بعضی ماندہ و همان بعضی معین در ہر وضو ناشستہ می ماند. آخر کار معلوم گشت کہ از اصالت و محبوبیت ذاتیه ہمان اعضا کہ مغسول می شد بهره ور است نعم السلف و نعم الخلف الحمد لله تعالیٰ والسلام علی رسول اللہ تعالیٰ و علی آلہ و من تبعہ.

بہ حاجی محمد معقول در تبیین کمالات میر سید جعفر کہ از مخصوصان حضرت ایشان است یعنی حضرت مروج الشریعہ و ماینا سبکہ.

مکتوب پنجاہ و چہارم

بعد الحمد و الصلوٰۃ و ارسال التحیات برادر گرامی می رساند. حقائق آگاہ میر سید جعفر کہ از اصحاب ذوی الاختصاص حضرت ایشان است قدسنا اللہ سبحانہ بسترہ الاقدس و با این فقر نشست و برخاست بسیار کردہ و فوائد کثیرہ نصیب روزگار او شدہ الحال متوجہ وطن مالوت است بنا علیہ ابلاغ نمودہ آید. اگر بخرج راہ از خود دیا از یارے دیگر امدادے نمایند بسیار بر محل است. دیگر ما متوجہ این سفر ایم شمارا بخدا سپردیم جل شانہ و عم احسانہ. والسلام.

مکتوب پنجاہ و پنجم

بہ صوفی محمود کشمیری در نصیحت. محمدؐ و نصلی و نسلم. اللہ تعالیٰ بہ صحت و جمعیت داشتہ سرگرم یاد خود دارد. مکتوب مرغوب رسیدہ سبب مسرت گردید. می باید کہ ہمین بمنظار احوال خیر آل خود می نوشتہ باشد. اوقات را مہر و طاعت و عبادت و ذکر و فکر دارند و در اتباع سنت سننہ مستحکم ہوتند کہ نتیجہ نتایج حسنہ است و رشد و ترقی بآن مربوط خیر الکلام ماقول و ذل و اسلام علیکم و علی سائر من اتبع الهدی و التزم متابعتہ المصطفیٰ علیہ الصلوٰت العلی.

بہ ارشاد پناہی معارف و ہدایت دستگاہی جناب خواجہ محمد حنیف کابلی قدس سرہ در بیان سرے از اسرار حضرت مجدد الف ثانی رضی

مکتوب پنجاہ و ششم

اللہ تعالیٰ عنہ.

الحمد لله والصلوات علی اعباده الذین اصطفیٰ کتابتہاے گرامی رسیدہ مشرف ساخت
 و شوق دریافت صحبت و انتظار مواصلت را کہ از حد افزون بود بہ الیاس احدی الرا حنین مبدل
 گردانید۔ آنچه در باب شیخ علیم و یار دیگر اشارہ نموده بودند پیچ مفہوم نہ شد۔ تفصیل آن منتظریم
 بحسبکم اللہ سبحانہ و ایتانہ ع از ہر چہ می رود سخن دوست خوش تر است۔ از زبان گھر
 نشان قبلہ در ویشان حضرت ایشان مسموع گردیدہ کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در ایام عروج
 یہ بسط و شوق می گذرانیدند و در مدت نزول مقبوض می بودند۔ روزے در خلوتی کہ مادر برادر
 بزرگ مادر خدمت عالی بودیم فرمودند کہ در وقت نزول رقتی دگر یہ روداد چنانکہ در عالم
 مجاز در وقت رخصت از سلطان محبوب بے طاقتی دگر یہ روداد و از ان طرف نیز امرے کہ
 شایان آن جناب مقدس باشد معلوم شد ہر چند اطلاق رقت نیامدہ است۔ اما لوازم حمت
 ثابت است۔ در ان وقت در عین حضور اشکها از چشم من جاری شد۔ خطاب کردند کہ بخاطر من
 رسید کہ اگر شامی بودید آن آب چشم را بزبان می لیسید کہ امر عجیب بود۔ حضرت ایشان فرمود
 کہ در وقت نقل این حکایت از مذکران وقت باز از چشمہاے مبارک آن حضرت قدس سرہ
 اشک روان شد ہمان اشارت کردند ما آن را برداشتہ لیسیدیم و امید داری برکت حاصل شد
 ایام ہدایت ممد و دباد۔ والسلام اولاً و آخراً۔ سعادت مند میر عبد اللہ بکمال برسد۔ فقیر
 اور اسلام می رساند۔

مکتوب پنجاہ و ہفتم بہ سیادت پناہ سید ابوالمعالی اودلیہ کہ از فدویان یکتا است در
 در تعیش طلب مطلوب حقیقی کہ حصول آن بے درد داندوہ میسر نیست۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعد الحمد والصلوة و ارسال التحیات بہ آن عزیز روزگاری
 رساند۔ اگر کتاب مکتوبی از عزیزے بہ این مسکین میجوری رسید و از دیگر دوست غرامی
 و در دین راہ خالی می باشد و در نظر فقرت زیبا نمی در آید ہر ذائقہ شوق بے مزہ می افتد
 راہ دیوانگان این راہ جدا افتادہ است و مشرب شان علیحدہ۔ خوش گفت۔ مشرب ما
 خاندردہ شان جدا افتادہ۔ باخانہ ویران ساختن فکر بیابان داشتن۔ سوز و گدازے کہ
 سبب خزن دیگران است باعث فرحت اینہا گردیدہ و در دوا ندوہ موجب حیوۃ شان

آئدہ - بیت

متلع کزین رہ گزرنی برند
شاعرے موافق بے قراران این راہ گفتہ - سہ

شیے دارم بحال بے نوا یان
بد امان قیامت بستہ دامن

یقین شناس کہ ہیچ چیز درین راہ مٹرا زانودہ نیست من یرد الله خیراً یجعل
فی قلبہ نائحة وودد لو ان محزوماً یبکی فی امتہ لرحم الله تلك الامّة
ببکائہ فوالہموم عقوبات الذنوب وکفّاساتها والله تعالیٰ یحب کلّ
قلب حزين اذّاه - ودر صفت خواجہ کائنات علیہ وعلیٰ آلہ فضل الصلوات واکمل
التسلیمات - معروف است کہ کان دائم الحزن متواصل الفکر - نوری رحمۃ اللہ
علیہ گوید - در ہمسائیگی من بد بینے بود از دنیا برفت و من بر جنازہ او ز فتم بخوابیدم
کہ اگر نجات خواہی بر سر تربت او رو - از مردم احوال او پرسیدم - گفتند - بوقت مرگ
دید ہاش در اشک غرق بود و می گفت یا من لہ الدنیا والآخرۃ ارحم علی من
لیس لہ الدنیا والآخرۃ ع اے شادی آن دل کہ دران دل غم لست - حضرت
قطب العرفاء خواجہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند سبائی

باز در بساز چون دوائے تو منم
گر بر سر کوئے عشق مالکشہ شوی
در کس منگر چو آشنائے تو منم
شکرانہ بدہ کہ خونہائے تو منم

این درد را پایا نے نیست و این قصہ را انجامے نہ - بشد سبحانہ الحمد کہ فقرائے این نواحی
غیر از یک طرف نگرانی نیست و با وجود گرفتاری ہائے صوری فی الحقیقت یک گرفتاری است
ہر چند ازان بے نشان ہیچ نشانے بدست نیست تمامی کار و بار اینجا سوز و گداز است
و ہنگی ماند و بود این مقام درد و انتظار در دے بہت نہان و سوز نیست بے نالش دے
پایان - ع کہ می سوزد در دن چون شمع و پیراہن نمی سوزد - خداوند این آوارہ مجبور
را تا محبوس این محنت آباد داری بہ این درد دار و الامدار خوش گفت - کن
بلا تکن - قطعہ

دران زمان کہ بمیرم در آرزوی تو باشم بدین امید دہم جان کہ خاک کوئے تو باشم
 بصر روز قیامت چو سر ز خاک بر آرم بہ گفتگوئے تو خیزم بہ جستجوئے تو باشم
 چون رخت این بیچارہ مشتاق را خواہی کہ بخود کشی بہ این درد بیری۔ چون این عاصی
 سیاہ کار را فردا در محرکہ خلائی بر انگیزی بہ درد بر انگیزی کہ سرمایہ ہمہ موطن این درد است
 والسلام

مکتوب پنجاہ و ششم بہ میرزا محمد عادل بیگ و سلطان فتح اللہ و میرزا محمد شاہ و میرزا
 محمد یار در شان محبت ذاتیہ و ثمرات آن و دران کہ بزرگان این
 طریقہ علیہ آن قدر اہتمام بحصول این معنی بزرگ و اسرار باطنیہ دارند کہ منامات و واقعات را از حیر
 اعتبار ساقط می انگارند و مایلانم ذلک۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اللہ تعالیٰ برادر گرامی سعادت و
 توفیق آثار ہر یک میرزا محمد عادل بیگ و سلطان فتح اللہ و میرزا محمد شاہ و میرزا محمد یار را
 از دید و دانش ماسوی گذرانیدہ بحسبت ذاتیہ کہ دران موطن ایلام محبوب در رنگ الغام
 اوسبحانہ لذت بخش است بنواز د۔ این زمان از ذات بحت کہ برتر از مقام اسما و صفات
 است و منزہ از شیون و اعتبارات امید حصول نصیبہ بدست آید و وصول بہ آن ذر وہ
 علیا متصور شود۔ حصول این معنی ہر چند درین وقت بلکہ در اکثر اوقات مستبعد است و
 از استعداد بسیارے از سالکان دور۔ اما چون نسبت محبت و فنا فی الشیخ کہ مدار کار
 بر آن است بحضرت زینہار وقت مدظلہ العالی دارید امید واری غظیم حاصل بہت۔ حدیث
 الموعود مع من احب گوش زد شدہ باشد قطوبی لکم۔ اما باید کہ با وجود این محبت در
 متابعت آن حضرت بکوشند و در افعال و عبادات و مراقبات و اقوال و اذکار ایشان
 موافقت نمایند تا این ہمہ معانی نازک از قوۃ بفعل آید و معاملہ از گوش بہ آغوش کشد
 و از تصور بہ تحقیق آید۔ بزرگان این طریقہ علیہ این قدر اہتمام بحصول و تحقیق این معانی
 باطنیہ دارند کہ منامات و واقعات را نیز از حیر اعتبار ساقط می دارند۔ می فرمایند انجہ
 در بیداری حاصل آید از آن دین کس بہت۔

چو غلام آفتابم ہمنہ آفتاب گویم نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم
 و نیز می باید کہ آن برادران دینی پیوستہ در آرزوے و طلب صحبت کثیرا بہجت حضرت ابوالو
 یاسند کہ در صحبت در اندک مدت چیز ہا کجصول می پیوندند کہ در غیبت عشر عشر آن طہنیت
 ہر چند گاہ باشد کہ صورت پیر در غیبت نیز حاضر شود و ترتیب فرماید۔ اما کار صحبت جداست
 خوش گفت۔

گر مصور صورتی آن دل ستا خواهد کشید حیرت دارم کہ نازش را چسا خواهد کشید
 دیگر مدتی است کہ از احوال آن عزیزان اطلاع نہ دارد۔ می باید کہ از احوال خود اکثرے
 می نوشتہ باشد کہ سبب توہمات غائبانہ می گردد۔ والسلام اولاد آخرا فرزند ان جماعۃ
 مستورات دعا ہا خوانند۔

بہ مخدوم زادہ عالی مقدار مورد اسرار والزار خواجہ محمد یارسا
 مکتوب پنجاہ و نہم
 اوصلہ اللہ سبحانہ الی معاملات آباءہ و البقاء علی متابعتہ سید الانبیاء
 علیہ السلام در بعض از مکاشفات حضرت پیر دستگیر خود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت ایشان مارضی اللہ تعالیٰ عنہ می فرمودند کہ چون زیارت حضرت شیخ بوعلی
 قلندر رفتیم تا می رویم مست و پر خمار بہ نظری در آیند گویا خمار شراب خوردہ اند
 و بسیار لبوزش و وجد ظاہری گردند روزے زیارت جد اعظم امام رفیع الدین رفتہ
 بودند بعد از برخاستن فرمودند کہ امام بسیار در غیم و مواید و عیش و عشرت بتقری در آیند
 چون در دنیا بسیار محنت و فقر کشیدہ اند الحال در فواکہ و انہار کا الاحیاء متلذذ اند
 می فرمودند کہ نماز جنازہ بر والدہ خود رحمہما اللہ سبحانہ می خواندم در عین نماز بودم کہ
 ہشتے از زرو نقرہ معلوم شد بخاطر رسید کہ از حضرت والدہ است الحمد للہ علی ذلک
 والصلوۃ علی رسولہ الذی بطفیلم کل ذلک و علی الہ وصحبہ الذین صوحوا
 طریق معرفتہ۔ بعد از موت طہ بر نقش وے رفتہ بودند از حال وے پرسیدہ شد
 فرمودند کہ متوجہ حال وے ماندیم خیریت در وے کمتر یافتہ شد و مثل و کیہ ظاہر شد
 اگر در ان جماعۃ داخل باشد مخرج من النار من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من

الایمان آن ہم معتمد است۔ در آیات کہ ہم را برگشت از مجلس مقدس و حقوق بہ بعضی خا مان
 حاصل گشتہ بود، می فرمودند کہ در روضہ متبرکہ متوجہ آن جماعت گشتیم حضرت مجدد الف ثانی زنی
 اللہ عنہ در کمال غضب ظاہر شدند و آن جماعت را مہمان در سوا و بکمال بے عزتی و مغضوبی
 آوردند۔ آنحضرت فرمودند کہ این جماعت ازمانیستند و ظلمت در انہا مجوس بود و ہم در ان
 ایام چون بزیارت جدا مجد خود حضرت امام رفتہ بودند می فرمودند کہ بہ اہانت تمام در حضور
 امام آن جماعت را آوردند و لغال بر سر ہائے آن کردہ چندان زدند۔ می فرمودند کہ یکبارے
 ماہ مبارک رمضان بہا ملاقات نمودم مثل بصورت زن دراز قد سبز رنگ واللہ تعالی اعلم
 بحقیقۃ الحال۔ درین مرتبہ چون بزیارت خواجہ قطب الدین قدس سرہ تشریف بردند فرمودند
 کہ از بر آمدن دروازہ قلعہ فیروزی کہ از فرار ایشان قریب شش کروہ است خواجہ ملاقات نمود
 بعد از رسیدن بر قبر خود تمام الطاف شدند نسبت شریفہ ایشان را بسیار عالی می فرمودند
 می گفتند دہلی است و وجود شریف ایشان چندین ہزار ادلیار و سلاطین خود را در ایشان
 گم ساختہ اند۔ راقم گوید کہ این آمدن گویا استقبال بودہ۔ چون اعلیٰ بخانہ عالی آید و آن
 عالی در تعظیم او جہد بلیغ نماید۔ می فرمودند کہ در وقت تلاوت قرآن مجید گاہے این کس محض
 نمی ماند گویا متحد بہ قرآن می گردد و ہمان صفت کلام می نماید۔ والسلام۔ چون خیر عم ایشان
 فوت شد بجنازہ او حاضر شدند بلکہ بر قبر دے رفتند فرمودند کہ لورایان چو چراغے برو
 می افروخت۔ و معذالک و حشت شب اول ہم مشہود بود می فرمودند کہ روزے در وضو
 شک داشتیم جماعت مغرب برپا شد خواستم کہ تجدید وضو کنیم۔ بار بخاطر رسید کہ مہمون حدیث
 نفیس است علیٰ مصدرہ السلام والتحیہ کہ چنانچہ حضرت حق سبحانہ دوست می دارد
 کہ عمل کردہ شود بہ غرمت ہمچنان دوست می دارد کہ لعل آوردہ شود در خست شرع را۔
 بہ این نیت بہمان وضو نماز فرض خواندم آن قدر برکات و فیوض در ان نماز ظاہر
 شد کہ در عمر خود کمتر یاد باشد کہ آن قدر مراحم لظہور آمدہ باشد۔ واللہ رب العالمین
 چون ختم دوم در تراویح کہ در عورات می خواندند تمام نمودند فرمودند آن قدر شمول
 عنایات الہی جل شانہ بسبب جمعیت ختم محترم معلوم گردید کہ کسے از حضرات خالی نماند

حتی که دهان تماشایان که بجز دتماشا آمده بودند به آنها رحمت رسید. و همین قسم
یکپای حضرت مجدد الف ثانی هم نموده بودند. والسلام.
مکتوب ششم به شرافت و نجابت دستگاه میر محمد یحیی کابلی در حین احوال او و مرغیب
بر بلندی همت و ادراک صحبت و جواب سوال که نموده اند.

بسم الله الرحمن الرحيم - له الحمد والمنة وعلى رسول وآله الصلوة والتحية حضرت
حق سبحانه و تعالی در مراتب قرب ترقیات دهاد و محبت ذاتیه که هیچ اسم و صفت
در اینجا ملحوظه بود و بواز و علامت این استوائ الغام و ایلام محبوب است نسبت به
صحیفه شریفه رسیده مشرف ساخت. آنچه از سبق باطنی مرقوم ساخته بودند ذوقین گردانید
که چیزها لطیف است. اما همت را بلند دارند و بهر جواز و مویرا کتفات نمایند بلکه خواهان آن
باشند که اصل را در رنگ فل در راه گذارند. از استعداد و محبت شما که نسبت به حضرت
الیشان است حصول این معنی مستعد نیست. امیدوار باشند و در طلب ادراک صحبت
کوشند که مدار کار بر آن است. نوشته بودند که در آیت کریمه فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا
فِي النَّارِ الْآيَةَ. و کذا فی طرف مقابل سخنان علما گفته اند. لکن یرد علی الاستثناء
الاول ما روی عنه علیه وعلى آله الصلوة والسلام وما تكلّموا فی صحته
انه قال علیه وعلى آله الصلوة والسلام سیاتی علی جهنم زمان آه
مخدوم و ما منطوق این حدیث نفیس عدم خلود اهل جهنم در جهنم است و از آیت کریمه همین
معنی مستفاد می گردد. منافات در میان این حدیث و این آیت نیست معلوم نشد
که از کدام راه ایراد نوشته اند. آری بر آیت کریمه و کذا لک برین حدیث اشکال
قوی مخالفت آنها است به آیات قاطعه که تجلید و تائید مینمایند. و اجماع است که
بر خلود کفار در دوزخ واقع است. لهذا علماء و مفسرین در تطبیق آیات توجیهات
دیگر کرده اند که اکثر آنها به نظر شریف در آمده باشد. منها ان المراد من الاستثناء
فی الکرمیتین فساق المومنین فی النار استثناء من الجنة ابتداء یعنی مدّة
مکثهم فی النار. و منها ان المستثنی مدّة اقامة الكل فی الموقف اذ فی البرزخ

ادنی الدنیا۔ ومنها ان المستثنی وقت انتقال اهل النار الى الزمهریر۔ و
 اهل الجنة الى ما هو اعلى من نعيم الجنة حتى ينسوها۔ ومنها ان المعنى الاسو
 كما في قوله له على الفت الالفان۔ يعنى لهم فيها زفير وشهيق۔ وصفا دعوى
 التسخ على ما نقل عن السدى فلعن التسخ يجرى عنده في الاخبار ايضا
 ومنها ان المراد النشاء الله فعل ذلك لكنه لم يفعل كما اخبر سبحانه في
 موضع اخر لم يكن الله ليغفر لهم ولا ليهديهم۔ وفي الآية الثانية
 اخبر عن عدم مشيئته لخروجهم لقوله تعالى عطاء غير مجذوذ۔ ومنها
 التوقف في معناهما والتفولين الى الله سبحانه۔ وحديث كه ان جناب نقل كرده
 اند و همچنین احادیث دیگر که درین باب نقل می کنند مثل ما اخرج اسحاق ابن راهويه
 عن ابی الخیر قال سیاقی علی جهنم یوم لا یبقی فیها احد۔ در روایت دیگر آمده
 است تنبث فی قعرها الجرحه حمل كرده اند علماء مثال این احادیث را بر طبقه خاص
 که برائے فساق مومنین است که بعد بر آمدن شان خالی خواهد ماند و سبز خواهد شد۔ و اگر
 غرض ایشان است که یرد علی توجیهات التي ذكرناها فی الاستثناء الاول
 فعلیکم بتعین تلك التوجیهات وذكرها ثم الايراد علیها وبعد النزول
 سلمنا ان مودی بعض التوجیهات ابیات الخلود فا الحديث وادد علیه
 فنقول بعد التسليم صحة الحديث ان مفاده ظنی لا یشب حکم به عند
 معارضة النصوص القاطعة نعم الايتين الكريميتين يعارض سائر الايات
 وقد ذكرنا توجیهاتهما مفصلاً۔ و آنچه مر قوم نموده اند که یرد علی الاستثناء الثاني
 ما قاله الامام الغزالي انه اذا اكثر ملك المومنین فی الجنة و تجاوز اقامتهم
 عن الحساب اخرجهم الله سبحانه من الجنة و الحقهم بالمجردات الكائنة
 معه سبحانه حيث لا مكان ولا زمان مثال این نقلها شده که در مقابل
 نصوص واقع شود از حیز اعتبار ساقط است مع اقالا نقول بوجود المجردات
 و السلام علی من اتبع الهدی و التزم متابعة المصطفى علیه و علی آله الصلوات البركات العلی

مکتوب شخصیت دیکم بہ حاجی محمد معقول کہ از فدویان عقیدت کیش بوده در اعطائے نسبت عالی و بشارت متعالی مراد را۔

الحمد لله وسلام علی عبادہ الذین اصطفی حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ از آنچہ نباید و نشاید محفوظ داشتہ در مراتب قرب خویش ترقیات بے اندازہ کرامت فرماید۔ بعد فراق شما آلام مہاجرت روداد۔ چون علت غائیہ این سفر ملاحظہ نمودہ می آید تسکین حاصل می شود۔ و صوفی عبدالمومن را موافق اشارہ شما فرستادہ ایم در ایام رخصت کہ بشارت کمالات نبوت بہ شما مرحمت شدہ بود از خدمت حضرت ایشان منتفع نمودہ شد۔ فرمودند خوب واضح مفهوم می شود این دولت کبریٰ کہ درین مدت قلیلہ نصیبہ این عزیز گردیدہ از عجائب روزگار است ہمہ وقت شکر آن را لازم باید داشت و سوز خود را مقصر باید فہمید الحال ہم در اوقابت مرجوحہ توجہ بحال شما نیست۔ این توجہ و دعا را مصاحب دانید در ہر مشکلی امداد ازینجا فہمند لا بل من اللہ تعالیٰ معلوم کنید موافق حال این بیت است

دیدہ سعدی جان ہمراہ تست تانہ پنداری کہ تنہا می روم

اللہ تعالیٰ بعافیت رساند و یاز بعافیت بیارد انہ قریب مجیب۔ والسلام اولاً
والآخر اوظاہراً و باطناً۔

مکتوب شخصیت دوم پی شیعہ عبد الغزیز لاہوری در استفسار او کہ جمعہ را می ستونیم کہ بہ فنا و بقا متحقق شدہ اند و بمرتبہ ولایت رسیدہ مع ذلک اخلاق ادلیا و سیر سلف صالح در آنہا یافتہ نمی شود۔ و جواب شبہ کہ در اذہان اکثرے متکثر گشتہ این کہ بصیت اکثر مردم اعتقاد بمبشارت متقدمین و ادلیاے پیشین بسیار دارند و ہر خوارق و کرامات کہ از ایشان می شوند بے صحت قول قبول می کنند بجلالت ادلیاے وقت۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کہ الحمد والمنة و علی آلہ الصلوٰت و التحیۃ۔ اللہ تعالیٰ و تبارک
ظاہر را بجلیلہ احکام شرعیہ متعلی ساختہ باطن را بہ زمینت اسرار حقیقت فرین دارد و عالم امر را
در رنگ عالم خلق بمعاملات مخصوصہ ممتاز کند۔ استماع تہذیب اخلاق آن برادر گرامی
باعث غبطہ می گردد و مہربانی آن عزیز کہ نسبت بہ این عاصی حاصل بہت امیدوار ہما می بخشد

صحیفہ شریفہ رسیدہ مسرور ساخت۔ استفسار سے نمودہ بودند چون کتابت ایشان کم شد
 تخمیناً چیزے می نویسند۔ مانا کہ حاصل آن سوال بود کہ جمعے رامی شنویم کہ بہ فنا و بقا متحقق شدہ اند
 دیگر تبتہ ولایت رسیدہ معذالک اخلاق اولیا و میر سلف صالح در آہنایافتہ نمی شود۔ کلیدہ در اخلاق
 این طائفہ علیہ باید نوشت تا موافق آن نشانی باید نمود۔ و مدعی مطلق از حق باید شناخت۔
 مخدوم با جواب این قسم امور بہ صحبت تعلق دارد و ہمیشہ ہنہ توان مذکور کرد۔ این قدر می نویسند کہ
 فنا و بقا و غیرہا از مقامات سلوک از احوال باطن اند و بہ ظاہر تعلق نہ دارد کہ بہ امارات و
 و آثار ظاہرہ توان دریافت مشایخ آن قدر نازکیہا درین باب اعتبار نمودہ اند کہ بہ عقل
 و فراست صوری مد رک نہ گردد۔ ظاہر عارت از باطن او خبر نہ دارد دیگرے بہ احوال و
 مواجید باطن او را چگونہ فہم۔ منقول بہت کہ شخصی از شبلی قدس سرہ پرسید کہ دعوائے محبت
 می کنی و این فرہی کہ داری منافی آن است۔ فرمود شعر

احب قلبی و ما درک بدنی دل و دردی ما اقام فی المسمی

و اخلاق و سیر صوریہ صوفیہ کرام نیز تفاوت افتادہ۔ اینجا کلیہ نمی توان بیان نمود کہ جمیع
 افراد را در ان حکم داخل کنند۔ درین مقام نسبت بہر شخص حکم جدا و معاملہ علیحدہ۔ آرے
 این قاعدہ کلیہ را ہر جا باید کار فرمود افعال و اقوال و اخلاق این طائفہ علیہ می باید کہ
 از حدود شرعیہ تجاوز نہ نماید و از دائرہ اباحت بیرون نیفتد۔ کل الطریقۃ ردتہ
 الشرعیۃ فہو زندقہ۔ باقی ماند معاملہ رخصت چیزے را کہ حق سبحانہ و تعالیٰ بر آن
 اقرار نہ فرمودہ و شارع آن را ممنوع نہ ساختہ دیگرے را بران مواخذہ نمی آید۔ گاہ
 باشد کہ آن رخصت بواسطہ مصلحت و محبت اقتران نیت صالحہ بہ از غرمت باشد و چون
 معاملہ نیت امر مبطن است ارتکاب ہیچ مباحی دلیل زلت نباشد۔ فوم العلماء عبادۃ
 شنیدہ باشند۔ لازم کہ سراسر غفلت است بواسطہ نیت دفع کسل در عبادت و بہ اسوہ انبیاء
 علیہم الصلوٰت و التسلیات معنی عبادت پیدامی کند۔ و ازین قبیل است اشتغال بعض مشایخ
 بہ امورے کہ بظاہر غیر مستحسن می نمایند۔ معاملتے کہ در میان صحابہ کرام گذشتہ ہم ازین قبیل
 بود کہ عوام در ان تحیر می نمودند و از حسن نیت شان آگاہ نہ بودند۔ این مقام تفصیلی می طلبد

اما این قلیل ہم دلالت بر آن کثیری نماید۔ و نیز طبائع و امزجہ انسانی چون مختلف افادہ ہر کس موافق طبع خود را حسن می داند و مخالفت آن را قبیح می فہمد جمعہ را نشان خاطر سکوت و عزلت بہت و طائفہ را افادہ و عشرت و لعبن کتمان حال بر اے خوف عجیب و ریا واجب می دانند و بر خے اظهار مواجید را بجهت ترغیب طالبان مستحسن می شمرند۔ فی الحقیقت ہر دو محق اند **قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ**۔

ہر کسے را بہر کارے ساختند مہر آن اندر دلش انداختند

محدوم مناسب این مقام حل شبہ آن است کہ در اذہان اکثرے آن شبہ متمکن گشتہ آن را با جواب آن ایرادی نماید استماع می فرمایند۔ سوال سبب حبسیت کہ عامہ خلایق بمبتدع متقدمین بسیار اعتقاد دارند و قلوب اکثر مردم بہ گذشتگان اولیاء بیشتر منجذب است ہر کرامتے و خوارق کہ از یہنا منقول است دیرالستہ عوام دائرے فکر در تصحیح نقل آن قبول می کنند بعد بہ اذعان آن مسارعت می نمایند بخلاف از اولیاءے وقت خود کہ اگر خود خوارق مشاہدہ کنند یا امر عجیبہ معائنہ نمایند آن را حمل بر اتفاق کنند تا از دائرہ کرامت متنزل باشد۔ جواب۔ طاعات و کرامات اولیاء اللہ چہ متقدمین و چہ متاخرین در آثار و عادات بشریت ایشان مخلوط و مستور می باشند نہ آنکہ این غریبان مطلقاً از عادات و صفات بشری گذشتہ مقصور بر عبادات و کرامات شدہ باشند کہ آن خلایق واقع است ہر گاہ در حدیث نبوی علی مصدر ہا الصلوٰۃ والسلام غضب کما یغضب الشیء واقع شدہ باشد بہ دیگران چہ رسد۔ و شک نیست کہ صفات بشری و عادات و پوشش عبادات و کرامات اند عوام ظاہرین کہ نظرشان بہ لہون نفوذ نمی نماید بقاعے صفت بشری را منافی کرامات دانستہ حال اولیاءے وقت را مقصور بر عادات می دارند و ہمہ وقت صفات بشری اینہا را در نظر خود می دارند۔ و اگر احیاناً کراماتے از آہنا ظاہر شود چون صفات بشری شان در نظر مستقر بود تحمل و تکلف در آن می نمایند کہ آن را از دائرہ کرامات بر آورده بر اتفاقیات حمل نمایند۔ و چون از اولیاءے متقدمین کرامات می شنوند و صفات بشری آہنا را ملاحظہ نہ کردہ اند چہ ناقلان احوال آہنا اقتصار بر کرامت و اخلاق حمیدہ شان می نمایند

احوال آن جماعۃ را معذور بر کرامت و عبادت می دانند زیرا که آنچه از آنها منقول است همه محاسن اعمال و اقوال و غرائب عجائب امور را پیچ دیده اید که کسی از ناقلان احوال مشایخ عادات شان را که سبب انجذاب قلوب نباشد نوشته باشند مثلاً نوشته باشند که فلان غریب آن قدر با اهل و عیال موافقت نموده و به امور مباحه گذرانده یا بفلان در قضیه خصومت نموده. کلاً پس همین احوال منقول که سراسر کرامت و عبادت است مرات ملاحظه آن اولیاء گردیده در توهم آورده که غیر این امور را آن جماعۃ مصدر نبوده اند بخلاف اولیاء وقت که اکثر وقت عادات شان مشهود است و احیاناً که کرامت ظاهری شود در آن مستور می ماند و اینها در اذهان عوام کمال انعام ممکن گشته که ولی کسی را می گویند که بهیچ چیز احتیاج نداشته باشد و هر چه خواهد آن شود و بگمان فاسد خود بعلت آن که بالامذکور شد سابقان مشایخ را همچنین می دانند و اولیاء وقت را چون در بسیاری از امور محتاج می بینند و تخلف مراد از اراده شان معانیه می نمایند در تکذب و انکار مسارعیت می کنند و در گمراهی می مانند منقول است که غزیرے یکے از یاران رشید خود را خلافت داده رخصت می نمود. او را وصیت کرد که زہار دعوای خدائی و دعوای نبوت نہ خواہی کرد. او متحیر گشته معروض داشت که این چه نصیحت است کہ با من می رود. فرمود اگر گمان بری کہ ہرچہ من خواہم آن شود دعوای خدائی کردہ باشی کہ این صفت خاصہ حق است غرضانہ. و اگر بدانی کہ ہرکہ منکر من است کافر است دعوای نبوت کردہ باشی کہ این صفت خاصہ نبی است علیہ الصلوٰۃ والسلام و التحیۃ.

بہ عبد الواحد قیام خانی در اسرار وحدت و کثرت و مائتہا او
مکتوب شخصت و سوم بہا میقدم

حمد اللہ سبحانہ، ثم الصلوٰۃ والسلام علی النبی وآلہ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مشاہدہ کثرت را مراتب جمال وحدت گرداند و شہود وحدت را در مجالی شواہد کثرت نصیب وقت سازد تا پیچ یکے ازینہا حجاب دیگرے نتواند شد اما تعلق کثرت را عین تعلق وحدت نباید ساخت کہ پایہ نقصان دارد بلکہ ملاحظہ کثرت را برائے آن دوست باید داشت کہ مرآت وحدت است و از مراتب تعینات او گرفتاری وحدت را ایمان باید شمرد و مستقیم الاحوال

چنین گویند و به این راه پلیند و اہل سُکر ہر چہ خواہند سرائیند کہ از مواخذہ دُور اندع آن
ایشانند و من چنینم یارب۔ مکتوب مرغوب ایشان را ملا پائیندہ محمد رسانیدہ خوش وقت
گردانید۔ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب شصت و چہارم
بہ این کمینہ مخلوقات جامع این مکتوبات قدسی آیات محمدی
عفی اللہ ذلوبہ در لہجن از معارف و مکتوبات مسموعہ از حضرت
پیر دستگیر خود رضی اللہ عنہ

می فرمودند کہ در مکتوبی کہ از مکاتیب جلد اول کہ بنام میر محمد نعمان واقع شدہ است
کہ مدار این نسبت بر سکوت و مراقبہ است۔ اوقات را بمراتبہ مہمورد دارند۔ آہ می فرمودند کہ این
معاملہ تا وقتہ است کہ کار سالک در طے مراتب عالم امر است، چون معاملہ بعالم خلق افتاد
ترقی دران موطن بہ اذکار لسانی است ثم بالمصلوۃ مطلقاً۔ ثم بحقیقۃً بالفرائض و السنن۔ ثم
بہ تلاوت القرآن علی تفادات الدرجات۔ روزے یکے از محرمان اسرار آن حضرت وقت آن
حضرت را خوش یافتہ احوال اصحاب ایشان را تحقیق و تفتیش می نمود و درین اشار از زبان گہر
فتشان آن حضرت برآمدہ کہ چیزے از احوال مائنی پرسی۔ آن یار مہربانے ملاحظہ نمودہ جرات
نمودہ بجد شد۔ فرمودند کہ روزے در ابتدای تعلیم طریقت کہ دران ایامے در سن سیزدہ سالگی
بودم۔ بر من معرفتہ العالم اعماض مجتمعة فی عین واحد کشودند۔ روز دوم ازان روز
تجلی حق سبحانہ در ذات عالم ظہور فرمودہ۔ روز سوم از خود نورے یافتم کہ تمام عالم را فرو
گرفت و در ذات عالم ساری گشت۔ بعد ازان فرمودند کہ پس کنم کہ تو تاب شنیدن نمی
آری۔ و ما در انظار آن امور کہ بعد ازین رودادہ دلیری نمی کنم۔ روزے وقت آن حضرت
خوش بود و زبان مبارک در تبیین معارف گرم داشتند کہ یکے از محرمان اسرار کہ ہموارہ نظر
مرحمت در مادہ او مبذول می داشتند دران وقت از یاس و حرمان خود حرفہا معروف شد
روز دیگر ازان روز در خلوتے وے را طلبیدہ فرمودند ہاں چہ میخواہی بخواہ۔ آن یار
بعرض رسانید کہ آن معرفت شیخ ابوسعید در تجلی ذات گفتہ می خواہم فرمودند کہ مادانستہ
بودیم کہ از ما چیزے می خواہی کہ دست ارباب ولایت ازان کوتاہ باشد۔ خوش ہمچنین باشد

مواجه شدند. لمحّه گذشته بود که محذوم زاده خورد ایشان آمده شوخی نموده مشوش وقت شد
 و باعث گردید که برخیزید. هر چند دفع نمودند دور نه شد. آخر الامر آن حضرت برخاستند و من
 در تبه غصّه ماندم و آن غصّه از من تا حال دور نمی شود. در خصائص عارف تامّ المعرفة که از
 قیومیت بهره ور هست می فرمودند که افراد عالم چون قیاسی بذات دے دارند ازین جهت
 همه افراد در عبادت مثل تلاوت و صلوة و غیرها تبعیت بوسی شریک اند. گاه گاه از رویت
 از دحام این همه افراد عالم و استماع اصوات آنها نزدیک است که قرارت برین عارف مشتبّه
 شود. و بعضی جاها به بعضی دیگر خلط شود. می فرمودند که در بیشتر تمتع حضرت سرور کائنات
 معجز موجودات علیه و علی آله افضل الصلوة الزاکیات از طعام و شراب بسیار خواهد بود.
 و حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ را به نساء تمتع در آن موطن بسیار باشد. و اعلم
 عند اللہ سبحانه. می فرمودند که در روز قیامت هر نبی با امت خود علی اجمعهم الصلوات سیما علی
 سیدهم حلقه زده خواهند نشست و میم نیز به اتباع خود حلقه زده می نشیند و ظمیم متصل
 به ظان خود باشد. اللهم صل علی محمد و علی اله و صحبه و سلم کذا لک.
مکتوب شصت و پنجم به حقائق آگاهه خواجه احمد بخاری در جواب عرفیه او که مشتمل بر علوم منکشفه
 او دیاران او بود که اکثر آنها موافق اصطلاح حضرت مجدد الف ثانی
 قدس اللہ سبحانه سره الافظم و نه موافق اصطلاح قوم قدس اللہ سرهم و تحسین بعضی ازان مکشوفات.
 بسم اللہ الرحمن الرحیم. الحمد لله رب العالمین و الصلوة و السلام علی سید المرسلین محمد و آله
 و صحبه جمعین. صحیفه شریفه مشتمل بر احوال علیه و مقامات سینه رسید. آنچه در احوال خود نوشته اید
 که شب در روز یکبار آخرت سعی بلیغ بجای آورد خوش وقت ساخت و باعث غیبه گردید. دهر
 اصناف اوقات خودندامت و حسرت ردداد. و آنچه در تقید تکمیل یاران نوشته اند نیز
 موجب شکر گردید. اللہ تعالی زیاده توفیق بخشد. و آنچه در احوال یاران خصوصاً انوار و زریک
 بزرگاشته اند. محذوم همه چیز عجیب و غریب است و شعر بر بلند فطرتی و علو استعداد آن یار
 و مخبر از حدّ نظر اد که درین قسم اسرار نازک این قدر تمیز می نماید. اما اگر علامات این مقامات
 را دانماید و خواص هر کدام این منازل جدا جدا بیان کند اقرب بصحت و قبول باشد. اگر

معارف مناسبہ ہر یکے ازین درجات شرح دہد نظر اذ کبریت احمر است۔ مثلاً بیان نماید کہ در ولایت کبریٰ کدام خصوصیت دست می دہد کہ در ولایت صغریٰ نبود۔ اگر بجزر و ظہور دوائر اکتفا کند مشکل است چہ در ہر مقامے دوائر متمثل می شود ہمچنین باید دید کہ در مراتب انبیاء علیہم الصلوٰت و التسلیمات چہ قسم و از کدام قبیل تفادات بیان می نماید۔ مگر آنکہ اما بہ اجمال بگوید کہ درین مقامات این بزرگواران ظاہر شدند۔ و کذا الک در حقان بقول مینرہ اشارت نماید۔ اما چون ہیج علامتے در ہیج مقامے واضح نہ نوشته اید در حکم بہ صحت و سقم آن منازعت نمی توان نمود با آنکہ اکثر آن امور موافقت بہ اصطلاح حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ دارد چہ اکثر این معارف مرقومہ از خواص آن حضرت است کہ دیگرے بدان تکلم نہ کردہ بلکہ بہ بیان قوم نیز مطابق نیست۔ مثلاً حقیقت کعبہ حسنا را بعد حقیقت احمدی نوشتن معنی نہ دارد۔ چہ حقیقت کعبہ را آنحضرت در تحقیقات سابقہ خود عین حقیقت احمدی نوشتہ اند۔ چنانچہ در رسالہ مبدا و معاد نوشتہ اند حقیقت محمدی از مقام خود عروج نمودہ بہ حقیقت کعبہ متحد گردد۔ این زمان حقیقت محمدی حقیقت احمدی نام یابد۔ و در مکتوب دویست و نهم از جلد اول نیز بہ این معنی تصریح رفتہ است و از تحقیقات لاحقہ کہ در جلد ثالث است نیز ہدیہ انہی گردد کہ حقیقت احمدی بعد حقیقت کعبہ مکرمہ باشد درین باب حضرت ایشان ما رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز تردد داشتند و تا آخر این تردد ماند۔ آری در سیر نظری معاملہ بہ طرح دیگر است کہ ہیج عارف بدان لب کشودہ۔ اما در اینجا حقیقت صلوٰۃ را و حقیقۃ الحقائق و لقینات ثلاثہ را بر حقیقت کعبہ تفوق ^{و گفتن} نوشتن و جسے نہ دارد۔ و نیز معلوم شریف باشد کہ حقیقت احمدی یکے از مقامات علیہ حضرت رسالت خاتمیت است علیہ علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات چہ آن حقیقت یا عبارت از محبوبیت صرف است یا مزج محبت۔ چنانچہ در اواخر مکاتیب جلد ثالث مثبت است یا کنایت است از اسمے کہ مربی عالم ہر آن حضرت است علیہ الصلوٰۃ و السلام چنانچہ حقیقت محمدی عبارت از اسمے کہ مربی عالم خلق است علیہ الصلوٰۃ و السلام۔ پس تقابل در مقام سید البشر علیہ الصلوٰۃ و السلام۔ و در حقیقت احمدی مستحسن نہ باشد۔ و نیز تقابل در حقیقۃ الحقائق و در لقینات ثلاثہ علمی و

وجودی و حقیقی درست نیست۔ چه حقیقت الحقائق عبارت از همین تعینات است۔ نزد قوم عبارت از تعین علمی و پس۔ و نزد حضرت مجدد الف ثانی حقیقت الحقائق اولاً همین تعین علمی است ثانیاً تعین وجودی ظاهر شد ثالثاً تعین حقیقی معلوم گردید۔ و هیچ کدام از اینها از حقیقت الحقائق جدا نیست۔ و تعین علمی را نسبت به حضرت آدم علیہ السلام دادن و چه معلوم نمی شود الا آن یكون هناك سو لم نطلع عليه۔ و مقام عبودیت را تفوق بر مقام صلوة و غیرها دادن چگونه درست باشد۔ و حال آنکه آن حضرت حقیقت صلوة را انتهای مقام عبودیت نوشته اند و فوق آن عبودیت صرف نوشته اند که آنجا نظر را داخل داده اند و قدم گنجایش نه دارد۔ و مقام محبوبیت را بالاتر از مقام عبودیت گفتن چگونه درست باشد۔ و نیز در تعین حقیقی مقام محبوبیت ذکر یافت باز جدا نوشتن را سبب چیست۔ و مقام شهدا را فوق تعین حقیقی و محبوبیت نوشتن بی معنی است۔ و مقام تقلید هیچ مفهوم نه شد که کنایت از چه چیز است و مقام محمودیت مانا که کنایت از مقام شفاعت است اما در تعداد آن در مقامات سلوک تردد است۔ و مقام حضرت خواجه قطب الدین قدس سره را بعد مقامات انبیاء علیهم السلام و بعد محبوبیت و تعینات ثلثه نوشتن به کدام معنی باشد یا آنکه مقامات دولایت اولیاء ظل مقامات دولایت انبیاء است علیهم السلام۔ و ظهور گشته که در آن حضرت ایشان و حضرت خواجه بزرگ و حضرت امیر کلال و حضرت خواجه قطب الدین و شما و سالک باشند هیچ ممنوع نیست چه عبور بطریق سیر اسافل را در مقامات اعلی بسیار دست می دهد۔ اما تفوق مقام یک بر مقام دیگر موجب فضل اوست بر آن دیگر۔ به این جهت تردد نموده شد مگر آنکه بگویم ظهور این مقامات در وقت تردد دل باشد پس مقام ثانی از مقام اول اسافل تر باشد اما این توجیه را بعضی عبارات ابار دارد۔ و نیز در بعضی مقامات که ترتیب در آن موافق لفظ الامر نوشته اند درست نمی آید۔ و اگر بعضی عبارات را بر عروج و بعضی دیگر را بر نزول حمل نمایم تفکیک عبارات می شود۔ و آنچه نوشته اند که حضرت ایشان بر مبارک خود را بر الاوے فقیر گذاشته تا مقام حضرت خواجه احرار رسیده اند بر آن هم کما ینبغی مفهوم نه شد۔ و نیز خاطر متردد ماند که مقام و نفی النفس عن الهوی۔ و مقام توبوا الی الله

تَوْبَةً نَّصُوحًا۔ و مقام بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ و مقام ربوبیت و حق الیقین کہ بعد این ہمہ مقامات ظهور نماید عبارت از کد ام مراتب یا شد یا آنکہ انتہا از نفس دہوا و توبہ کذا لک حق الیقین سابقاً ازین مراتب مذکورہ قطع شدہ است۔ لہذا سبحانہ الحمد کہ مقامات خلقاتی اربعہ بترتیب نوشتہ اند اما حضرت علی کرم اللہ وجہہ المقدس را خاتم الولاہیت گفتن سلب ولایت کردن است از جماعہ کہ در پس ایشان آمدہ اند۔ و ضیافت نمودن عزیزان در مقامات خود ہا بسیار عالی است۔ و از نسبت ہاے ایشان بہرہ یافتن است و ظهور صبیان بعد این مقامات۔ بعد از ان مقام حضرت حسن است بعد از ان مقام حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نیز بہ مطابقت بر اصطلاح بلکہ یہ نفس الامر نہ دارد دہذا و آنچه در احوال عبدالرحمن بیگ نوشتہ اند کہ بمقام حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام رسید یعنی در میر و انکشاف و علی محمد بولایت صغری رسیدہ و میر بہار الدین در دو صحبت بہ بقا مشرف شدہ و محمد زمان بحقیقۃ الحقائق رسیدہ و حاجی عوصن بہ بقا باللہ رسید و بی بی شریفہ بکمالات نبوت رسیدہ و فرزندان برادر گرامی یہ ولایت علیا رسیدہ و اصل گردیدہ۔ و یکے از خادمان بہ بقا متحقق شدہ ہمہ بشارات عالیہ است و اسرار بلند۔ بر حصول این نعمت شکر ہا بجا باید آورد و از انکار یا ران دل تنگ نہ یاشید قُلْ کُلٌّ یَعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ۔ حصول دولت فنا و بقا یک صحبت از اعظم نعم الہی است جل شانہ معلوم نیست کہ در صحبت دیگرے این نوع خصوصیت دست دہد فحمد اللہ ثم حمد اللہ۔ و آنچه در باب این کمترین مہربانی کردہ نوشتہ اند کہ دیدہ می شود کہ حضرت ایشان می فرمایند کہ بہ فلاںے چیز ہا مرحمت شدہ کہ اگر مدتی بنویسند فضل آن را تمام نتوانستند کرد۔ از حسن ظن خود نوشتہ اند والا فیر لیاقت پیچ چیز نہ دارد۔ و السلام علی من اتبع الهدی۔

بہ سلطان دقت امیر عصر حضرت ابوالمظفر محی الدین محمد عالم گیر
مکتوب شخصیت ششم بادشاہ غازی انار اللہ تعالیٰ برہانہ در بیان توبہ و مایہات

بہا من النصائح

الحمد لله الحمید الحمید یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید و غیب فی ثوابہ و

ذهب في عقابه فله الحجة البالغة من عمل صالحاً فلنفسه ومن أساء فعليها
 وما ربك بظلام للعبيد - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّكَ وَحَبِيبِكَ وَالْهَيْ صَلَوةً دَائِمَةً فِي
 كُلِّ حِينٍ تَمْوِدُ تَزِيدُ - أما بعد احقر دعاكوايان محمد عبید اللہ عنی عنہ می رساند فرمان عالی
 شان کہ از کمال کرم و احسان نامزد این مسکین بے اعتبار فرمودہ بودند رسیدہ از حقیق
 منزلت بہ اوج غرت رسانید۔ این عاصی عمر گرامی را در معاصی و زلات گذرانیدہ است
 ناگزیر است کہ سخن از توبہ و انابت گوید قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَتَوْبُوا إِلَى اللَّهِ
 جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ - وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى
 اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا وَقَالَ تَعَالَى وَذُرُوا ظَاهِرًا لِأَنَّهُمْ وَبَاطِنًا - قَالَ التَّوْبَةُ مِنْ
 الذَّنُوبِ وَاجِبَةٌ وَفَرْضٌ عَيْنٌ فِي حَقِّ كُلِّ شَخْصٍ لَا يَتَصَوَّرُ أَنْ لِيَسْتَغْفِرَ عَنْهُ أَحَدٌ مِنَ
 الْبَشَرِ قَالَ عَلَيْهِ وَعَلَى الْهَيْ الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ - أَنَّهُ لِيغان عَلَى قَلْبِي دَانِي لَا سَتَغْفِرُ
 اللَّهُ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ سَبْعِينَ مَرَّةً - فَإِنْ كَانَتْ الْمَعَاصِي يَتَعَلَّقُ بِحَقِّقِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ
 كَالزَّانَا وَشَرِبَ الْخَمْرَ وَسَمِعَ الْمَلَاهِي وَالنَّظَرَ إِلَى غَيْرِ الْمَحْرَمِ وَمَسَّ مَصْحَفٍ بِغَيْرِ
 وَضْعٍ وَاعْتَقَادَ بَدْعَةً فَالتَّوْبَةُ عَنْهَا بِالنَّدَمِ وَالْإِسْتِغْفَارِ وَالْخَسْرَةِ الْإِعْتِذَارِ
 إِلَى اللَّهِ غَرٌّ وَجَلٌّ وَلَوْ تَرَكْتَ فَرْضًا مِنَ الْفَرَائِضِ لَا بُدَّ فِي التَّوْبَةِ مِنْ أَدَائِهِ وَ
 إِنْ كَانَتْ الْمَعَاصِي تَتَعَلَّقُ بِمِظَالِ الْعِبَادِ فَتَوْبَتُهَا بِرَدِّ الْمِظَالِ إِلَيْهِمْ وَالِاسْتِغْلَالِ
 مِنْهُمْ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِمْ وَالِدَعَاءِ لَهُمْ - وَإِنْ كَانَ صَاحِبُ الْمَالِ وَالْعَرَضِ مَيِّتًا
 فَالْإِسْتِغْفَارُ لَهُ وَالْإِحْسَانُ وَرَدُّ الْمَالِ إِلَى أَوْلَادِهِ وَوَرَثَتِهِ وَإِنْ لَمْ يَعْلَمْ لَهُ
 وَارِثٌ يَصْدُقُ بِقَدْرِ الْمَالِ وَالْجَنَائَةِ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ بَنِيَّةٌ صَاحِبُ
 الْمَالِ وَالَّذِي أَوْذَى بِغَيْرِ حَقٍّ إِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَالْأَخْرَاجُ الْمَالِ مِنْ يَدِهِ مِنْ غَيْرِ
 إِنْ يَهْدَى الثَّوَابُ إِلَيْهِ - قَالَ عَلَى كَرَمِ اللَّهِ وَجْهَهُ سَمِعَتْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَهُوَ الصَّادِقُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى الْهَيْ وَسَلَّمَ مَا مِنْ
 عَبْدٍ أَذْنِبَ ذَنْبًا فَقَامَ فِتْرَضًا وَصَلَّى وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ ذَنْبِهِ إِلَّا كَانَ
 حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ لِأَنَّهُ يَقُولُ جَلَّ جَلَالُهُ وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ

نَفْسُهُ ثُمَّ لِيَسْتَغْفِرَ اللَّهُ بِحَدِّ اللَّهِ عَفُورًا رَحِيمًا وَقَالَ عَلَيْهِ وَعَلَى الْإِلَهِ الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ فِي حَدِيثٍ آخَرَ مَنْ أَذْنِبَ ذَنْبًا ثُمَّ نَدِمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَفِي الْخَبَرِ
 أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَالَ اسْتَغْفِرَكَ وَالتَّوْبُ إِلَيْكَ ثُمَّ عَادَ ثُمَّ قَالَهَا ثُمَّ عَادَ ثَلَاثَ
 مَرَّاتٍ كُتِبَ فِي الرَّابِعَةِ مِنَ الْكِبَائِرِ وَفِي الْحَدِيثِ النَّبِيُّ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْهِ وَعَلَى
 الْإِلَهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - هَلْكَ الْمُسُوفُونَ يَقُولُونَ سَوْتَ نَتُوبُ - أَوْصَى لِقَمَانُ
 لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تَوَخَّرِ التَّوْبَةَ إِلَى غَدٍ فَإِنَّ الْمَوْتَ يَأْتِيكَ بَغْتَةً - قَالَ مُجَاهِدٌ
 مَنْ لَمْ يَتَّيَّبْ إِذَا أَصْبَحَ أَوْ أَمْسَى فَهُوَ مِنَ الظَّالِمِينَ - قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ
 رَحِمَهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ رَدَّ فَلْسٍ مِنَ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ فَلْسٍ يَتَصَدَّقُ بِهِ وَ
 قِيلَ رَدَّ دَانِقٌ مِنْ فَضَّةٍ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ سِتِّ مِائَةِ حِجَّةٍ مَبْرُورَةٍ - رَبَّنَا
 ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّهُ قَالَ تَعَالَى عَبْدِي إِذَا مَا أَفْتَضْتُ عَلَيْكَ تَكُنْ مِنْ أَعْبِدِ
 النَّاسِ وَأَنْتَ عَمَّا نَهَيْتُكَ تَكُنْ مِنْ أَوْعِ النَّاسِ وَاقْنَعْ بِمَا رَزَقْتُكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ
 وَقَالَ عَلَيْهِ وَالْإِلَهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كُنْ وَرَعًا تَكُنْ
 أَعْبَدَ النَّاسِ وَقَالَ الْحُسَيْنُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الْوَرَعِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ مِثْقَالٍ مِنَ الصَّوْمِ وَ
 الصَّلَاةِ - أَدْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُوسَى عَلَى نَبِينَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا يَتَقَرَّبُ إِلَى
 الْمُتَقَرَّبُونَ بِمِثْلِ الْوَرَعِ قَالَ لِبَعْضِ الْعُلَمَاءِ يَا اللَّهُ لَا يُتِمُّ الْوَرَعُ إِلَّا أَنْ يُرَى عَشْرَةُ
 أَشْيَاءٍ قَرِيبَةً عَلَى نَفْسِهِ - حَفِظَ اللِّسَانَ عَنِ الْغَيْبَةِ وَالْاجْتِنَابُ عَنِ سُوءِ الظَّنِّ -
 وَالْاجْتِنَابُ عَنِ السُّخْرِيَةِ - وَغَضَّ الْبَصَرَ عَنِ الْحَارِمِ - وَصَدَّقَ اللِّسَانَ وَإِنْ يَتَقَرَّبُ مِنْهُ
 اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَلَيْهِ كَيْلًا لِيَجِبَ لِنَفْسِهِ وَأَنْ يَفْقَ مَالَهُ فِي الْحَقِّ وَلَا يَفْقَهُ فِي الْبَاطِلِ
 وَأَنْ لَا يَطْلُبَ لِنَفْسِهِ الْعُلُوَّ وَالْكِبْرَ - وَالْمَحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَاةِ - وَالْإِسْتِقَامَةُ عَلَى
 السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ - رَبَّنَا أَنْتَ تَنُورُنَا وَتَغْفِرُ لَنَا أَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ -

مكتوب شتت و سفتتم - بجای محمد معقول در اشاره به معارف که ما فوق قنای بقا است
 و غیر ذلک -

برادر گرامی توفیق آثاری معلوم نمایند که معامله سالک چون از فنا و بقا ارتقا
می نماید خود را متعلق با خلاق الله تعالی می یابد و به اوصاف او سبحانه متصف می شود و من
قتله فاقا دیتة نشان حال ادنی گردد. و حضرت قطب المحققین خواجہ نقشبند قدس سره
فرموده اند سر باغی

با در و بساز چون دوائے تو منم در کس منگر چو آشنای تو منم
گر بر سر کوئے عشق ماکشته شوی شکرانه بده که خونهای تو منم

بسم الله الحمد والمنة که حضرت ایشان بیمار برون می آیند و در دوی نشسته در جماعت
خانه می آیند. دیروز و صبح هم کردند و فقیر هم از آزار تخفیف بسیار یافته است، بلکه صحت شد
امید است که درین نزدیکی بقصد خلوت برون بر آید. چنانچه بمشافه بشما مذکور می گردد. دیگر
شما هر صبح و بگاه چهار چهار مرتبه این دعای مانوره می خوانده باشید و بران مداومت
نمائید. دعا این است سبحان الله العظیم و بحمده و لا حول و لا قوة الا بالله العلی
العظیم. فی الحدیث هذه الكلمات دواء من اربع البرص والجذام
والجنون والقالج. دیگر تسبیح سیاه عقیق البحر که فقیر آن را استعمال کرده و دود آن از
تسبیح خاص حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه در آن انداخته بشما فرستاده شد
آن را همراه خود دارند و به آن می خوانده باشند. ظاهراً نفی برساند. زیاده چه نولید السلاک.
به حقائق آگاه شیخ فقیر الله بنگالی در دید قصور و مهم داشتن اعمال
مکتوب شصت و هشتم به اشاره عنایات او سبحانه و چند فقره درد انگیز و کلمه چند عشق آمیز
در مرثیه حضرت پیر دستگیر خود رضی الله تعالی عنه.

الحمد لله حمداً كثيراً طیباً مباركاً فيه مباركاً عليه و كما يحب ربنا ويرضى والصلوة
والسلام على رسول الله محمد وآله كما يليق بعلو شانهم و بحسبى اما بعد برادر گرامی
حقائق آگاه مقبول اهل الله شیخ فقیر الله رزق الله سبحانه الكرامة والاستقامة می رساند
از خرابی و پریشانی خود چه نولید و از شرارت و نقصان خیل چه دانم ذاتی که از
عدمیت اصلی ناشی است منبع سیئات گشته است و خست ارضی که از کسب ما تم و معاصی بهم

رسیده حسن کمالات مستعاره را نابود ساخته - زمانه نمی آید که در آن مصدر انواع فساد
نیاشد و آن نمی گذرد که مورد اقسام جنایت نبود - غفلت ظاهری بر نیجه استیلا نموده است
که لطافت باطن را تالچ خود ساخته مگر در بی رونق گردانیده است - و تلوث باطن آن قدر
شمول پیدا کرده که ظاهر را برنگ خود برآورده از هر چه گوئی بدتر ساخته عیوب لطافت و
ذلوپ عناصر بهم آمده ثمرات منتنه و مضار متعدیه پیدا کرده و اغوائی شیطانی و اضلال
لفسانی ممدکار و بار آورنده در ته ضلالت فرو برده - حسنات او در رنگ جو زبیه مغرست
و طاعات او موجب لعن و طرد - سر باغی

آن سنگ سارے گرمہ در کہ دانے
از رنگ بران نان نہ زند دندانی
گر طاعت خود ثبت کنم بر نانے
وان نان بہم پیش سگے بر خوانے

سختی دل او از سنگ خارا گذشتہ مصداق او شد قسوة گردیدہ و کوری بصیرت بختابہ
رسیدہ کہ مورد صم بکم و عمی شدہ - و عیدات قرآنی را فراموش ساخته برایتان قبیاح
دلیرست و عذابہاے گوناگون را مستنبہ بگشتہ بر ذائل امور متعلق کریمہ **اَلَا يَظُنُّ**
اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ را تدبیر نہ
نمودہ و آیت **وَيَذُرُوْنَ وَرَآئَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا** را غور نہ کردہ عاے و اے نہ یک دای
کہ صد بار و اے - اگر درین قسم حالت رحمت او سبحانہ دستگیری نہ فرماید مقرر او غیر از جحیم
نیست - و اگر امداد کریم مآ و تعالی نباشد مقام او و اے ہم بستر لعین نہ چون غرور
و ثقی رحمت و عفو بدست امید محکم بہت سبب زندگانی و موجب نجات جادو دانی موجود
است اذان بہت کہ با این ہمہ تباہ کاری و زیان پردازی باب یاس را مسدود ساخته
اند و با این ہمہ سوائی مورد معاملات و اسرار گردانیدہ و منظر عنایات و الوار ساخته اگر
معاملہ این چنین نمی فرمودند بحتم کہ جان از بدن جدائی می نمود و روح از قالب شخصیت
مفارقت می خواست - ہذا دیگر قصہ مفارقت حضرت ایشان و حدیث جدائی از صحبت
قبلہ در و ایشان آن قدر اقواج ہموم و عسا کر آلام بر دل مجروح این سوختہ فراق و
آوارہ یادیہ اشتیاق سردادہ کہ بہ بیان عشر عشیر آن مستد گردد - یا بشرح بر خے اذان

قلم راند نظم

عجب سوز و دردے خوش محفلے است
بخوانید ہر جا پیر از غم دے بہت
مغنی برو نوحہ گر را بسیار
مکن زخمہ و نیشتر را بسیار
کہ خود نیش بود دست ہر توش ما
ہمہ تنگ فردے مادہ شش ما
ہمہ ہائے ہائیم ہمہ ہائے ہو
یکے محرم حسانہ بر باد کو
کہ ہند بہر تار جان دست گوش
دزان نبض دریا بدم صفت ہوش
تذکرہ فاضلہ الزائر آن قبلہ ابرار عوام و اخیار طالبان صادق را بہوش می سازد و تنبہ
شمول برکات آن محدث الہامات ہر جامی برد قاصدے نیست کہ از احوال جدید و
معارف تازہ آن ابوالخیرات خبرے بیار د و بر افکار دل مرتبے بلکہ نکلے بیاشد و محرے
نیست کہ در دن سرادقات غیبی در آمدہ از الوس عام اوزلہ پردازی نمودہ بہ صائمان
مفطرات طریقت دگر سنگان ماندہ حقیقت زیندے
جسمم براہ ماندہ دگو شتم ببانگ در
کس نیست تا خبر دہد از یار تو سفر
گفتم تو لیسش غم ہجر از سنان کلک
بسمل شدند جملہ مرغان نامہ بر
احوال پریشان این نیم لہلان راہ سلوک کشتگان خنجر شوق از ملوک و صلوک بہ آن محبوب
خلوت گزیدہ کہ رساندے
شد مدتے کہ گفت دشو یا تو رد نہ داد
ای بے نصیب گو شتم دے بے نوائیم
حسب حالے نہ نوشتی دشدا یا مے چند
قاصدے کو کہ فرستم بتو پیغمے چند
سینہ شوریدہ از عدم استفسار بعض اسرار در تعطش ماندہ دیدہ رد کشیدہ آن میگون
چشم را سیراب نادیدہ در تحیر رفتہ
دعشی گذشت یار نکردے حکایت
ای خانمان خراب زبان تو لیستہ بود
حرف ملیح ناصح را اگر چہ بر زبان فصیح بیان نماید در تسکین التهاب آتش این دل سوختہ
اثرے نیست بلکہ نزدیک بہت کہ گرمی سوز اورا سوزدے
از آتش من جان نصیحت گرم من سوخت
چون خس کہ یہ اصلاح چراغ آمد تن سوخت
و حدیث رحیمان و مشفقان را اگر چہ بہ الفاظ رنگین و عبارات نمکین مشروح سازد در اظفا

نائرہ فراق نتیجہ نہ - بلکہ نزدیک بہت کہ موجب ازدیاد و اکثار شود - سراپا
 دیوانہ دلم ز پند مجنون تر شد
 ہر شیشہ کہ شکست ز مے گشت سہی
 و ز رجم کسان نالہ دم قرون تر شد
 ہر چہ دلم شکست پر خون تر شد

این قصہ پایانی نہ دارد قصہ العشق لا نقصان لها - سراپا

لقد لسعت حية الهوى كبدى
 فلا طبيب لها ولا سراقى
 الا الحبيب الذى شغفت به
 فانه رقيقى و تريباقى - والسلام

مکتوب شخصیت و نہنم
 بہ میر محمد امین بخاری در دید تصور و خور الہی جل جلالہ
 الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی - برکات صوری و فیوضا

معنوی حاصل کار و فسیب روزگار باد - دوستان دور افتاده را از دعا و توجہ غافل نہ دانند -
 و مشتاق صحبت کثیر البہجت شمرند - اشفاق و الطاف پناہا عمر گرامی روز بروز در کمی می آید و
 معاملہ آخرت ہر ساعت نزدیک تر می گردد و از توشہ راہ تہی و اسباب این سفر بعید تعافل
 می رود - و آنچه طلب داشتہ اند از ان بازماندہ بد آنچہ منع فرمودہ اند سعی و تلاش می گذرد -
 لَا تَظُنُّ اُولَئِكَ اَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ
 ہیہات ہیہات و ما ظلمہم اللہ و لکن کاتوا انفسہم یظلمون - این بہت نسخہ حال
 این فقیر از دوستان و عزیزان امداد و توجہ و دعای توفیق را آرزو مند بہت شاید بہ برکت
 صاحب نفس از گرداب غفلت برآمدہ متنبہ گردد و عید ہائے شائع را تعالی و تقدس کہ با این
 ہمہ مبالغہ و تاکید ایراد فرمودہ است تدبیر نمایند - لصدیق دادہ وقت شریف را ملالت
 افزود و معذور فرمایند -

مکتوب ہفتاد و نہم
 بہ یاران حقان آگاہ حاجی حبیب اللہ بخاری در ترغیب بر مہر و تحقیق
 مسئلہ فقہیہ -

بعد الحمد و الصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات بہ برادران گرامی یاران طریقت اہل صحبت حقان
 آگاہ حاجی حبیب اللہ بخاری می رساند کہ مکتوب مرغوب یاران رسید استماع اجتماع آن
 عزیزان باللہ الحمد فی اللہ و قصص سرگرمی طلب شان و حصول حالات و ترقیات در صحبت

حاجی الحرمین بسبب مسرت می گردد اَللّٰهُمَّ اَکْثِرْ اِخْوَانِنَا فِی الدِّیْنِ۔ اللہ تعالیٰ استقامت تمام
لفییب شان گرداناد که مدار کار بر آن هست۔ و آنچه یاران تفصیل گله مندی بعضی مردم بزرگداشتہ
بودند بہ وضوح بیوہست عجب ہزار عجب نمود ہر گاہ از اہل طریق این قسم حرکات ظاہر گردد از
بزرگان چہ گلہ نمودہ آید۔ بہر تقدیر صابر باشند

بلغت فلاحی چہ بد می کند نہ یا من کہ بالنفس خود می کند

رقعہ طاعا شور باقی نیز رسید۔ اللہ تعالیٰ بہ جمعیت دارد۔ پرسیدہ بودند کہ مردم اینجا در
اذان در استماع شہادت ثانیہ ہر دو ابہام بر چشم می گذارند و بوسہ می دہند۔ درین باب
روایت نقل می کنند۔ محمد و ما در بعض فتاویٰ این روایت آورده۔ اما حدیث کہ در فتاویٰ
ابتناے مسئلہ بران می کند آن حدیث را محدثان قبول نمی کنند۔ درین باب تفتیش بسیار درین
دیارد در حرمین شریفین نمودہ شد، هیچ اصل معتمد علیہ ظاہر نہ شد۔ لہذا بزرگان ما این عمل را
اختیار نہ کردہ اند۔ والسلام۔

بہ میر محمد امین کولابی در شرح احوال دے۔

مکتوب ہفتاد و یکم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللہ تعالیٰ شاہد
حقیقت را در مزایاے احکام شرعیہ متجلی گرداند و علوم اجمالی را تفصیلی کشفی سازد
تا معارف مترتبہ بران موافق مذاق انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام افتد و مراتب تشبیہ را پس پشت
دادہ بہ تہذیب صرف متوجہ شود۔ صحیفہ شریفہ رسیدہ سر در ساخت۔ مرقوم بود کہ شبے بعد از نماز
تہجد شستہ بود آتش از ہنادر آمد و تمام وجود را سوخت۔ باز آتش دیگر ظاہر شد آنچه باقی
ماندہ بود نیز بسوخت۔ محمد و ما فنار بر لطیفہ بعد از ظهور اصل اوست۔ ظل بہ قہرمان الوار اصل
وجود خود را بر باد می دہد۔ پس ظهور آتش کنایت از طلوع سطوات الوار اصل باشد و سوختن
وجود عبارت از انحلال و فناے آن لطائف بود۔ چہ ہر لطیفہ انسانی ظل اسمیست از اسماء
الہی عز شانہ۔ و ظهور آتش دوم مرتبہ کھیل کہ برائے تعد و تجلی اصول لطائف باشد و کھیل کہ ظهور
اول بر لطائف شہادت باشد و طلوع ثانی بر تعین علمی بود کہ بعد فناے لطائف بجائے
آہنا استقرار گرفتہ بود و سوختن آن دلیل بر فناے آن تعین باشد۔ این زمان تعین علمی جزئی

از خصوصیات و قیود میرا گشته به تعین کلی که اصل اوست ملحق خواهد شد و از سالکین و
 اثر را خواهد بود حصول این معنی در ولایت انبیاء علیهم السلام صورت می بندد و حقیقت فنا
 میسر می آید. مرقوم بود که درین واردات هیچ اضطراب و سرانگی نشد بل جمعیت اطمینان
 عجیب حاصل آمد. محذوم اگر صفات ظلمانی از سالک زائل گردد و صفات نورانی بجای
 آن نشیند چه اضطراب حاصل آید که این معنی متمنی اهل سلوک است. قال عمر من قائل ^{نشیخ}
 من اية او نفيها فانت بخير منها او مثلهها. این زمان نعم البدل می دهند. اگر اصل
 الاصل ظهور کند خیریت مطلق است. و اگر از اصل متوسط خبری ساطع گردد آن هم هر چند ازین
 ظل ظلمانی خیریت دارد. و اگر نورانی است اما آن اصل چون ظل اصل دیگر است و ظلمت ثبات
 ثبات گشت. نوشته بودند گویا ذات بے چون و بے کیف در مقابل است. آری منظر
 تا در مقابل ظاهر نفی مرآت نتواند شد. اما بدانند که مقابل آنجا بطریق محاذات نیست
 چنانچه لفظ بے کیف در عبارت شما ایما به این معنی دارد. و آواز السلام علیکم از آن جانب
 اشارت است به سلامتی از آفات و امن از جوع به صفات بشریت که القانی لا یؤد. و جواب
 سلام از این طرف به این وجه درست یا شد که وجود سالک بعد بقا و وجود موهوب است
 که ازان مرتبه از هر نوع عبارت شده است. گویا برای قبول سلام السلام علینا می گوید
 و چون وجود سالک عطیه آن طرف بود بجای علینا علیکم ظاهر شد و الا رد سلام باین طرف
 چندان مناسب نیست نه دارد الا به تکلف فانه تعالی هو السلام کما ورد. و السلام.

مکتوب هفتاد و دوم

به شاه محمد سلطان پوری در جواب استفسار اذ که انتساب سلسله
 علیه نقشبندی به افضل الاولیا حضرت صدیق اکبر رضی الله تعالی عنه
 و حضرت خواجہ عبدالخالق غجدانی و حضرت خواجہ بزرگ بهار الدین نقشبند و حضرت خواجہ علاء الدین
 عطار است قدس امرارهم این همه تعدد نسبت برای چیست و کدام خصوصیات درین اکابر ارجح
 یافته می شود که در دیگران نیست.

بعد الحمد والصلوة و تبلیغ الدعوات به برادر گرامی سعادت و توفیق آثار میان شاه محمد
 رزقه الله سبحانه الاستقامه و القبول می رساند. پرسیده بودند که سبب چیست که سلسله علیه

نقشبندیہ را قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم بحضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منسوب می سازد
 و باین نسبت بر سائر سلاسل مرتبت می دهند و بحضرت خواجہ عبدالخالق غجدانی قدس سرہ نیز نسبت
 می دهند و ایشان را سرسلسلہ خواجہای گویند۔ و بحضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نیز اضافہ
 می کنند۔ و باین سلسلہ آن حضرت را می دانند و بحضرت خواجہ علاء الدین عطار قدس سرہ
 نیز مضاف است۔ و می گویند کہ اقرب طرق طریقہ علیہ علانیہ است۔ این ہمہ تعدد نسبت برای
 چیست و کدام خصوصیات درین اکابر اربعہ یافتہ می شود کہ در دیگران نیست۔ بدانند
 نسبتی کہ از حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہ اکابر این سلسلہ رسیدہ نسبت جذبہ قیومیت
 است و این جذبہ از خصائص آن حضرت بود و از آن حضرت بہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسید
 چہ حضرت سلمان با وجود ادراک اشرف صحبت خیر البریۃ علیہ و علی آلہ و صحبہ الصلوٰۃ والسلام از
 مستفیدان صدیق اکبر بودہ چنانچہ معروف و مشہور است۔ و از سلمان فارسی معفن بہ عزیزیان
 رسیدہ تا آنکہ نسبت خواجہ عبدالخالق غجدانی قدس سرہ رسیدہ۔ ایشان برای حصول آن
 جذبہ تعلیم حضرت خضر علیہ السلام طریقہ وضع کردہ اند و ذکر لغی و اثبات را برای استحصال
 آن نسبت قرار دادند۔ منقول است کہ حضرت خضر علیہ السلام ایشان را در آب غوطہ دادہ تعلیم
 این ذکر فرمودند۔ مانا کہ در آب غوطہ دادن برای آن باشد تا نفس تواند گرفت کہ حبس نفس
 درین مراقبہ از ضروریات است۔ پس اصل نسبت از صدیق اکبر باشد و وضع آن از خواجہ آمد
 ازین سبب انتساب سلسلہ بہ ہر دو بزرگ درست آمد۔ و اگر بحضرت خضر نیز نسبت دهند
 وجہ دارد کہ ما فہم من قبل۔ و حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ جذبہ معیت را بہ آن نسبت
 سابق الحاق فرمودند و این نسبت از خصائص ایشان است۔ می فرمایند کہ از حق سبحانہ طریقہ
 خواستم کہ اقرب طرق باشد و البتہ موصل بود۔ مراد ازین طریق ہمین نسبت جذب معیت است
 و حضرت خواجہ علاء الدین خلیفہ نخستین ایشان برای حصول این نسبت را ہی وضع کردہ اند
 و آن مراقبہ اسم ذات است۔ اصل نسبت بحضرت خواجہ بزرگ عنایت شدہ است و طریق حصول
 آن را خواجہ علاء الدین واضح اند۔ پس انتساب سلسلہ بہ این ہر دو عزیز درست آمد فافہم
 والسلام علی من اتبع الهدی۔

بسیادت پناہ میر محمد اسحاق کہ مکرم خان بہت دیر شرف الدین
مکتوب ہفتاد و سوم در بیان آنکہ طالب باید کہ در کار خود در چین شدائد و آلام

فتویٰ نہ دہد۔ وغیرہ الک۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اللہم لا اُحصی ثناء علیک انتَ کما
اثنیت علی نفسک۔ صل علی نبیک المصطفیٰ وحبیبک المحبیبی صاحب قاب قوسین
أو ادنیٰ وعلی آلہ الصلوٰۃ من ائمہ و اخوتہ الحائزین بیواتہ مکتوب مرغوب کہ
درین نزدیکی رسید از مکاتیب سابق امتیازے داشت و شوق دیگر از فحوائے آن بندان
جان می رسید۔ و ذوق دیگر از منطوق آن بدل می دید۔ علامتے بود بر اتحاد تمام و آیتے
بود بر سر انجام مرام۔ سالک راہ را باید کہ در مشدائد امور و امتحان گوناگون و مصائب
متلوٰۃ از جانہ رود۔ و پیچ گوئے در کار خود فتور را راہ نہ دہد۔ چون افعال الہی غر شانہ
معلول بہ اغراض نیست بر منظر واحد نیست۔ نہ توان دانست کہ اقبال او سبحانہ و فتوح غیب
از راہ محنت ظهور فرماید یا از راہ نعمت بصورت عطا بر آید یا تمثیل بلا۔ حضرت سلیمان علی
نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام از بدو کار در چار بانش نعمت آن دادند کہ کم کسے دید۔ و ران
لہ عندنا کز نفی و حسن مای۔ و حضرت موسیٰ را علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام بعد
تولد در تنور پر آتش افکندند۔ بعد ازان در تالوت انداختہ در دریا سردادند۔ بعد ازان
در دست دشمن افتاد و خون قبطی از دست او بہ وقوع آمد و از ہراس فرار نمودہ دہ سال
در بادیہ غربت شبانی کرد۔ چون بہ مہر روان شد در بادیہ خوئوار شب تاریک شد و
برق خستہ گرفت۔ و گوسپندان رسیدند و گرگان حملہ آوردند و اہل بیت ایشان را
در دوش حمل گرفت و سرما سخت شد و آتش پیچ جامو جو دہد و ہر چند از سنگ چقماق
آتش جُست ازان آتش نہ یافت۔ چون عجز دے چارگی بہ این درجہ رسید فتوح غیب پدید
آمد و عنایت ازلی در رسید۔ گفت اِنِّی النَّسْتُ قَارًا۔ چون بہ طلب آتش آنجا رسید گل دیگر
تکلفہ بودند اشنید اِنِّی اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔ و بکلام رب متعال و قرب و منزلت رسالت
سرفراز گشت۔ و وعدہ غلبہ بر اعدا یافت اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی و اسمع لہما یوحی

ثُمَّ جِئْتُ عَلَى قَدَرٍ يَا مُوسَىٰ وَالْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةٌ مِنِّي وَاصْطَفَيْتُكَ لِنَفْسِي
به این تشریف مشرف گرداند تا بدانی که عنایت او سبب آنست که منحصراً بر یک طریق نیست پس مبر راه
امید دار باید بود.

به حافظ محمد امین پشته در جواب استفسار او که از ددام حضور
مکتوب هفتاد و چهارم و آنکه ریاضات و مجاهدات برخه از مشایخ اختیار نموده اند
و جمیع از کمال برک آن رفته و کذا ظهور کرامات و خوارق از بعض اولیا به وقوع آمده بجلالت بعض دیگر.
بعد الحمد و الصلوة و تبلیغ الدعوات به برادر گرامی رزقه الله تعالی الاستقامة و الکرامه
می رساند مکتوب شریف رسیده مسرور ساخت. آنچه از افراط محبت و وحدت قبله توجه انتظام
و حصول فیوض ازین عاصی مرقوم ساخته بودند فقیر هیچ لیاقت امری ندارد و از حسن ظن هر چه
نویسند گنجایش دارد. شاید با شما مطابق ظن شما عمل نمایند. اَنَا عَبْدٌ ظَنُّ عَبْدِي بَنِي. شنیده
باشند. اسول چند نوشته حل آنها خواسته بودند. بدانند حضور می که در ابتدا دست می داد
فان عبارت از ددام نگرانی دل هست بجناب قدس غرثانه پیش از حصول فنا و بقا. آن را
اعتبار نمی نهند. آنجا معامله از حضور بحصول می افتد. آنرا حضور می که منتیان را دست
می دهد و آن کنایت از حضور ذاتی است بے فتور بر باطن سالک که معنی عین و اثر اوست. امر
دیگر است. و چون معامله سلوک آن برادر دینی به این مقامات در حضور حضرت ایشان قدس
سرّه مشخص شده بود اگر بحصول این قسم تجلی ذاتی امید دار باشند. بل دعوی نمایند گنجایش
دارد. دیگر بدانند که ریاضات و مجاهدات اگر براس سلوک و ترقی باطن باشد و براس حصول
قرب الی غرثانه بود سوال شما درست می افتد. اما محققان گفته اند که ریاضات انبیاء علیهم
السلام نه ازین قبیل بود بلکه ایشان را براه اجتناب کثرت کثرت می بردند ریاضت کنند یا نه.
چنانچه حدیث أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُودًا به آن مشهور است. و سلوک صحابه کرام نیز به انوکاس و
به آثار صحبت به همان منج بود. مجرد صحبت ایشان را کار ریاضت می کرد و معذالک یا عنایت منافع
دیگر بسیار دارد که برائے جلب المنافع اختیار ریاضات می نمودند. و طریقه خواجگان بزرگوار
چون بعینه طریقه اصحاب کرام است ترقی و سلوک ایشان به جاذبه محبت و صحبت شیخ مقید است.

ولیس۔ آری اگر برائے حصول منافع دیگر اگر اختیار ریاضت کنند جائز است و مستحسن لکن حضرت
 مجدد الف ثانی قدس سره نگاشته اند که کثرت جوع را چنانچه منافع کثیر است از حصول هفتاد و یک
 وقت محاسبه و غیرها مورت بعض مضار خفیه هم است که سالک را از ترقی باز می دارد و در توهمها
 فاسده می آرد۔ در صحبت حضرت خیر البریه علیه و علی آله الصلوٰۃ و التحیہ و الذار آن صحبت از مضار
 این جوع امن میسر بود و منافع محضه متوقع بود۔ لهذا اختیار این جوع آنجا محمود بود و بعد
 قرن اول منافع و مضار مختلط است۔ جمیع از مشایخ نظر بر منافع آن نموده آن را اختیار کردند
 و مضار آن را اعتبار نه نهادند و جمیع دیگر از ملاحظه مضار آن از منافع آن نیز گذشتند و مقرر
 عقلا است امری که دائر در ضرر و نفع باشد ترک آن اولی است و نیز نوشته اند که ریاضت منحصر
 در کثرت جوع نیست رعایت غنیمت در جمیع امور و اختیار توسط حال در جمیع اشیاء و دوام
 حفظ نسبت از اعظم ریاضات است۔ اما در نظر عوام بهائیم صفتان از غیب امور اکل است و
 ریاضت منحصر در قلت ترک آن است۔ و نیز بدانند که خوارق و کرامات در قرب الہی جل شانہ
 دخل نہ دارد۔ و قلت و کثرت ظهور آن سبب تفاضل اقدام اولیاء نیست۔ رواست۔ ولی
 که از خوارق ظهور نیامده باشد افضل باشد از ولی دیگر که از دے خوارق بسیار ظهور نماید
 پس آنچه در عبارت مشایخ واقع شده است از عدم اعتبار کرامات و خوارق به این معنی است
 و آن منافی آن نیست که خوارق فی نفسها از فضائل و فرایا باشد۔ و سبب ذکر آن در احوال
 مشایخ ترغیب و جذب قلوب شان و بیان نعمت و آیات الہی است غر شانہ قافم۔ والسلام علی
 من اتبع الهدی و التزم متابعت المصطفیٰ۔

بہ نجابت پناہی دعوفان دستگاہی خواجہ میر محمد کبیری کابلی در جواب عرفیہ
مکتوب ہفتاد و بیستم او و شرح احوال او۔

نحمدہ سبحانہ حمداً بعد حمد و تسلی و تسلم علی رسولہ محمد و آلہ صلوٰۃ و غیت صلوٰۃ و سلاماً اثر
 سلام۔ صحیفہ شریفہ کمالات دستگاہ برادر دینی خواجہ میر محمد کبیری او صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم
 رسیدہ مسرور ساخت۔ مقدمات در غرض حضرت ایشان و تسلیمہ مخرومان عبارت زکین و الفاظ

لہ و فی الحدیث الفاقہ لا صحابی سعادت و افتاء فی الخوازمات سعادت

دلکش اندراج یافتہ بود غمہارا تازہ ساخت۔ از بے رحمی اخوان و اہل زمان اکیلے رفتہ بود
 رزقنا اللہ و آیا کم التحمل و الصبر الجلیل علیٰ ایدائہم۔ از ظہور الوار و فیوض و نزول آن مثل قطرات
 امطار و نزاد آن آفاقاً تا مرقوم بود۔ و ظہور نورے مثل نقطہ و وسیع شدن آن بمرتبہ کہ از
 ادراک خارج گردد۔ و لہذا ظہور نقطہاے دیگر بہین قسم الی غیر النہایتہ اندراج یافتہ بود بہ صہوح
 پیوست و خیلے امیدوار ساخت۔ اللہ تعالیٰ از نور ہر فی کہ مبداء الوار و ظہورات است و لو
 مجهول الکیفیۃ ارزانی دارد و واقعہ کہ در آن حضرت الیشان را بر مصلیٰ سبز دیدہ اند و بر شما
 مہربانہا می کنند و بوسہ بر پیشانی شمامی دہند و کتابت را نوشتہ بجانب شمامی اندازند و طالعہ
 نمودہ از مناصب تامہ حضرت مجتہد است و خصوصیت بسیار بہ آن قبلہ جہانیاں معلوم می گردد۔
 و آنچه از اخذ طریقہ غزیری معمری و دیگر یاران و دیدن حضرت مجدد الف ثانی و حضرت الیشان
 بعد توجہ و ظہور آن حضرت بر آن غزیرے و اذن دادن بر تلقین نمودن ذکر و بیان نمودن حلیہ
 آن حضرت قدس سرہ مرقوم بود خوش وقت و امیدوار ساخت۔ اللہ تعالیٰ مبارک
 گرداند و استقامت تامہ بخشد۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم
 بہ ابن فقیر محمد ہادی در بیان بعض از خصائص حضرت مجدد الف
 ثانی و حضرت پیر دستگیر خود رضی اللہ عنہما۔

حضرت الیشان قدسنا اللہ بسرہ الاقدس می فرمودند کہ در خدمت حضرت مجدد الف
 ثانی رضی اللہ عنہ بہ تقریبے سخن از معرفت شیخ محی الدین ابن العربی کہ در کریمہ و ان مبن شئی
 الا یسبح بحمدہ گفتہ کہ رد است کہ ضمیر بجدہ سوے شے بگردد۔ یعنی تسبیح ہر کس راجع
 بہمان مستحب است و لائق آن نیست کہ بجناب مقدس واصل گردد۔ یعنی تا زملے کہ خیرے ازین
 کس باقی است از نفس او حاصل است۔ مذکور می شد فرمودند کہ شیخ راست گفتہ اند و درین ضمن
 حکایت غزیرے کہ در نفحات مذکور است وے را عقبہ پیش آمدہ بود دے تذکر کردہ کہ اگر ازین
 عقبہ خلاص یا بم ہرگز خداے تعالیٰ را یاد نکنم۔ و شیخ الاسلام در شرح آن گفتہ کہ از نیک یاد
 خود مذکور شد حضرت مجدد الف فرمودند کہ الحال در تمام روے زمین ہیچ کس را بمی یا بم
 کہ تسبیح وے بجناب مقدس واصل گردد۔ ہر کس کہ کلمہ لا الہ الا اللہ می گوید چون وے

در میان است الوهیت خود را اثبات می نماید۔ مگر خود را می یابیم که من بکلمه خواندن اثبات
 توحید می نمایم۔ و تسبیح من و اصل است بحضرت الوهیت جلّت عظمتہ حضرت ایشان می فرمودند
 که من و حضرت مخدومی در خدمت بودیم فرمودند حتی که تسبیح شما هم راجع به شماست با آنکه
 مدتی شده بود که از فتای نفس ما خبر داده بودند۔ ازین فرموده حال عجیب روداد۔ رفتہ
 مطالعہ حال خود نمودم و بعد عشاء بعرض رساندم که من حالت خود را بچنین می یابم و حضرت
 بچنین می فرمایند متوجه شدہ فرمودند کہ صورت آن مقام کہ دران این حالت حاصل شود
 حاصل شدہ است۔ بعد از ان بعد از فرمودند کہ حق تعالی ترا حقیقت آن مقام عالی عنایت
 فرمود۔ راقم حروف گوید این بشارت در باب قطب العرفاء حضرت میا بخیر کلان قدس سرہ
 نیز از حضرت مجدد الف ثانی صادر شدہ است۔ الحمد للہ والصلوٰۃ علی بنیہ آلہ و صحبہ
 حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ الاقدس در آیات کہ در حبس سلطان وقت بودند روزی
 به قلع اصحاب فرمودند کہ از ان وقت کہ در حبس صوری ایم حق سبحانہ و تعالیٰ جمیع ادلیات
 عصر را در ہر روز زمین کہ باشند در مقام ہائے شان مجوس ساختہ است و از ترقی ممنوع گشتہ اند۔
 بل معاملہ ارشاد ترقی را برداشتہ اند چنانچہ کارخانہ را برمی دارند۔ در تمام روی زمین
 ہمیں ہارامی یابیم کہ درین ایام در ترقی بر اینہا باز است۔ یکے خود را فرمودند و یکے حضرت
 ایشان ما را فرمودند و یک شخصے را فرمودند کہ در کوس افتادہ است۔ را دی گوید ظاہراً
 اشارہ بہ بدخشان و ما در ارالہنر نمودند۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و ہفتم بہ صوفی محمود کشمیری در بیان تقید بر ترقی مسترشدان۔
 بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات بہ حقیقت انتباہ انوی
 اغری صوفی شیخ محمود کشمیری می رساند۔ مکتوب مرغوب رسید بروصنع شریعت مستقیم باشند و
 در توجہات مسترشدان سرگرم بوند۔ و در ترقی شان ساعی باشند۔ چون رخت پناہ صوفی
 بہادری رسند و زیر بیگ و دلدار بیگ نیز می رسند تا بجاعت صحبت دارند و توجہات
 نمایند تا اثر ہا ظاہر گردد۔ والسلام۔

در اشاره به بشارت که از گذشت ظلال و پیوستن به اصل الاصول
مکتوب هفتاد و هشتم و تجلیات ثلثه به صوفی محمود کشمیری -

نحمدہ و نصلی - امید داریم که آن برادر گرامی حقائق آگاه از صنوف ظلال گذشته
 به اصل الاصول رسیده باشند و از تجلیات افعالی و صفاتی گذشته به تجلی ذاتی که منتها اقدام
 سالکان است پیوسته - این تجلی نزد مشائخ گرام دائمی نیست آن را کالبرق الحافظ می
 گویند - یعنی زلمه به سیرمی آید که خرق ردپوش صفات نموده ذات بحت بریاطن سالک متجلی
 می گردد و باز در استتار می رود - و نزد حضرت مجدد الف ثانی قدس سره الاقدس این تجلی
 دائمی است - می فرمایند ان الذات اذا تجلی لا استتار له مکتوب شریف می رسد -
 والسلام علی من اتبع الهدی -

به جناب زبدة السالکین خلاصه العارفین حضرت خواجہ محمد محیی
مکتوب هفتاد و نهم ادام اللہ تعالی الانام افاضتہ در استغنائے محبوب حقیقی جل سقنائہ

نحمدہ سبحانہ حمد بعد حمد و نصلی و سلم علی رسولہ محمد و آلہ صلوٰۃ و سلام غیب سلام
 نیازمندی و تحیت فراوان ازان عاصی مہجور که لیاقت هیچ خبر نہ دارد و قابل هیچ معنی نیست
 به گرامی خدمت ملاذ اہل اللہ رسیده بدرجہ قبول موصول باد یعنی داند چه نویسد لطائف
 محبوب بر تر ازان است کہ زبان زد امثال ما مہجوران گردد و محاسن مطلوب نازک تر ازان
 است کہ ہر لولہ الوہ سے خیال ترجہانی آن نماید تا ادنا پیدا است طالب در بے قراری طلب
 عمرے بسرمی برد و ہمیشہ آتار و آیات خورشندی باشد - چون او پیدا آید و خرق ردپوش
 ظلال فرمودہ بہ صالت ظہور نماید سالک بے چارہ رخت ہستی را بہ تنگناے عدم کشد و انانیت
 را برباد دہد - این زمان از عارف نامے ماند نہ نشائے نہ عینے باشد و نہ اثرے نہ
 خود از درون برون جلوه کرد و من زمین چو سایہ محو شدم کز دو سو چراغ آمد
 سایہ افادت بر مفارق اہل طلب ممد و دباد - سیادت پناہ میرسید شریف چون تو جہ
 خدمت بود بد و کلمہ تقدیر داد - والسلام اولاد آخراً -

مکتوب ہشتادام

بہ ارشاد پناہی شیخ فقیر اللہ در بیان تجلی ذاتی دائمی بالبشارت ارشاد بارہ^{اد}

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اللہ تعالیٰ و تقدس شانہ
جمال لایزال را بے پردہ ظلال و حسن جلال ذاتی را مبرا از تکلفات خیال و مثال بر ساحت باطن
جلوہ داد بہ حیثیت کہ حسن و خاشاک تعلقات و تصورات حجاب نظارہ آن حسن و جمال نہ گردد۔ بلکہ
علی التوالی و الدوام بے فاصلہ استتار بر منصفہ ظهور تابان باشد۔ این معنی از خواہی تجلی ذاتی
است۔ فرمودہ اند اَلذَّاتُ اِذَا تَجَلَّى لَا اسْتَارَ لَہُ۔ و آنچه گاہے تجلی شود و گاہے مخفی
از مراتب صفات است۔ چہ تقلب و تبدل در صفات است در مرتبہ ذات بحت این معنی مفقود است
و آنچه در عبارت مشارح قدس امرار ہم از تجلی ذات بہ تجلی برقی بعیر رفتہ و فرمودہ کہ تجلی ذات
کالبرق الخاطف صورت می بندد و اکثر در استتار می باشد نزد محققان این طائفہ آن تجلی راجع
بہ تجلی شانی است از شیون سریع الاستتار۔ چنانچہ تفصیل این معنی از مکتوبات قدسی آیات حضرت
مجدد الف ثانی و حضرت الیشان رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہویدا می گردد۔ ہذا دیگر از مشوق دریافت
صحبت شما چہ نویسند۔ چون معاملہ ارشاد آن مقامات بذات شمار یوہ است و سبب انعقاد محل
تکمیل بہ سنجاشما آید نمی تواند شمارا طلبید و بدعا و توجہ غائبانہ اکتفا می رود۔

مکتوب ہشتاد و یکم

بہ شیخ نور محمد صوفی در افاصلہ حضرت پیر دستگیر خود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بر خود کہ طالب صادق بودند۔

بعد الحمد والصلوات و تبلیغ الدعوات برادر گرامی توفیق و سعادت یار اخوی نور محمد وفقہ
اللہ تعالیٰ لمرضاہ می رسانند۔ احوال حضرت الیشان مع فرزندان و خولیشان بعافیت قرین است
استقامت و جمعبیت شما مطلوب۔ چون خبر وصول وطن و کیفیت رویدا آن مقام نہ فرستادید
منتظریم۔ افادہ برکات و افاصلہ کمالات کہ درین ایام ازان حضرت مدظلہ بر طالب صادق
علی التواتر واقع است چنان شرح آن دہد۔ معارج ولایت و مقامات اولیا زینہ صعود آن
کمالات است و منازل شہود و درجات تجلی مقدمہ وصول از ظل چہ گوید اصل ذرات می نماید
از گذشت آفاق چہ خبر دہد ولایت نفس ازان در راہ است آنجا نہ صغوری است نہ وصول۔ و نہ
غیب است و نہ چہنور۔ نہ عروج است نہ نزول آنجا ہم آن است کہ بر تہ زمینان است۔

مکتوب ہشتاد و دوم

بہ احقر فقرار عاصی ترین مخلوقات باری محمد ہادی غفرلہ سبحانہ اذنیہ
در بیان آنکہ مناسبت عالم امر بہ ارباب سُکر است و موافقت عالم خلق بہ صحو

الحمد لله وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ الہی دالہ آبائی مارا دوستان مارا
یک لحظہ و لمحہ بغیر خود و بنفس ما گذار۔ و عناصر ظاہر مارا در رنگ لطافت دریا طن با خود مشغول گردان
توجہ لطافت درونی استہلاک و اضمحلال است در مطلب بجدے کہ بغیر آن مشغورے نہ اند و اشتغال
عناصر ظاہر دوام عبادت و موافقت بر طاعت محبوب است۔ مناسب عالم امر کہ عالم سُکر است
تلاشی و اضمحلال است۔ و موافق عالم خلق کہ از اہل صحو است قیام بہ عبادت است۔ حکیم مطلق غر شانہ
از ہر یکے آنچه مناسب است طلب داشتہ است فافہم فاذنہ ینفعک والسلام علی من اتبع الہدے۔

مکتوب ہشتاد و سوم

بہ زبدۃ المعارفین قدوۃ السالکین حضرت شیخ عبدالاحد در اظہار لازم

نخدہ و فصلی۔ عرفان پناہ ملاذ اہل طلب در مراتب صوری و معنوی
مترقی باشند۔ و مارا مشتاق دیدار فرحت آثار دانند و از خیر خواہان خاص لقصور فرمایند و از دعا
خیریت خود غافل نہ دانند۔ ہر چند خود بہ مکافات قیام نمایند یا نہ

ما خود بہ گرد دامن مردے نمی رسم شاید کہ گرد دامن مردے بہ مارسد
باقی حقیقت اینجا بہ سمع شریعت می رسیدہ باشد۔ حاجت نوشتن نیست۔ اخوی اغری میان خلیل اللہ
جیو بعافیت باشند و مشتاق دانند۔ جمیع یاران حضور را سلام برسد۔ کمالات دستگاہ میان بدیع
الزمان و میان کلیم اللہ سلام رسانند و بخدمت شریعت ولی نعمی جیو بندگی رسانند۔

مکتوب ہشتاد و چہارم

بہ حقائق و معارف آگاہ حافظ محمد صادق در بیان کمالات دے۔

بعد الحمد والصلوۃ و تبلیغ الدعوات بحقائق آگاہ واقع
اسرار الہی اغری خواجہ محمد صادق ابراہیم سلام و اظہار اشتیاق تمام می نماید قبول نمایند و بدعا
ظہر الغیب ممد و معاون کار باشند و بہ ارسال کتب شوق آمیز دوستان دور افتادہ را بہجت و سرور
رسانند۔ بشارت عظیمہ کہ از حضرت قبلہ در باب آن حقائق آگاہ تکرار شنیدہ است از اعظم عنایات
الہی است غر شانہ و کم کسے را بہ آن خصوصیات ممتاز کردہ باشند۔ جائے آن است کہ مردم دیگر
عنایت نمایند و از فوت آن در حسرت باشند۔ شما از مقبولان خاص حضرت الشانید و آنحضرت را

نظر مخصوص بحال شماست. آن قدر فوائد صحبت و موافقت تو جهات بحکم شمار روزی گردانیده است
که رشک عالمی گردیده است. ۳

مرار رشک بر رند دیوانه ایست که افتاده بر کوه بتخانه ایست
والسلام والا کرام.

مکتوب هشتاد و نهم
به فقیر حقیر کمتر از قلمبر محمد هادی ثبته الله سبحانه علی قوانین الشرع الباهر
والسنة الطاهرة در بعض مناقب حضرت شیخ خود و شیخ خود رضی الله
تعالی عنهما باد قائل و معارف دیگر.

حضرت ایشان دامت برکاته ^{یا دهم} در مراد شیخ زین رحمه الله تعالی بسر بردند می فرمودند
که وقت رخصت فاتحه بر قبر شیخ خواندیم و متوجه شدیم دیدیم که شیخ بالنسبت خود حاضر آمده در من
گم گشت و اظهار نمود که به ازین متاعی نه داریم که بگذرانیم و معذرت خواست بدین تقریب
فرمودند که حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی را نیز همین قسم ماجراییه شیخ ابوشده بود یعنی شیخ با
نسبت خود آمده در آن حضرت گم گشته بود. در وقت که آن حضرت زیارت شیخ رفته بودند ظن
غالب این حقیر آن است که حضرت ایشان در ماده خود نیز به شیخ ابوهین قسم ماجرایی می فرمودند لغم
السلف لغم الخلف. گردیده که ایمان به آنها لازم است انبیاء و رسل اند علیهم التسلیات. و جماعه که
از اصالت بهره در اندهم انبیاء اند علیهم الصلوٰة والسلام. و اگر طفیل پیغمبر مصلی الله علیه و سلم فردی
مرا از امت ادرا علیه السلام به این دولت بنوازند هر چند نبی نباشد اما داخل جرگه مومن به است
که به اجمال در امنت بالله مذکور اند. بدان اسعدک الله تعالی که تبعیت دیگر است و طفیل دیگر
در فردا صلی هر چند تبعیت نسبت اما طفیل ثابت است. هر چه می یابد به طفیل نبی خود علیه السلام
می یابد. بلکه طفیل در جمیع انبیاء کرام علیهم السلام ثابت است. غیر سید هم صاحب شریعتنا علیه الصلوٰة
چه مدعو اصل و سیت علیه السلام و دیگران چه انبیاء و چه غیرشان همه طفیلی دے اند تبعیت در
احکام شرعی دیگر است و تبعیت در وصول فیوض از حضرت و هاب جل جلاله دیگر تبعیت که در
فردا صیل مفقود است تبعی است که در وصول فیوض است نه تبعیت در احکام شرعی که آن همه وقت
لازم است و السلام. و نیز بدانکه حضرت ایشان ما قد سنا الله یا سراره المقدمه می فرمودند که

در مکتوبی که حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در زوال عین اثر وجود بر نوشتہ اند مطلع آن مکتوب ہل ائی اعلیٰ الا نسان حین من الدہر است شبہ عظیم دارد می شود و آن آنست چه لازم می آید کہ عارف درین وقت بہ وجوب متحقق گردد و جواب این شبہ در آن مکتوب بطریقہ واقع شدہ است۔ اما تحقیق در جواب آن است کہ این وجوب عارف را حاصل می شود کسی است نہ اصلی۔ و وجوبی کہ بہ سبب حاصل شود البتہ لذاتہ نیست۔ والسلام۔

بہ سیدی غیر معلومی در آنکہ آدمی از سایر مخلوقات افضل است۔

مکتوب ہشتاد و ششم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین اکمل الحمد علی کل حال والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ خیر آل۔ اما بعد سلام و تحیہ ازین احقر بے پروبال جناب سیادت مرتبت سید خاندان مجدد و علا قبول فرمایند ع از ہر چہ می رود سخن دوست خوش تر است۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ آدمی را بر سایر مخلوقات افضل دادہ۔ آنچه ادرا عنایت فرمودہ بہیچ یک از مصنوعات خود کرامت نہ کردہ صفت در در محبت و لازمہ شوق و عشق را کہ سبب معرفت است و منظر قرب ترقی است بہ ذلے مخصوص گردانیدہ۔ حتی کہ ملک را کہ عباد مکرم اند نیز در ان شرکت نہ دادہ۔ پس ہر کہ دروے در طلب و سوز عشق زیادہ تر باشد در مراتب قرب کامل تر بود گفتہ اند تصوف اضطراب است چون سکون آمد تصوف نماند۔ پس طالب را باید کہ خود را در طلب بے قرار دارد۔ و دمی بے جستجوے دوست نیاماید۔

مکتوب ہشتاد و ہفتم

بہ عزیز غیر معلومی در جواب مکتوب تالم و تاسف آمیزے کہ در غراپرسی امام المحققین قطب العارفین حضرت پیر دستگیر خود کہ الد بر گوار الی شاتند قدس اللہ سرہ الاعظم مرسل بودہ و در آنکہ ارشاد آنحضرت قدس سرہ بے مثل بود۔ یا اشارہ بہ بقا ارشاد در حق خویش لازال ارشادہ و ہدایتہ الی یوم القیمہ۔

ہو الحی القیوم الذی لا یموت ابداً مرسلات شریفیہ کہ برادر گرامی از کمال محبت و تمام اختصا ص ارسال داشتہ بودند رسید در غراے حضرت قطب المحققین قدس سرہ قرأت بدیعہ نوشتہ بودند و انظار تاسف و تالم از ادراک صحبت کثیر الاوزار آن قدوہ ابرار نمودہ و صبح پیوست و آتش فراق و حرقت مصیبت را مشتعل تر ساخت مخدوما ہر چند صحبت فیض مرتبت آنحضرت

قدس سرہ عدلی نہ داشت نہ تہنادرین زمان بلکہ درازمنہ سابقہ متداولہ عظیم لمثل بود۔ آثار
وبرکات تربیت کہ درین مجلس متبرک مشہود خاص و عام گردیدہ۔ معلوم نیست کہ بیچ چہ شے و گشتہ
مماثل آن دیدہ و شنیدہ باشد۔ اما اللہ سبحانہ الحمد والمنة کہ الزائر متبرک حکایت ازان نثر
می نماید و نشانے ازان ارشاد می دہد۔ لہذا واردان این بقعہ شریفہ از گرمی شراب استغراق
بہر جوش مستعد می گردند و از رنگ بے رنگی مشرف می شوند۔ آری سرعت سلوک و طے
منازل لمحہ از کجا دیدہ شود بلکہ خصوصیات بسیار و کیفیات بے شمار از اہل طلب مفقود گشتہ
إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ اگر ممکن باشد بزیارت مرقد مقدس رسیدہ روزے چند در
اکتساب کمالات بسر برند و بہ صحبت مجاوران این روضہ منورہ گذرانیدہ و شریک مصیبت
این غم زدگان شوند گنجایش دارد۔ در عین نوشتن این کتابت الہم جدائی آن قبلہ گاہی غلبہ
نمود و ہوش را ربود۔ چیرے چند نامربوط نوشتہ شد۔ والسلام۔

مکتوب مشتاد و ششم ^{بجملہ الملکی جعفر خان در علوشان مطلوب حقیقی تعالی و تقدس و}
نارسائی و عجز طالب بے چارہ آوارہ و مایلا میمہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و آلہ الحسین۔ اللہ تعالیٰ
ذات بابرکات عالی قدر را پیوستہ متظور نظر عنایات داشتہ متفقہ و مہربان این بنیواد اراد
نمی داند بہ آن عالی جناب چہ نویسند لطافت محبوب بر تر ازان است کہ ہر بے سراجائے ہوس
ترجمانی آن نماید۔ و نقائص مطلوب نازک تر ازان است کہ ہر بے سر و برگے فہم و خیال را بہ
آن رساندہ

اے ز خیال ما برون در تو خیال کے رسد ^{باصفت تو عقل را لای کمال کے رسد}
واجب از مرتبہ وجوب اصلاً بکھنہن امکان نزول نہ فرماید۔ و ممکن ناچہ یا را کہ بہ اوج وجوب
عروج نماید لفضیب سالک ازان مرتبہ علیا غیر از حسرت و حیرت امرے نیست۔
در عشق بجز گداختن نیست ^{این سوختن است ساختن نیست}

تا اونا پیدا است طالب در طلب او بے قرار و شیدا است ^{اے بے نصیب گو شوم و اے بے نوا بزم}
شد مدتی کہ گفت شتو بالور و نہ داد

و چون شاید مطلوب در جلوه آید و در کلیه این اداره شرف نزول فرماید عارف از خانان
دست شسته رخت به صحرائی عدم برد و طاقت موصلیت نه دارد

گیرم که به خمخانه مایا حس را بد کو حوصله و طاقت دیدار که دارد

لکن باینهمه بی مناسبتی از درد طلب قارغ نه باشد و به اندیشه امتناع وصل از جستجو نه
تسیند و پیوسته ماتم بحران و سوگ حرمان داشته باشد

در جهان شاید و ما فارغ در قدح جرعه و ماهش یار

بعد ازین دست ما و دامن دست بعد ازین گوش ما و حلقه یار

راه عشق در اے طور عقل است هیچ کس را شنیده که به مصلحت و فکر عاشق شده باشد

عاشق به خیال عدم وصل هرگز از طلب باز نمی ماند که این طلب در اختیار او نیست

با هر زلف تو ما را بر سوزانی هست وصل هر چند محال است تمنائی هست

این قصه پایانی نه دارد

کجا ما و کجا زنجیر زلفش عجب دیوانگی کا ندر سرافتاد

والسلام ادلاء آخراً

به مبارز خان در لقله که از زبده المتأخرین حضرت شیخ فلیل الله
مکتوب هشتاد و نهم قدس الله سره به ذکر کور ساخته بودند و تشوین تسویدش
منوده ایفاء لئولئ حضرت ایشان رقم فرمودند

بسم الله الرحمن الرحیم - حمد و سبحة اولی ثم الصلوة علی النبی و آله ذات البَرَکات

نجابت و اقبال دست گاه سلمه الله تعالی پیوسته از جناب قدس حضرت و اهب العطیات

جلت لغائب الطایب صوری و مکارم معنوی بوجه خاص حاصل نموده فیمن رسان عام خلایق و

دوستان طریق فقر باشند فان المروءة مع من احببت. امید هست که در همین طائفه محشور گردانند

و در حدیث آمده است الفقراء حل الله تعالی یوم الصمد. اما بعد خاطر نشان و معلوم

شریف آن جناب مشفق باد که در وقت توجه جهان آباد چون صورت ملاقات روئے داده بود

تقریباً نفل از زبدۃ المتأخرین حضرت شیخ خلیل اللہ قدس سرہ از جانب گوش زد شدہ بود فقیر
 مذکور ساختہ بود آنجناب ذوقبال شائق گشتہ شوق بہ لتوید آن ظاہر نمودند۔ دران وقت
 غالباً از فقیر وعدہ رفتہ متعاقب نوشتہ ارسال خواہد داشت۔ بحسب عوائق تا حال در تعویق
 افتاد۔ الحال توفیق آن یافتہ می نویسید۔ از غریزے مسموع گردیدہ والہمدہ علیہ کہ در زمان
 سلطان خراسان از علمائے مملکت خود چند مسئلہ نویسانیدہ بہ طریق امتحان بہ بادشاہ توران
 فرستاد کہ از فضلای آن دیار علیا حل نمودہ ارسال دارند کشتش ماہ مہلت قرار دادہ بادشاہ
 توران بر علمائے آن کرد جواب آن خاصستہ و مہلت مذکورہ بیان نمود۔ گویند درین مدت ششماہ
 ہر چند علمائے افکار خود را کار فرمودند بیچ یکے جواب حل یک مسئلہ ہم نہ شد۔ بادشاہ از جہت
 انفعال آنکہ عدلے دین خوش وقت شوند این قسم ملک بزرگ از حل آن عاجز آید آن مسائل
 بخدمت حضرت شیخ خلیل اللہ قدس سرہ فرستادہ کہ علمائے ظاہر بہ عجز قائل گشتہ اند۔ شود کہ
 آن حضرت بنور فراست و معرفت باطن حل فرمایند و ما را ازین خجالت بر آرند۔ ایشان علی الفور
 یا بعد ساعت جواب فرستادند کہ مقبول ہمہ شد۔ آن مسائل این است۔ امر خدا جل شانہ اگر
 بجا آرد خوب و اگر بجا نیارد خوب۔ امر خدا جل شانہ اگر بجا آرد خوب و اگر بجا نیارد خوب تر۔
 امر خدا جل سلطانہ اگر بجا آرد بد و اگر بجا نیارد ہم بد۔ امر خدا عز و جہاںہ اگر بجا آرد بد و اگر
 بجا نہ آرد بد تر۔ حضرت شیخ جواب ادلے فرمودند کہ مسافرے روزہ ماہ رمضان پیش آید اگر
 روزہ گیر خوب و اگر روزہ نہ گیر خوب۔ و در جواب ثانی گفتہ کہ دلی مقتول اگر از قاتل قصاص
 گیر خوب و اگر نہ گیر خوب تر۔ و در جواب ثالث افادہ کردند کہ کافر اگر نماز خواند بد و اگر
 نماز نہ خواند بد۔ و در جواب رابع القافر نمودند مسلمے در حالت مستی نماز خواند بد و اگر نماز
 نہ خواند بد تر۔ والسلام اولاً و آخراً۔

بہ محمد خان برکی بخاری در جواب استفسار او کہ اتفاق صوفیہ کرام و مشائخ
 عظام بر آن است کہ حصول مقامات قرب الہی غرضانہ و قطع منازل بقادما بعد
 ہمہ موقوف بر دولت فنا است تا بشریت این دولت مشرف نہ گردد و از مقامات قرب بے نصیب است و در درگاہ
 کبریا خوار دے اعتبار۔

مکتوب دوم

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ سرآمد محققان این طریقہ اند و حلال مشکلات این بوادی بزرگداشتہ اند کہ صاحب فن را مجال مخالفت بہ احکام منزلہ نمی ماند و زیادہ از ترک اولی از وجود نمی آید۔ و بسیار از سالکان و ہم طریقان راجی بنیم کہ بہ بقا و مابعدہ من الکمالات مشرف اند و بہ وجدان صحیح و کشف صریح این معنی را در خود مشاہدہ می نمایند و حضرت ایشان قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ بہ بشارات حصول آن مقامات آن عزیز را ممتاز گردانیدہ اند و آن علامت فنا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ السامی بیان فرمودہ در آن جماعہ یافتہ نمی شود و بہ آن چسبیت۔ و جواب آنکہ پرسیدہ بود کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرضوان در رسالہ مبدا و معاد نوشتہ اند کہ حق از مذہب حنفی و شافعی نہ گذشتہ و حال آنکہ ہر چہ از مذہب برحق است چنانچہ مقرر است۔ الحمد للہ رب العلمین۔ و الصلوٰۃ علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین۔ اما بعد مکتوب مرغوب برادر دینی سعادت و توفیق آثار شیخ محمد جان رسید مخبر سلامتی و استقامت بروضع اکابر گردید۔ الحمد للہ سبحانہ علی ذالک۔ چہ نعمت است کہ ظاہر بہ احکام شرعیہ و بہ باطن بہ نسبت خاصہ صوفیہ علیہ متعلی باشد۔ مخدوم از ہر چہ می رود سخن دوست خوش تر است۔ پرسیدہ بودند کہ اتفاق صوفیہ کرام و مشائخ عظام بر آن است کہ حصول مقامات قرب الہی غرثانہ و قطع منازل بقا و مابعدہ ہمہ موقوف بر وجود دولت فنا است تا بشریت این دولت مشرف نہ گردد از مقامات قرب بے نصیب است و در درگاہ کبریا خوار و بے اعتبار است۔ و حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ سرآمد محققان این طریق اند و حلال مشکلات این بوادی بزرگداشتہ اند کہ صاحب فن را مجال مخالفت بہ احکام منزلہ نمی ماند و زیادہ از ترک اولی از دوسے بہ وجود نمی آید و بسیارے از سالکان و ہم طریقان راجی بنیم کہ بہ بقا و مابعدہ من الکمالات مشرف اند و بہ وجدان صحیح و کشف صریح این معانی را در خود مشاہدہ می نمایند و حضرت ایشان قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاسی بہ بشارات حصول این مقامات آن عزیزان را ممتاز گردانیدہ اند و آن علامت فنا کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرمودہ در آن جماعہ یافتہ نمی شود۔ و بہ آن چسبیت و علاوہ این اشکال آن است کہ از حضرت ایشان منقول است بطریق شہرت می فرمودند کہ ما فتاے نفس را بہ کم کسے از یاران گفتہ ایم بلکہ بہ کسے نمی گوئیم۔ جواب ادلاً آنکہ آنچه مشائخ کرام در معنی فناے نفس

قرار داده اند که سالک بر عدمیت ذاتی خود مطلع گردد و خود را خالی محض و جماد صرت یابد
 صفات را از خود جدا دیده به اصل آن ملحق بیند و امثال این معنی را آنحضرت عموماً به یاران
 می فرمودند و آن جماعه نیز این معنی را در خود مشاهده می کردند اگر از اهل علم می بودند و بمراتب فوق
 می رسیدند چه موقوف علیه منازل فوقانی حاصل کار و تقدیر و زکارشان بود و آنچه حضرت
 مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه در تحقیق فنا افاده فرمودند دقتی است بس شگرت از
 خصائص آن حضرت در رنگ مقالات می فرموده. دیگر آن حضرت که بر تحقیقات قوم نیادی
 کردند و این دقت در اکل افراد فنا معتبر است نه در مطلق فنا که موقوف علیه مقامات دیگر است
 و شک نیست که سالک به اندازه کمال و نقصان فنا در مراتب فوق زیادتی و کمی خواهد کرد
 و آنانکه به این نقصان از مراتب فوق محروم ماند و آنچه از حضرت ایشان در علاقه اشکال
 مذکور نشد مراد از آن فنا همین قسم فنا است و آنحضرت بعضی یاران مخصوص را از آن
 قسم فنا نیز امیدوار ساخته اند و نفی آنحضرت به اعتبار اعم و اغلب است و ثانیاً آنکه لطیفه
 نفس چون بفناء اکل متحقق گشت و در مشاهده مطلوب مستهلک گردید چون از عالم امر است
 و سبک موصوف مجال مخالفت در دوسه نخواهد ماند چه از راضی و مرضی مخالفت نمی آید. و
 انکار صورت نمی بندد. درین وقت قائم مقام این لطیفه از عناصر اربعه جزو ناری خواهد بود
 در رنگ سائر لطائف عالم امر که بعد فنا خلیفه شان لطیفه از لطائف عالم خلق معین می شود
 تا این لطائف بجدا اعتدال نه رسیده اند و تطهیر شان بکمال نه پیوسته مخالفت در دنیا متصور
 است بلکه واقع بلکه گویم که بعد تطهیر و تزکیه و پس از حصول اعتدال نیز صورت مخالفت در
 آنها موجود است. چه این عناصر از عالم خلق اند و صحو لصبیب ایشان است. استلک مطلق
 لصبیب اینها را حاصل نیست تا چار مخالفت در دنیا می ماند بلکه در ابقای این مخالفت حکم و
 مصالح حسنه است. از حصول مناسبت بعالم ارکان که مناسب مقام دعوت است استیجاب
 توبه کثیره بر خطا و لیسیره و بقاء جهاد اکبر که پیوسته در مقام مجاهده باشد. چون این تحقیق معلوم
 شد واضح گردید که از فانی مطلق هم مخالفت متصور است القطب یزنی شنیده باشند
 و نیز مقرر است که اولیای معصوم از ذلوت نیستند عصمت از معاصی خاصه انبیاء است علیهم

اصاۃ و التسلیمات۔ سوال ذنوب و زلات کہ از عارف بعد فناء نفس حاصل شود منشاء
 آن تفصیرات عناصر باشد نہ آمارہ۔ آیادرمواخذہ این زلات و آن ذنوب کہ قبل از فناء نفس
 بہ وجود می آید یکسان است یا فرق درین دو مواخذہ ثابت است۔ اگر فرق ہست سبب آن
 چیست۔ جواب امیدواری چنان است کہ فرق عظیم درین دو مواخذہ ثابت باشند
 چہ نفس انسانی پیش از حصول دولت فنا داخل اعدا رہست و منکر احکام سماوی۔ عاد
 نفْسُکَ فَانْهَآ اَنْتَصِبَتْ بِمَعَادَاتِیْ بِرَّآنِ گواہ است۔ پس مخالفت از راہ کفر و
 انکار است و صاحب این نفس مبتلا بہ مرض ذاتی پس مواخذہ روا باشد و البقا باشد بخلاف
 عناصر اربعہ کہ مخالفت در انہما از کفر و انکار نیست بلکہ با وجود انقیاد و تسلیم از راہ تسبیح
 و غیر اگر مصدر تفصیرات گردد مجوز است۔ پس صاحب این عناصر از مرض ذاتی نجات یافتہ
 بہ عود من عوارض بہ بلا مبتلا می گردد و با وجود موافقت مصدر مخالفت می شود لاحیاء
 مواخذہ بر آن اسهل می شود۔ فائدہ۔ در نجات اخروی و خلاصی از نار حق سبحانہ از کمال
 کرم خود ایمان و تصدیق قلبی را اعتبار فرمود و دخول اہل بہشت را بہمان تصدیق منوط ساختہ
 و انکار و مخالفت نفس را درین نجات معتبر نہ ساخت آری کرم الہی جل شانہ چنین باید و
 خدائی را این چنین کرم شاید۔ پرسیدہ بودند کہ حضرت مجدد الف ثانی در رسالہ مبدا و
 معاد نوشتہ اند کہ حق از مذہب حنفی و شافعی نہ گذشتہ و حال آنکہ ہر چہ از مذہب برحق است
 چنانچہ مقرر است۔ محذو ما حق عند اللہ یکے است و ہر چہ را حق گفتن یہ اعتبار آن است کہ حق دائر
 است درین چہار مذہب گفتہ اند۔ مقلد ہر مذہب را باید کہ آن مذہب را حق دانند مع احتمال
 الخطا و خلاف مذہب خود را خطا دانند مع احتمال الصواب۔ و در مسئلہ ما نحن فیہ کہ حق
 را ازین دو مذہب بیرون نہ خواہد دانست چون این ظنی است کہ بہ الہام ثابت گشتہ است
 مع احتمال حقیقہ طرف ثانی باقی خواہد ماند۔ و ظاہر آن است کہ این حکم باعتبار اعم و اغلب
 فرمودہ اند نہ مطلق۔ بحیث یعم جمیع الافراد ولا یثبث عنہ فرد واللہ سبحانہ
 اعلم۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

مکتوب نود و یکم

به حقیقت آگاهی شیخ عبدالرحمن گجراتی در جواب علفیه که مشتمل بر
دقائق بلند و مقامات ارجمند بوده و تحقیق محبوبیت افعالی و صفاتی

و ذاتی و بدون هر واحد از اینها در مراتب اصل و همچنین ظهور آن در مقامات ظلال -

بعد الحمد والصلوة و تبلیغ الدعوات به برادر دینی شیخ عبدالرحمن ادا م الشرجانه
توفیق و رقاہ فی مراتب القرب والوصول می رساند - مکتوب شریف رسید مسرت با بخشید
الحمد للہ آنچه منتهای تمنائے دوستان بود و حصول آن مبشر گردید و امید داری فوق میسر
آمد - مرقوم بود که در حضور حضرت ایشان حرف محبوبیت چند مرتبه مذکور شده بود و بعد وصال
آنحضرت شب در دزد درین فکر بودم و گاهی چیزے ظاہری می شد اما اطمینان خاطر نمی شد درین
ایام که در قصبہ ہانسی بر سر مرقد قطب وقت حضرت شیخ جمال قدس سرہ متوجہ شد یک شعلہ نور
از جانب مغرب ظاہر شد و آن قدر منبسط گردید کہ از کعبہ مکرمہ تافتہ حضرت شیخ جمیع اشیاء
را محیط شد و در آن وقت از عرش تا فرش پیچ چیز مخفی ننماند و حضرت شیخ فقیر را در آغوش کشید
بوسہ بر سر فقیر دادند فرمودند خوش آمدند درین اثناء حضرت ایشان ظاہر شدند و فرمودند
بیا ترا بدرگاہ رب الغرہ می برم - دست فقیر گرفته ردان شدند و دو سہابہ استقبال آمدند -
فقیر را در مجلس منور حضرت سرور کائنات مفرج موجودات محبوب رب العالمین صلوات اللہ علیہ
و علی آله و سلم و بارک بردند و خوانندہ غلغلتا نازل شد حضرت ایشان بدست مبارک
خود یک دستار سرخ از قسم علی بہ احقر دادند کہ بہ تن دید فقیر بر بست - بعد ازان فریجے بر
کتف انداختند و حلیہ از جواهر و مروارید عنایت کردند و آن سرور علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام
از مجلس استاده شدہ بوسہ بر پیشانی فقیر دادند و جمیع اصحاب و ادبیارا کہ حاضر بودند چون
حضرت شیخ معین الدین و شیخ فرید گنج شکر قدس سرہا بمصافحہ فقیر امر نمودند و تو نیز در آن مجلس
حاضری حضرت ایشان می فرمایند کہ بہ قلائے کہ کنایت ازین باشد مصافحہ نمایند اہل مجلس
از خدمت آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام و انجیہ از حقیقت من استفسار می نمایند فرمودند
کہ محبوب و مقرب درگاہ رب العالمین است - مردم تعجب مازند کہ پیر و مرید این قسم می باید -
بعد ازان حضرت ایشان دست مرا گرفته برگشتند و عسا عنایت کردند و فرمودند کہ مراتب

ذوقِ محبوبیت را امیدوار باشید۔ در اظهار این احوال متردد بودم۔ حضرت ایشان امر کردند
 کہ البتہ ظاہر مکنید۔ محذوماً مکرماً احوال بلند و قانع عالی است و صریح و نفسی است در حصول مطابقت
 محتاج تبیین و تاویل نیست از شما عزیزان کہ بشرح صحبت حضرت ایشان مشرف گشته اید سلوک
 را در آن حضرت تمام کرده۔ امثال این قسم حالات مستبعد نیست۔ اما بدانند کہ محبوبیت بر چند
 قسم است۔ ذاتی و صفاتی و افعالی۔ چه حق سبحانہ و تعالیٰ چنانچہ ذات خود را دوست می دارد
 صفات خود را و همچنین افعال خود را دوست می دارد۔ اگر بہ محبت کہ متعلق بہ افعال او است
 کہ را دوست دارد محبوبیت افعالی لفضیل او خواهد بود۔ و اگر بہ محبت کہ لصفات متعلق است
 کہ را دوست دارد حفظ او از محبوبیت صفاتی خواهد بود۔ اگر بنده را بہ محبت کہ بذات اقدس
 متعلق است دوست دارد لفضیل او از محبوبیت ذاتیہ است۔ و این معنی از لوازم است
 کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و بارک وسلم گفته اند۔ لفضیل سائر انبیاء علیہم
 الصلوٰت و التسلیمات از محبوبیت صفاتی است۔ و نیز بدانند کہ محبوبیت چنانچہ در مقامات
 اصل متحقق است در مراتب ظلال نیز متصور است۔ و در ولایت صغریٰ و کبریٰ و کمالات نبوت
 و ما فوقہا ممکن است و نیز این دولت چنانچہ ذاتاً و اصالتاً متحقق نمی گردد بطریق عوارض
 نیز می آید۔ اما محبوب بہمان است کہ بہ اصالت باشد۔ و چون سلوک آن برادر عزیز در
 حضور حضرت ایشان قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاسنی از مراتب ظلال و منازل ولایات
 ثلاثہ گذشتہ بود پس این کمال در ماورائے آن خواهد بود انشاء اللہ تعالیٰ۔ و از آن روز کہ
 از زبان آن حضرت علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ لفظ محبوب برآمده امید داری عظیم عظیم حاصل شدہ
 فافہم و آنچه حضور این عاصی را در آن مجلس عالی مشاہدہ کردہ و عنایت بزرگان دیدہ
 باہیمہ ناقابل امیدوار گشت۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

بہ محمد عادل و غیرہ در اشارہ حرارت طلب و شوق و مایلانمہ۔
مکتوب دوم بخمدہ و نصلی علی رسولہ الاعلیٰ۔ برادران گرامی بعافیت استقامت
 باشند۔ در باب دارندہ رقمہ مہربانی علی حسب الطاقہ مطلوب است۔ دیگر پیش ازین مکتوب
 مرغوب اخوی اغوی محمد عادل رسیدہ بود مقدمات شوق آمیز آن مسرور ساخت۔ اللہ

تعالیٰ این شوق شمارا از قوۃ بہ فعل آرد تا ثمراتِ حسنہ بران مرتب شود۔ از مکاتیب شما کہ گاہ گاہ می رسد بخوے از جذبِ خاص در بر شما مستفاد می شود۔ امید کہ با سلوک جمع آید۔ والسلام

مکتوب دوم نیز بہ محمد عادل در جوابِ عرضہ او کہ متضمن بود بر مقدماتِ شوقِ آمیز و برودتِ ازین دارالغرور۔

کخدمۃ الفضلی۔ مراسلہ شریفہ شرافت پناہ انوی اغری میرزا محمد عادل رسیدہ مسرور ساخت۔ چون متضمن مقدماتِ شوقِ آمیز بود و مشعر از برودتِ ازین دارالغرور فرحت بر فرحت افزود۔ چہ نعمتے است کہ سوداے مطلوبِ حقیقی در سوداے دل با وجود تعلقاتِ صوریہ پیدا آید و نگرانی بجنابِ اقدس اوسبحانہ با وجود توہماتِ شتی در ساحتِ باطن ہوید اگر دو در نہاد شما این معنی مفہوم می گردد۔ اما بعوارضِ لا طائل منور گشتہ است شاید در وقتِ ظهور فرماید **لِحِکْمِ آجَلِ کِتَابٍ**۔ والسلام۔

مکتوب دچہارم بہ سلطانِ ذقت مدظلہ در لفحاح ضروریہ کہ بسلاطین تعلق دارند مثل اعلاے کلمۃ اللہ و اجراے احکام اللہ سبحانہ و غیر ذلک ماینا سید

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ علی ما اسیغ من افضالہ والصلوۃ علی سید المرسلین وآلہ نہایتہ سوال السائلین وغایۃ امل الاملین قال اللہ تبارک و تعالیٰ **وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَمَا كُنْتُ فِي الْأَرْضِ**۔ ایصال منافع بخلق اللہ کہ اوسبحانہ از غایتِ کرم آہنار اعیال خود فرمودہ است و آن مثمر زیادتی بقا است و مورث تمکن و استقرار است بر دو قسم است قسمی است کہ تعلق بمواہب الغام اموال و عطیاتِ نعم دارد و بجز و حرام است ابدان مربوط است۔ این قسم منفعت ہم ہر چند محتاج ایسا خلأق است۔ اما چون قلیل البقا است و از دست ہر کس می آید ثمرہ آن ہم بہ اندازہ آن خواهد بود۔ و قسمی است کہ مخصوص بہ سلاطین است و از اہل اقتدار می آید و بس و آن اعلاے کلمۃ اللہ و اجراے احکام سماوی در علوم ممالک ارضی این قسم منفعت البقی و اشل است ناچار نتیجہ آن را نیز استمرار و استقرار دیگر باشد و تمکن و سلطنت دیگر ع بین تفاوتِ رہ از کجاست تا کجا۔ نتیجہ نفع اول حیات چند روز

بمن یوصل الیہ است۔ وثمرۃ احسان ثانی تکمیل ایمان و تتمیم اعمال صالحہ و شروع علوم
دینی است کہ سبب حیات ابدی است بمن یوصل الیہ۔ اما بعد احقر فقرا بعرض ملازمان
حضور پر لوزی رساند مخلصان اینجانبے با وجود این ہمہ بعد ابدان از کثرت آرزو مندی
در عداد حاضران محسوب اند و از فرط دعاها و خیرخواہی در بار یافتگان حضور پر لوزی و سلام
مکتوب دوم و پنجم نیز بہ بادشاہ دین پناہ حضرت محمد عالمگیر سلمہ ربہ در دیدہ حضور اعمال و
و بعض کلمات و عطا آمیز و ارسال رسالہ در عدم تکمیل کفار کہ از مصنفات
حضرت ایشان بود۔

الحمد لله ذي الافضال والالهام والصلوة والسلام على رسولہ محمد سید
الانام والہ وصحبہ العظام الکرام۔ قال عز من قائل انما یخشی الله من عباده
العلماء۔ وعن قیس ابن کثیر قال کنت جالساً مع ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فی مسجد و مشق فجاءہ رجل فقال یا ابا الدرداء انی جئتک من مدینۃ رسول
الله صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم لحدیث بلغنی انک تحدث عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم ما جئت لحاجة۔ قال فانی سمعت رسول اللہ صلی
الله تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم یقول من سلك طریقا یطلب فیہ علما سلك
الله بہ طریقا من طرق الجنة وان الملائكة لتضع اجنحتها رضیا بطالب
العلم۔ وان العالم لیستغفر لہ من فی السموات والارض والمحیتان فی جوت
الماء وان فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلة البدر علی سائر الکواکب
وان العلماء ورثة الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درهما وانما
ورثوا العلم فمن اخذ بحظ وافر رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ۔ وفی کتب
الحديث ان من العلم کهيئة المکنون لا یعلیہ الا العلماء باللہ فاذا اظهر
لا ینکرہ الا اهل العزۃ باللہ۔ اما بعد احقر دعا گو یان محمد عبید اللہ بعرض من ملزمان
حضور عالی می رساند کہ حضرت سلامت وقت تراکم ظلمات است و شروع بدعات و
ہنگام قرب قیامت است و ظهور فتن کہ اجل مسمی ہر ساعت نزدیک تر می گردد۔ و بار

عصیان ما غافلان گران تر۔ چون این فقیر در احوال خود تامل می کند آنے نمی باشد که
 در آن مصدر چندین ذنوب نباشد و ساعتی نمی آید که در آن مورد الزام عیوب بود
 ع و اے نه یکبار که صد بار دوائے۔ عبادات خود را مستحق طرد می فهمد و حسنات خود را
 مثل جوزی مغرمی ببیند۔ موافق حال خود این رباعی حضرت شیخ جام قدس سره می یابد
 رباعی۔ گر طاعت خود ثبت کنم بر نایانے وان نان بنهم پیش سگے بر خوانے
 آن سگ سالے گر سمنه در کبه دایانے از تنگ بران نان نه نهد دندایانے

لَوَاقِبِلْ مَقْبِلِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مَدَّةَ عُمْرِهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهُ سَاعَةً كَانَ مَا فَاتَهُ أَكْثَرَ
 هَمًّا نَالَهُ۔ لِكُلِّ شَيْءٍ صِدَاءٌ وَصِدَاءُ الْقَلْبِ الشَّيْبُ مِنَ يَزِينُ لِلنَّاسِ بِمَا لَيْسَ فِيهِ
 سَقَطَ عَنْ عَيْنِ اللَّهِ تَعَالَى لَقْلَعُ الْجِبَالِ بِالْأَبْرَةِ الْيَسْوُ مِنْ أَخْرَاجِ الْكِبَرِ مِنَ الْقُلُوبِ
 احذر أن لا يراك الله إلا في زمتي مسكيناً بلغ الأشياء فيما بين الله تعالى و
 بين العبد المحاسبة من يرز الله تعالى به خيراً جعل في قلبه فامحبه إن الله
 تعالى يحب الرفق في الأمر كله لو أن محمداً بكى في أمة لرحم الله تعالى تلك
 الأمة بركاته۔ این حقیر در حفظ مراتب خیر خواهی و ادایه لوازم آن مقصر نیست۔
 و در خلوات و اجتماع اهل دل به دعای حسن توفیق مشغول این معنی به خاطر عاظر آن حضرت
 مکشوف باشد یا نه۔ رساله در عدم تعمیل کفار نوشته بطریق تحفه بحضور عالی فرستاد امید که
 به تمام نظر مبارک در آید۔ حضرت لیسلا مت حقائق آگاه شیخ پیر از اصحاب مقبول و منظور پیر
 دستگیر است قدسنا الله سبحانه بسرّه و از نسبت باطنی این اکابر بر سره در معذالک لطفنا لصور
 نیز آراسته۔ اگر در خلوت طلبیده بر حقیقت حال او مطلع گردند از کرم بعید نه خواهد بود۔ الحمد
 لله اولاً و آخراً ظاهراً و باطناً و الصلوة علی رسولہ محمد و آلہ دائماً و سوامداً
 نیز به خاقان عصر ادام الله سبحانه ایام مودت و در بشارت یافتن
مکتوب نود و هشتم در ماده آن عالی منزلت زید عمره و احسانه۔

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لوليّه و الصلوة علی نبینا و آلہ۔ از جانب این
 حقیر نالائق کترین خلائق اعصی عصاة امت حضرت محمد مصطفی صلی الله تعالی علیه و آلہ وسلم

عرض سلام و تحیة بحضرت عالی درجات سامی مقامات سلمة اللہ سبحانہ رسیدہ بہ شرف
درجہ قبول موصول باد۔ امر دز چیز ہائے می شنود کہ اگر در خواب می دید می گفت اصغاث اہلام
شک نیست کہ در زمان قرب قیامت این قسم مفاسد ہم رسد و این نوع گلهامی شکند۔ لکن
اللہ سبحانہ نصر دینہ و صبح تعالیٰ فی محکم کتابہ فقال عز من قائل وَلَنْ يُجْعَلَ
اللہ لِدَکَ اٰیٰتٍ عَلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا۔ دعا گو پیوستہ بہ دعا و نصرت و اہمیت ظاہر مقید است
و بشارت می بیند۔ در عرفیہ سابق اشارہ بہ آن نموده بود و همان بشارت کافی است انشاء
اللہ تعالیٰ۔ و سبق باطن کہ از پیر دستگیر بہ آن حضرت رسیدہ است چون حصول آن بہ سعی این حقیر
رسیدہ بود در دعائے ترقی باطن نیز بجان می کوشد۔ والسلام۔

بہ حقائق و معارف آگاہ شیخ بایزید سہارنپوری در جواب عرفیہ او کہ شمل بر مقامات
مکتوب دوم از جناب او۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعد الحمد و الصلوٰۃ دار سال النحیات بہ حقائق و معارف آگاہ
میان شیخ بایزید رقاہ اللہ تعالیٰ من مراتب الصوۃ و المعنی می رساند۔ مکتوب شریف رسیدہ
مسر در ساخت۔ آنچه از حالت باطنیہ مرقوم بود کہ مفہوم می شود کہ معاملہ با ذات صرت بودہ
کہ گرد صفات بہ گرد او راہ نیافتہ حیرت در حیرت بود و کیفیت آن را بہ پیچ و جبر و رُوس
قرطاس نمی تواند جلوہ گر ساخت بسیار ذوقین گردانید۔ اللہ تعالیٰ بکمال این دولت سرفراز
گرداند۔ آری چون معاملہ با ذات بحت می افتد گفتگو را آنجا مجال نمی ماند ہمہ حیرت و عجز دست
می دہد۔ خوش گفت ع سخن از لب تو گفتم بلیم سخن کردہ۔ مرقوم بود کہ چند روز است کہ
این نسبت رُوس بہ استتار آورده مضطرب و پریشان است و سر رشته کار را کم ساختہ نہ در خواب
آرام است نہ در بیداری بہ گم کردہ راہ نمایند۔ مخدوما منتهی را ہر چند قہقہ و بسط نمی باشد کہ
آن ہر دو از حالات بتدیان است۔ اما استتار نسبت و علو آن نسبت بہ فہتیان نیز است
گاہ بہ عوارض مستتر می شود و گاہ بہ غلبہ می کند۔ و درین معاملہ عالی ہر چند عمل را در ان مدخل
نیست بل از فضل و احسان ہم گذشتہ بہ محبت صرت مربوط است۔ اما حضرت ایشان قدس امرہ
چنین افادہ نموده اند کہ چون معاملہ بذات صرت افتد پیچ خیز را در آنجا اثر نیست الا کلام مجید را

کہ ہر حرف آنجا شاہراہ وصول می گردد۔

اندر سخن دوست نہان خواہم گشتن
تا بر لب ادبوسہ زخم چو نشوایم
مستشہدان می آرند بدین تقدیر اگر درین طور دقت بتلاوت پردازند گنجایش دارد۔ واللہ
تعالیٰ اعلم بحقائق الامور کلمات۔

مکتوب دہم نیز کمالات دستگاہ فضائل پناہ شیخ بایزید در جواب عرفیہ اد کہ مہراز استقامت
حمد اللہ سبحانہ اول کل شیء ثم الصلوٰۃ علی النبی وآلہ صحیفہ گرامی کہ
برادر اغرواکرم نتیجہ الکرام وفقہ اللہ تعالیٰ لمرضاۃ فرستادہ بودند رسید و اخبار سلامتی و
استقامت آن عزیز مرغوب القلوب رسانیدہ بہجت و مسرت بخشید۔ عاے وقت تو خوش کہ
دقت ما خوش کردی۔ بلہ دنیا دار فراق است۔ بمقام لقاء و مواصلت آخرت است۔ مَن کَانَ
یَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ۔ اشارتے یہ این معنی بہ قطعیت دارد۔ بالجملہ اگر درین
داریم صورت لقاء ہم رسد غرض ازین اسباب محصلہ انبساط و مواصلت آن جانی باید طلبید۔
حاضر دوستان بے اختیار بجانب شما مائل است۔ والسلام۔

مکتوب دہم بہ ولایت پناہ شیخ بایزید در شرح احوال اد کہ بہ نزول و مہبوط تعلق داشت۔
کتابتے کہ نامزد این مسکین نمودہ بودند رسیدہ خوش وقت ساخت از کرم
اول تعالیٰ امید دار باشند۔ و فقیر را از توجہ و دعا غافل نہ دانند اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ و از
دوری ضروری دل تنگ نہ شوند۔ الملاقات مہوونۃ باوقاتہا لکلی اَجَلٍ کِتَاب۔ و
واقع کہ نوشتہ بودید از مناسبت تمام بمقام نزول خبر می دہد۔ چون در آخر معلوم شد کہ نزول
تا آن مقام دارد کہ پایان ترازان جائے نیست۔ امید کہ معاملہ این نزول بہ انجام رسیدہ
باشند و ما ذلک علی اللہ یعنی۔ و ہر چند نزول پایان تر واقع شود در مقام دعوت
و ارشاد قوتے ہم می رسد و نورانیت در آفاق منتشر تری گردد۔ و نماز منتهی چون متضمن عروج
و نزول است در ہمان حالت منکشف شد۔ والسلام۔

مکتوب صد نیز جمیع الکمالات شیخ بایزید در شرح احوال اد کہ حاوی حالت عجیبہ و شریفہ بود۔
بعد الحمد و الصلوٰۃ و ارسال التحیات بحقائق پناہ انوی اکرمی میان

شیخ بایزید می رساند مکتوب شریف رسیده مسرور ساخت حالت عجیب غریب که درین روزها
 روزه داده مرقوم بود بیان آن بکلی لسان نموده آید در مزد و اشارت را به آن راه ندیده
 بیرون است از درک دریافت. و یاس حاصل آن است. این همه دلیل اصالت است و شرف و حصول
 ذات بخت است. قرارت مصحف که فی الجمله آرام می بخشد بر آس آن است که صفت کلام ناشی از ذات
 بخت است. اگر چه از ناشی تا مشافرق است لهذا فی الجمله آرام بخشید و صلوة علی النبی صلی اللہ تعالیٰ
 علیه و علی آله وسلم که موجب جمعیت است بحتم که بحقیقت او علیه السلام مناسبته حاصل کار آمده باشد
 به احوال اصلی است و موجب خوش وقتی. و السلام علی من لدیکم.

مکتوب صدیکم نیز بمورد اسرار مجید شیخ بایزید در جواب عرفانه او که متضمن دید تصور بوده.
 بخنده علی الغماہ و نصلی علی سید الانبیاء و آله صحیفه شریفه که مبنی از
 در طلب مبتنی بر مقامات یاس بود رسیده انحراف بر باطن این درد مند انداخت. یاس از
 در طلب که از راه نایافت مطلوب است پیدائی شود و این نعمت است. یا از راه عجز از ادراک
 مطلوب که بعد از یافت است ظهور می نماید این خود کمال الکمال است. بهر حال بدایچه مأمور است
 می باید که ممثل باشد و همواره امیدوار باشد إِنَّهُ لَا یُنِیْسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ
 الْکَافِرُونَ. دیگر به سبب ارتباط جوی که شمارا به این اکابر واقع شده است اول دلیل است بر
 الکمال شما. انشاء اللہ سبحانہ. و السلام.

مکتوب دوم به مخدوم زاده عالی در جنت خواجہ محمد پارسا در بعض اذواق مخصوصه آن حضرت
 و ثمر غنیات او سبحانہ در حق آن آفتاب مرتبت.

حامداً و مصلیاً. وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ. در ویش را در ایام صبا و زمسان
 بے شعوری در واقعہ حسن عجیب رو نمود و سالها گرفتار آن حسن غیبی داشتند و غیر از حرقت و
 سوختن ازان نصیبی نه دادند و چون اندک به سن تمیز رسید و از حضرت قبله ذکر اسم ذات گرفت
 و هم در واقعہ دید که حضرت ایشان را بروی گذرے اقتاده و بزبان الهام ترجمان آن درویش
 فرمودند که ترا مقام عشق خواهم داد. بعد از ساعتی آن درویش را طلبید بر کرسی که اطراف آن
 را سرخ کرده اند نشاندند حضرت ایشان با جماعه از اهل صفا در حلقه ذکر نشستہ به آن درویش

خطاب کرده فرمودند کہ ترا مقام محبوبیت دادیم۔ آن درویش این واقعہ را بہ عرض اشرف
 اقدس حضرت قبلہ دین و دنیا رسانید و بارہا برائے تعمیر این معاملہ تقدیر دہ خدمت علیہ
 گردید۔ آن حضرت سکوت می نمودند و خوش وقتی می کردند۔ و بہ امرے کہ آن درویش امیدوار
 آن بود لا دنم نمی فرمودند۔ غیر ازان کہ یک مرتبہ فرمودند کہ عشق بمعنی معشوق باشد تا آنکہ بعد
 از بہت سال پس از دیدن آن واقعہ سفر مبارک حج میسر شد و از سعادتہائے آن درویش کہ
 در آن سفر ممتاز شدہ آن بود کہ در تمام بر غرب آن درویش بہ آن حضرت ہم مرکب حج و مشاہد
 حالات و سامع اسرار آن حضرت بود و چون در بر حلی رسید در عین سواری آن حضرت بر آن
 درویش توجہ بلیغہ و مراقبہ طویلہ نمودہ فرمودند کہ لباس و زیور محبوبیت را در بر تو یافتہ و عاذلک
 علی اللہ بعزیز۔

اگر باد شہ بر در پیر زن بیاید تو اے خواجہ سبقت مکن
 فلنہ الحمد والمنة و علی رسولہ الصلوٰۃ والتحیۃ نیز معلوم آن فرزند ی باد کہ حضرت ایشان آن درویش
 را در اعتکاف عشرہ ذی الحجہ بخلوت طلبیدہ و از شہاد حق آن درویش فرمودند و وصول بذات
 بحت کہ مقرر است از نسب اعتبارات مبشر گردانیدند فلنہ الحمد والمنة و علی رسولہ الصلوٰۃ و
 التحیۃ۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

بہ این دراز کار محمد ہادی در حصول نعمتای عظیم در بارہ خویش۔

مکتوب و سوم

بحمد اللہ سبحانہ در ایام قلیلہ بسہ چیز از نعمتای بزرگ مقصود یک دیگر
 مبشر گردید۔ اولاً حصول نصیبی از مرتبہ مقدسہ کہ حضرت مجد دالفت ثانی در مکاتیب جلد ثانی
 در اسرار ذات مہبوب عارف تام المعرفۃ حصول آن را مخصوص بہ عارف صاحب اصالت
 داشتہ اند اذ من فی حکمہ و قلیل ما ہم ہر چند بہ وصول ذات بحت قبل ازین بچندین سال
 مبشر ساختہ بودند۔ اما وصول دیگر بہت و حصول چیزے دیگر بہت۔ در حصول سرے بہت خاص کہ
 در وصول اصلاً ازان خبر نیست۔ بعد ازان از کمال بندہ لوازی حرف عنایت کردند کہ این حقیر
 نمی تواند بہ آن جرات نمود فہم من فہم۔ ثانیاً بہ وصول حقیقت صلوٰۃ کہ تحقیق آن در مکاتیب
 شریفہ بہت و در حدیث اشارہ ازان مقام بہ این عبارت آمدہ است یاقف یا محمد فیا

اللہ یُصَلِّیْ میسر ساختند و فرمودند کہ نماز ترا اقتدا بہ آن نمازی یا کم کہ از مرتبہ و جوب صادر می شود۔ و از حقیقت قرآنی و خصوصیت بصفت کلام و عتاب حضرت کلیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام و از حقیقت و حصول دے و از حقیقت فوقانی آن مبشر ساختند۔ ثالثاً نشانی از محبوبیت مرحمت کردند فرمودند کہ لوازم این مقام عالی از طرفین مفہوم می گردد فلند سبحانہ الحمد والمندہ و علی رسولہ الصلوٰۃ و التحیۃ و علی آلہ و صحبہ۔ اے فرزند در سال ہزار و شصت و پنج تخمیناً سرے از اسرار محبت منکشف شد و خود را بہ آن متحقق یافت چون بعرض مقدس رسانید بعد توجہ فرمود کہ ما ہم این معنی را در تومی یا کم فلند الحمد سبحانہ الحمد و الصلوٰۃ علی رسولہ و التحیۃ و علی آلہ۔

بجائز آگاہی حافظ محمد صادق در حصول بعضی از اسرار در روشی برائے **مکتوب و چہارم** حصول این معنی معاملہ عالی کہ بہ مقطعات دسائر متشابہات تعلق دارد۔ مگر بعرض اقدس رسانیدہ در یوزہ این معنی نمود۔ بتواضع می گذرانیدند و بہ اجابت قرین نمی ساختند تا آنکہ معاملہ بہ یاس رسید۔ آخر کار بعد مدت مدید در شب بستی و ہفتم رمضان المبارک بعد استماع ختم در تراویح در متکلف آن در دلش در آمدہ ام و توجہ پر داشتند بے آنکہ در معاملہ مذکورہ حرفی در میان آید بعد توجہ دے را بہ این بشارت و نوید ازال اسرار مبشر گردانیدند بعد ازان از راہ علوی این مقام این در دلش باز در مرتبہ التماس توہمات در همان باب نمود تا آنکہ منفتح تر ساختہ مبشر ساختند۔ و مَا ذَا لَکَ عَلَی اللّٰہِ بَعِزٌّ۔

حقیقت آگاہ ہار و زے بعد توجہ فرمودند کہ بحقیقت کعبہ حسن بسیار مناسبت ظاہر شد و بحصول آن مقام عالی بشارت دادند فرمودند کہ آن قدر بالیدہ شدہ کہ عالم را فرد گرفتہ و نورانیت تو منتشر گشتہ فافہم۔ کمالات دستگاہی شیے در سحر کہ با طہارت و صفای باطن بود پختہ۔ سُرخِ آورده بدست این حقیر دادند۔ در آن وقت معلوم می شد کہ این تختہ عبارت از تمام عالم است القا نمودند آن را کہ بدست تو دادہ اند کہ ہر چہ خواہی از حک و اثبات در اینجا بکار بر۔ فَمَا مِلْ فَلَا تُکِنُّ مِنَ الْقَاصِرِینَ۔

بہ سید ابوالمعالی در ظہور بعضی از نعمات جنت۔ **مکتوب صد و پنجم** بدان اسعدک اللہ تعالیٰ کہ روزے حضرت الیشان در

باغی که نزدیک شهر است رفته شب ہما نجا گذاردند و این ضعیف ہم در خدمت عالی حاضر بود۔ در نماز نہج ختم قرآن کردہ نماز صبح را در اول وقت ادا نمودند۔ در رکعت اول سورہ الرحمن می خواندند۔ چون بذكر حور و نفیم رسیدند برین ضعیف حوری کہ در کمال نصارت و صفائی بود و زیور آراستہ بے پردہ عرضہ کردند و بر کون درو اسلام۔

مکتوب دہشتم بہ این فدی دل ریش محمد ہادی در حصول قبولیت ادبجائہ کہ مخصوصہ با

و دخول در دائرہ ولایت خاصہ مجریہ علی صاحبہا السلام و همچنین دخول بہ دائرہ ولایت موسوی علی بنیہا و علیہ السلام و حصول منصب محبوبیت ذاتیہ و حصول نصیب از اصالت و بودن ولایت حضرت ایشان محمدی علیہ دلی آلہ السلام۔

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ و آلہ۔ بدان ارشدک اللہ تعالی کہ حضرت ایشان مدتی در حصول امرے در باب درویشی بجناب قدس ملتجی بودند و در ان باب مراقبہا نمودند تا آنکہ مشرب سوم کہ روز دوشنبہ بود بعد از نماز ظہر زیارت روضہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ رفته بودند و آن درویش نیز در خدمت عالی حاضر بود۔ فرمودند برے بشارتے کہ حضرت مجدد الف ثانی بہا و برادر کلان مادر مکتوبات قدسی آیات نوشتہ اند کہ بشد سجانہ الحمد کہ خاطر از جانب ہر دئی شجاع شد کہ قبول کردند اما ازان یا ثالث الخ در باب توجہ بودیم ازان حضرت قدس سرہ القاشد کہ این را قبول کردند و این معنی مثل یقین معلوم شد الحمد بشد ادلاً و آخراً و الصلوۃ والسلام علی رسولہ و آلہ دائماً و سرمداً و استفدنا منہ سلمہ ربہ ان معنی ہذا قبول کہ جمعے در حضور خاص حضرت صمدیت جل جلالہ بے توسط بخدمتے ممتاز اند در انہا داخل شدن است و اللہ تعالی اعلم۔ و ایضاً آن درویش کجھول زوال عین اثر بیشتر گشت و نیز بہ دخول دائرہ ولایت خاصہ محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ و التحیہ و السلام داخل شد۔ و کذا لک بہ دخول دائرہ ولایت موسوی و کثرت عنایات آن حضرت بجال آن درویش بیشتر شد و بتغیر آن واقعہ کہ دیدہ بود کہ مشربش محمد الموسوی است بہ ظہور پیوست۔ بعد تحقیق بسیار کہ چندین مرتبہ مذکور می شد آخر ہا فرمودند کہ یقین معلوم شد کہ ولایت او ولایت محمدی است

علیٰ صاحبہا السلام وکان ذلک ظاهراً واولیٰ ذی الحجۃ ۱۲۸۰ھ۔ اسے فرزند در معاملہ محبوبیت بہ این عبارت افادہ فرمودند در رنگِ عردی کہ در حجرہ محبوبیت خود باشند مزین و آراستہ بہ نظری در آئی و از مقام محبوبیت نشانی کرامت کردند۔ بشنو بشنو روزے قریب یا مہال در امر محبوبیت توجہ ملیخ کردہ فرمودند کہ بہ آرایش تمام وزینت عجیب ظاہر شدی۔ امام ارادہ ان شک بود کہ آیا مقام محبوبیت ہمین است و یا غیر آن۔ در ان اثناء از جانب دل من آوازے برآمد کہ محبوبیت ہمین است و مَا ذَلِکَ عَلَی اللّٰهِ بِعَزِیزٍ معلوم آن فرزند ی باد کہ روزے در خلوتے بعد از مجلس سکوت و توجہ بسیار بہ آن در دلش فرمودند کہ لہ نصیبے از معالہ عالی کہ برتر از بیان است و اصول در رنگ ظلال اذان دولت دست کوتاہ در تومی یا کم بعضے از اعضا مخصوصہ اورا معین کردہ مبشر گردانیدند بوصول آن معاملہ و نورانیت تمام بہ سبب آن فافہم۔ والسلام۔

مکتوب دوم مفتہم بہ مخدوم زادگی حاجی محمد پارہ ساسلمہ ربہ در بیان بعض اسرار متحقق شدہ بہ آن وصول بہ تعین حبی بہ کیفیت عجیب و نزول در نقطہ عدم صرت و ظهور بعض مراتب عالیشان۔

روزے در روزہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ مراقب بودند و این حقیر نیز در خدمت عالی حاضر بود۔ براسے امرے در باب این دردیش متوجہ بودند فرمودند کہ زیورے بتو مرحمت شد و عزیز دیگر کہ در پہلوے تقریر بودہ فرمودند کہ بوسے ہم زیورے عنایت شد اما زیادہ از تو۔ در تحریر فتم۔ بعد اذان دیدم کہ بمن از تو ہم کمتر زیورہ مرحمت کردند خیلے تسلی اذان تحریر گردید۔ ہر کہ باجمال مناسب تر است ظہور آن در صورت مثالی بقلت و بساطت می شود از آنکہ مناسب تفصیل باشد۔ بعد اذان فرمودند کہ کھیل کہ اذان قبیل باشد کہ حضرت مجدد الف ثانی یک بارے در ایام حیات خود براسے امرے متوجہ بودند فرمودند کہ بیاران خیر ہا عنایت شد و بہ شاہرہ و برادر یعنی حضرت ایشان و برادر بزرگ ایشان دود ستارہ زرین دادند و بر من یک لنگ کوتاہ کہ بر بدن من درست نیاید عنایت شد در حل آن متوجہ گشتم معلوم شد کہ الوار و برکات ذات تو آن قدر است کہ این برکات در جنب آن محقر

می ماند و از احاطه آن کوتاهی دارد۔ اسے فرزند بعد از اسے کہ بہ لقین جی بیشتر ساختند القا کردند کہ بعضے مردم دیگر ازین لقین نصیب فرمودہ ایم۔ دازین قبیل است این تحقق کیفیت دیگر دارد کہ آن نصیب ازان بے بہرہ است۔ شبے این حقیر رفتہ بعرض اشرف رسانید کہ نزول خود را در عدم صرف کہ از جمیع قیود درائی بہت می یابم متوجہ شدہ فرمودند یک قیدے ماندہ باشد کہ من خود را ازان پایان ترمی بنیم۔ بعد ازان باز سر بر اقیہہ بردہ فرمودند کہ الحال نزول خود را و ترا در یک مقام یافتہ یعنی بہ نقطہ عدم صرف۔ و تحقیق ہذا مقام فی المکاتیب الشریفہ مشروحاً۔ و نیز معلوم آن راحت القلوب باد کہ در مرتبہ اول ظہور مرتبہ وجوب بہ تمثیل عجیب کہ مناسبت بہ حسن ملاحظہ داشتہ یا شد واقع شد و در مرتبہ ثانیہ تجلی آن معاملہ بطریق کہ مناسبت بہ صباحت بہت پر تو افگند و در مرتبہ سوم انکشاف آن بر خلات مرتبہ اول تحقق گشت اسلام۔ بہ سید ابوالمعالی در حصول عطیہ صمنیت و عنایات حضرت پیر دستگیر خود و عدم تخلف ازان و الامقام در مراتب قرب صنی اللہ تعالیٰ عنہا و تحقق شدن بمقام

مکتوب دہم

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رضی عنہ سبحانہ۔

بعد الحمد المننتہ کہ در بند رمحا بعد توجہ بسیار نوید عطیہ صمنیت بیشتر ساختند و فرمودند کہ ترا پر لوز و لباس صمنیت آراستہ در کنار ما نشانند و بر زوالے من گذاشتند۔ بعد ازان در بہان مجلس فرمودند کہ در مقام قرب از من متخلف نیستی و از کمال بندہ پردری فرمودند کہ فلا نے و تو در بعض خصوصیات از دیگر امتیاز دارید۔ بعض چیز ہا فلا نے دارد کہ در تو نیست و بعض امور تو داری کہ فلا نے نہ دارد۔ اما محبت من بتو غالب زیادہ بہت۔ ہر چند بہ فلا نے ہم غایت محبت داریم۔ اما بتو حالت دیگر داریم در حضرت مدینہ منورہ بعد توجہ بموجہ فرمودند کہ در ایچ مقامے از مقامات ترا از خود جدا نمی بنیم و از ما تخلف نمی کنی۔ اسے برادر رزے در عین مراقبہ و قبت توجہ حضرت ایشان دو کوشک عالی ظاہر شد یکے را از خود یا فتم و یکے را از حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و در میان آن ہر دو کوشک مقدار یک نیم گز تخمیناً فرجہ دیدم درین اشارہ القا نمودند کہ ترا از کوشک خود بہ کوشک جد تو بردند۔ بر وزے چندان مسالہ عالی کہ بتفصیل مرقوم خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ ظہور فرمود۔ و ما ذلک علی اللہ بعزیز۔

مکتوب صد و نهم به خواجہ ولی در امتیاز یافتن خطاب مروج الشریعہ و ظهور مرتبہ حضرت
دعوت و اختصاص خود را بہ آن مرتبہ علیار دماینا سیدہ۔

مخدہ و نفسی و نسلم تحذیراً بالنعمة تحریر نموده می آید بگوشش ہوش استماع باید نمود کہ در
یکشنبہ ۱۲ بہست و چہارم ربیع الاول در قیلولہ نیم روزہ بہ این خطاب ممتاز گردید کہ
مروج الشریعہ۔ بعد ازان در ہان تارخ بسطے عظیم روداد۔ چنان ہمید کہ بارگاہ عالی ظاہر
شد و کارخانہ ہائے بسیار مفہوم شدند یافتہ می شد کہ بارگاہ خاص مرتبہ دعوت بہت و خود را
در انجا آن قدر محروم دید کہ چہ گوید و چہ نویسید۔ ہیچ کارخانہ و ہیچ شخصے نہ رسید کہ اختصاص تمام
بہ ادنہ داشت۔ غرض در ہیچ مقامے خود را متخلف نہ دید و یک یارے را در دہلیز خاص نزدیک
دربان دیدم روزے در حلقہ فجر در روزہ منورہ حضرت مجدد الف ثانی القا نمودند کہ حضرت
پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یار شماست و نیز در حلقہ صبح در مسجد کلان القا نمودند کہ فلانے
کہ کنایت از فقیر باشد در خلق و یاد در صفت دیگر شریک رسول خداست صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
آلہ وسلم یعنی کالشکرت آن خادم بہ مخدوم و الیہنا بخواندن در دوشنول بودم دیدم کہ شخصے پہلے
من نشستہ است جامہ سفید دہتی و تو کردہ یا فریو از دارای ہزدامن جامہ بہ نظر در آمد۔ اما
روزے مبارکش نہ دیدم۔ بعد ازان معلوم شد کہ آن حضرت بود علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ۔ و نیز در حلقہ صبح
در مسجد کلان بردیت آن حضرت شرف گشت۔ اما چنین آن حضرت را نمودند و پس۔ و نیز در ایام
مرض صنف خود شخصے را دیدم کہ با جامہ سفید ہندی نشستہ است سرخ و سفید رنگ دارد محاسن
سیاہ و بینی بلند جمع بردنت راست استادہ و این حقیر در مقابلہ کہ مرا دم کردہ اند و نفس
مبارک بر من انداختند۔ چون مراجعت نمودم شخصے بمن گفت می دانی کہ این نشستہ کیست حضرت
نبی بہت صلوات اللہ تعالیٰ علیہ۔ والسلام۔

مکتوب صد و دہم بہ خواجہ محمد صادق بخاری ثم مدنی در علوسگان آن علیا بارگاہ با و صول
ملازمان و زمینار وقت بمقامات شگرت کہ از فرانداند و ماینا سیدہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً۔ اللہ تعالیٰ و تقدس ترقیات ظاہر و باطن مستعد
گرداند ایام مفارقت برادر گرامی.....

به امتداد کشتید و آلام مهاجرت از حد افروزد. اکتساب فیوض و برکات و تحصیل علوم معارف
آن برادر را غرا کرم ازان مقامات عالیہ ہر چند نادر و مغتتم و موجب غبطہ و دستان اما مجوران این
دیار سفلی کہ بشری صحبت زینار وقت سلمہ اللہ تعالیٰ ممتاز اند نیز بہ قلاب توجہ آن حضرت
از آفاق و انفس گذشتہ بہ اسرار خاصہ و معاملات مخصوصہ مشرف می گردند و فرایندے بدست
می آرند کہ دست اکثر خواصان بحار معانی از ادراک آن کوتاہ دیارے بسیارے از سالکان
این راہ در راہ شکستہ. اللہ تعالیٰ شمار او مارا بہ حقیقت آن معاملات رساند. دیگر برادر دینی
میان معقول کہ خوبیاے او در بیان نہ گنجد ترک منصب نموده زیارت آن امکانہ متبرکہ
می رسد بحیل کہ آنجا اقامت کہ آنجا اقامت نماید و بحیل کہ بعد ادائے مناسک بہ این
طرف رجوع نماید. زیادہ چہ تولید. از جانب این عاصی و وسیاہ سلام در روضہ منورہ
معروض بدارند و استمداد و توفیق از آن جناب مقدس بخوانند و سلام اولاد و اخرا و ظاہر و باطن
بہ محمد میرک بدخشی صدور یافته در جواب عنینہ ادا کہ در اعزای قلب

مکتوب د یاز دہم

العرفاء امام البخیار مدار الاصفیاء و غوث الادلیاء سلطان التقیاء
شرف العظام حضرت عرۃ الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ پیر و والد حضرت الشائندہ در آنچه کہ در حین حیات
آن حضرت از فیوض بر طالبان وارد می شد. بعد از وفات نیز باقی است و در ادائے شکر آنچه از حضرت
عرۃ الوثقی بحضرت مردج الشریعت فائز گشتہ.

بعد الحمد و الصلوٰۃ و ارسال التحیات بہ جناب برادر غرا کرم محمد میرک سلمہ ربہ
می رساند. مراسلہ شریفہ در اعزای حضرت قدوۃ المحققین و ارث الانبیاء والمرسلین قدسنا
اللہ سبحانہ لبسرہ الاسنی رسید و المم ما تم زندگان را تازه گردانید
در تمنای توای قافلہ سالار بہار گل جدارنگ جہ ابوی جدای گرد

لہ سبحانہ الحمد کہ برکات و انوار چنانچہ در حین حیات آن حضرت از صحبت کثیر البرکت
فائز می گشت. الحال از مزایا پرالوار آن قبلہ دو جہانی بر طالبان وارد می شود و بہرہای
گیرند و از عنایاتے کہ برین ناقابل و نموده است چہ تولید
گر برین من زبان شود ہر موی یک شکر تو از ہزار نہ تو انم کرد

مکتوب دوازدهم نیز به میرزا میرک در جواب عرفینہ ادبہ ادعیہ عارفانہ۔
 حامداً ومصلياً۔ سلام و تحیہ ازین احقر بربہ اخوی اکرمی
 محمد میرک وفقہ اللہ تعالیٰ لمرضاۃ مطالعہ نمایند۔ صحیفہ شریفہ رسیدہ مسرور ساخت باید
 کہ ہمیں منوال احبہ دور افتادہ را خوش دقت می ساختہ باشند۔ اللہ تعالیٰ ما را و شمارا
 تمام و کمال بحیاب قدس خویش بکشد و یک ساعت بمانہ گذارد۔ و انتہ علی ما لیشاء و قدیر
 والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب دسیردہم لاحد من اهل العرب فی بیان قطع المنازل للامام
 الہمام القطب الاجل العارف الاکمل الاصل فی
 الوصول الی اللہ سبحانہ الضمنی فی حصول کمالات رسول اللہ علیہ السلام۔ العالم
 الربانی المجدد للاف الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بجذب من جذبات الالہیۃ
 لقد ست المعبر بسیر المادی من مقولۃ علیہ الرضوان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمدؐ و نصی۔ قال الشیخ الامام الاجل
 العالم الربانی المجدد للاف الثانی قطب الاقطاب الشیخ احمد بن عبد الاحد
 الفاروقی النقشبندی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہ۔ اعلم ان العنايۃ الالہیۃ
 جل سلطانہ جذب بتنی جذب المرادین اولاً ثم لیسرتنی طی منازل السلوک
 ثانیاً فوجدت اللہ سبحانہ اولاً عین الاشیاء کما قال ارباب التوحید الوجوی
 من متاخری الصوفیۃ ثم وجدت اللہ تعالیٰ فی الاشیاء من غیر حلول و سواہ
 ثم وجدتہ سبحانہ مع الاشیاء معیۃ ذاتیۃ۔ ثم رأیتہ تعالیٰ بعد الاشیاء
 ثم قبل الاشیاء۔ ثم رأیت اللہ تعالیٰ و ما رأیت شیئاً من الاشیاء و هو المعنی با
 التوحید الشہودی۔ و هو المعبر بالفناء هو قدم اول توضع فی اطوار الولاية
 و کمال اسبق بحصل فی البدایۃ و ہذیہ الرودیۃ فی اربع مرتبہ كانت
 من المراتب المذكورۃ بحصل اولاً فی الافاق و ثانیاً فی النفس ثم ترقیت
 الی البقاء الذی هو قدم ثانی فی الولايتہ فرأیت الاشیاء ثانیاً و وجدت اللہ

عینہا بل عین نفسی۔ ثم وجد تہ تعالیٰ فی الاشیاء بل فی نفسی ثم مع الاشیاء
 بل مع نفسی۔ ثم قبل الاشیاء بل قبل نفسی۔ ثم رأیتہ تعالیٰ بعد الاشیاء
 بل بعد نفسی۔ ثم رأیت الاشیاء و ما رأیت اللہ تعالیٰ اصلاً و ہی النہایتہ
 التی ہی الرجوع إلی البدایہ والعود إلی مرتبۃ العوام و ہذا المقام ہو
 اتم المقامات دعویۃ الخلق إلی الحق سبحانه و اکمل منازل التکمیل والارشاد
 والالتصیۃ المناسبۃ إلی الخلق المقتضیۃ لکمال الافادۃ والاستفادۃ ذلک
 فضل اللہ یوتیہ من لیشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ وکلٌّ من الاحوال المذكورۃ
 والکمالات المسطورۃ حصل فی بل لکلٌّ من وصل بطفیل افضل الانبیاء و
 اکمل البشر علیہ وعلیہم من الصلوات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا۔ اللہم
 تثبتنا علی متابعتہ واحشرفنا فی زمرتہ علیہم الصلوۃ والسلام وعلیٰ آلہ الطیبین
 الطاہرین اجمعین یرحم اللہ سبحانہ عبدٌ اقال امنا۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔
 یہ سعادت اطوار محمد میرک بدخشی در بیان تحسین اعتقاد او و
 حصول ثمرہ آن کہ رضاء اہل اللہ باشد وما یناسبہ۔

مکتوب چہار دہم

الحمد للہ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللہ تعالیٰ ولقدس ذاتہ بابرکات
 مرشد پرست برادر بجان برابر میرزا محمد میرک از انجہ نباید و نہ شاید محفوظ داشتہ انواع
 این جہان و صنوف کرامات آن جہاں مرحمت فرمایند و حقیقت صفوت منش آن برادر را
 مصداق این آیت کریمہ و اثبتناہ اجرک فی الدُّنیَا وَاٰتِیَہ فی الْاٰخِرَۃِ لِمَنْ الصَّالِحِیْنَ۔
 سازد۔ حقائق اعتقاد و آداب خدمات شمارا بحضرت ایشان برنجہ معروض داشتہ شد کہ
 کہ سبب خوش و قیہائے آن حضرت حاصل گردید۔

نیز بہ محمد میرک بدخشی در لغائے و مواعظ ضروریہ۔

مکتوب و پانزدہم

حادثاً و مصلیاً۔ سلام و تحیۃ تمام ازین اہقران نام بجناب
 اشفاق پناہ میرزا محمد میرک سلمہ ربہ تعالیٰ رسیدہ موجب ترقیات صوری و معنوی باد۔
 صحیفہ شریفہ رسید۔ مترقب کہ برین منوال اجبہ را یاد و شاد می نمودہ باشند۔ دیگر باید

که اوقات گرامی را بگذرد و مراقبه معمور دارند و وقت سحر را بگریه و استغفار منور سازند و از تذکرات احوال آخرت همواره خائف و ترسان بوند و از مشتهیات فضلًا عن المحرمات خود را بمراحل دور دارند که حقیقت درع در ترک معاصی و مشتهیات است که آن بر نفس اشق است. اعمال خیر از هر کس بطور می آید اما القار از محارم کار مردان است رَزَقْنَا الله سبحانه و اٰیٰاکم الاستقامه و الثبات علی التقوی.

نیز به محمد میرک در ازدیاد قوت رابطه
مکتوب و شانزدهم نحمدہ و لفصلی۔ مکتوب محبت اسلوب آن برادر مرغوب
 القلوب رسیده مجر سلامتی آن در دست بے ریا گردید و باعث فرحت دوستان شد و اے
 وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی. همبرین منوال ابواب مراسلات را مفتوح دارند که سبب
 دعا و توجہات غائبانہ است و موجب ازدیاد قوت رابطه معنوی. هر چند رابطه شما آن قدر
 قوی است که حاجت ترغیب به زیادتی نه دارد. اما مراتب قوت را نهایت نیست والسلام
 علی من اتبع الهدی و التزم متابعة المصطفیٰ علیہ و علی آله الصلوٰات و التسلیمات العلی.

نیز به محمد میرک که از فدویان این مقدس بارگاه است و در آن که
مکتوب و هفدهم استقامت بر جاده شریعت ملاک امر است.

بعد الحمد و الصلوٰة و تبلیغ الدعوات به برادر گرامی میرزا محمد میرک وفقہ اللہ تعالیٰ
 لما یحب و یرہنی می رساند احوالات این حدود به استقامت و خیریت موصوف است بمسئول
 منه سبحانه عافیتکم و استقامتکم علی الجادة الشرعیة الحقبة البیضاء و السنة السنیة العلیا. فانها
 ملاک الامر۔ مراسله شریفه مجر سلامتی و مشعر استقامت گردید۔ اللهم زد و ادم۔ والسلام۔

نیز به محمد میرک در ترغیب بر ترقی از ظلال که وصول اصل است.
مکتوب و بیستم و در آنکه صحبت حقائق آگاه خواجه محمد صادق گنج مقصود است
 و آنکه صحبت غزیران کبریت احمر است.

نحمدہ و لفصلی مدتی است که احوال خیر آل آن برادر گرامی اطلاع نه دارد۔
 نگران است همه حال از تشدید هاسے ظلال و مافیه متوجه اصل باشند و صحبت حقائق آگاه

خواجہ محمد صادق را سحت غنیمت شمرند۔ ع دادیم ترا ز گنج مقصود نشان۔ گاہے از احوال ظاہر
باطن خود می نوشتہ باشند و بخدمت کمالات دستگاہ حقائق آگاہ ہر یک حانظ عبد الکریم و
آخوند ملا محسن سلام این حقیر رسانند و صحبت این عزیزان را کبریت احمر شمرند و اسلام علی من اتبع الهدی
و افوی فضیلت پناہ فصیح الدین و مسافر بیگ و شہباز بیگ و کسائر یاران را سلام برسد۔

مکتوب و نذر دم

بہ سلطان دقت بادشاہ عالی جاہ حضرت محمد عالمگیر مدظلہ العالی در
بیان درجات ثلاثہ قرب یعنی قرب نوافل و قرب فرائض و جمع بین القربین

و ما یلائمہ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ عَلَى مَنْ لَيْسَ بَعْدَ
دَالِهِ وَصَحْبِهِ۔ قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى۔ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي
يُحِبُّكُمْ اللَّهُ۔ وَقَالَ عَلَيْهِ وَعَلَى الْإِلَهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمَاتُ۔ حِكَايَةُ عَنْ رَبِّهِ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى۔ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أَحْبَبْتُهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ
كُنْتُ لَهُ سَمْعًا وَبَصَرًا وَيداً وَرجلاً فَبِى يَسْمَعُ وَبِى يُبْصِرُ وَبِى يَبْطِشُ وَبِى يَمْشِي۔
الحديث۔ علمائے کرام و صوفیائے عظام را در تحقیق این حدیث نفیس مقالات بہت آنچہ
معلوم این مسکین بہت تحقیقاً و تقلیداً بہ عرض آن جرات می نماید۔ قرب الہی عز شانہ کہ
نفسیب سالکان این راہ می گرد و دلبہ قسم منقسم ساختہ اند۔ قرب نوافل و قرب فرائض و
جمع بین القربین۔ قرب نوافل عبارت از آن بہت کہ سالک راہ حق سبحانہ را در افعال
خود آلت فعل یا بد و فاعل خود را بیند۔ یعنی چنانچہ پیش از سلوک شنوائی خود را از سامعہ
و بنیائی را از باصرہ می یافت الحال شنوائی و بنیائی خود را از حق بیند سبحانہ الی غیر ذلک
من الاوصاف و الافعال۔ پس راست آمد فَبِى يَبْصِرُ وَبِى يَسْمَعُ الخ۔ گفتہ اند این قرب
بہ سرحد فنا منی رساند۔ چہ درین صورت وجود سالک در میان است و فاعل ادست۔ ہر چند
فعل او شرافت یافتہ است۔ فَبِى يَبْصِرُ وَبِى يَسْمَعُ گواہ آن بہت۔ یعنی شنوندہ ادست، اما بہ من
شنود نہ سامعہ خود۔ و قرب فرائض کنایت از آن بہت کہ سالک در افعال خود فاعل حق را
یابد و خود را آلت بیش نہ فہمد کما و دد الحق ینطق علی لسان عمر تا طلق حق است تعالیٰ

و لسان عمر آلت آن بزرگان فرموده اند که این قربِ معنی سالک است چه در صد در افعال
 او در میان نیست. و آلت او جوادِ محض است که فعل را بکس نسبت نه کنند. و جمع بین القربین
 آن است که در افعال سالک فاعل و آلت هر دو حق باشند تعالی و سالک را در خلق نماید. کما
 قال سبحانه فی حق حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم. وَلَکِنَّ اللّٰهَ رَءٰی کَہٗ
 صورت از آن حضرت علیه السلام صادر شد آن را بخود نسبت فرمود و او را علیه الصلوٰۃ و الخیرۃ
 دخل نہ دادند بطریق فاعلی و نہ بطریق آلت هذا هو نہایۃ الکمال. شعر

و من بعد هذا ما یدق صفاتہ
 و ما کتمہ اخطی لہ و ما یدہ و اہل
 اما بعد. بعرض اقدس منلی می رسانند. این حقیر از سفر لشپاد در مراجعت نمود و بجنایت الهی عز
 شانه به فراز بزرگان رسید و به مسکن دعا جزی با جمعی از صلحاء در دعا گوئی آن حضرت مدظلہ
 العالی در رنگ بزرگان خود مشغول گردید. و از عدم لیاقت نمی خواست که احوال پراختلال
 خود را به مسمع جلال رساند با آن که باعث قوی در میان آمد. و بر بعضی فقرای بنوا بر خ
 از مخفیات امور ظاهر ساختند که اکثر آن تعلق بحال خیر مال آن عالی حضرت داشت تفصیل
 آن را بزبان خامه حواله نمی نماید. این قدر معروض می دارد که بعد رسیدن عرصہ متاعی که محبوب
 آن حضرت باشد آن را الفاق نمایند. کُنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ، و آن را بطریق
 خفیه به کسے مرحمت فرمایند صدقۃ السوء تطغی غضب الرب بتبارک و تعالی. هر چند این
 قسم حدیث را بعرض عالی رسانیده شد گستاخی محض بود. اما خیر خواهی بر آن آورد امید همان
 است که عافیت و نفرت قرین حال آن حضرت است. و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ
 اجمعین. حضرت سلامت سیادت پناه میر عارف از صحبت پیر دستگیر فراوان بهر پایافتہ بکدر
 که مردم از صحبت او بهره منداند. اگر در خلوت عالیه راه یابد و بکتاب مستطاب ممتاز گردد
 تا در مجالس سکوت بهره در شود نہایت عنایت مندی است.

مکتوب و مستم
 به محمد دم زادگی خواجہ محمد سالم و فقہ الشہ سبحانہ لما یحب دیر ضی. در
 بیان تفصیل واقعہ کہ در آن مشاہدہ جمال با صد ہزار کمال محبوب رب الارباب
 قطب الاقطاب قبلۃ العرفاء حضرت عروۃ الوثقی نمودہ اند رضی اللہ تعالیٰ عنہ و التماس استفسار بعضی

از داردات نشاء برزخی از آن حضرت.

نخده و نصلی. در ایام وصال آن قدوه اہل کمال و انہماک این دلپس ماندگان در
غصص و آلام فراق اکثرے در مناسے مشاہدہ خود این حقیر را ممتاز می گردانیدند و از
فرط عنایت و ازدیاد محبت کہ نسبت بہ این مسکین می داشتند در وقائع و مبشرات لشکین دل
خزون می فرمودند. و عجائب غرائب امور کہ اظہار آن را این ورق بر نہ تا بد بیان می کردند.
و از جملہ آن واقعات آن بود کہ روزے ظاہر شدہ فرمودند کہ می خواہیم بتو ملاقات کنیم
دیا بتو باز ملاقات خواہیم کرد. بعد از افاقت بخاطر رسید کہ این ملاقات موعودہ البتہ خصوصیت
خواہد داشت و تفصیل خواهد و انمود. و الا ملاقات ہمارہ صورت می بندد. و عدہ اش معنی
نہ دارد. بعد این گفتگو چون چشم بخواب آشنا شد و مشاہدہ جمال آن محبوب رب الارباب
مشرف گشت دید کہ بالاتر از مرقد منور در ہماں صفہ دراز کشیدہ اند و دست مبارک
آن حضرت در دست این عاصی است. و این فقیر گستاخانہ بطریق انبساط گفتگو در میان آورد
درین اثناء پرسیدم کہ حضرت از داردات آن نشاء و از سرگذشت آن مقام بیان فرمائید
بزبان گوہر فشان می گویند کہ این قسم چیز ہا کہس بہ کہس می گوید. معروض می دارم کہ ہمین قسم
چیز ہا باید گفت. بعد از آن پرسیدم کہ حضرت از شب اول چیزے بگویند. چون ما مردم را
گذشتہ رفتند و ازین عالم جدا شدند و حشے دران تنہائی دیدند. می فرمایند و حشے
نہ بود. بعد از آن پرسیدم از نقطہ قبر کہ صلی را ہم از ان خلاصی نیست چون گذشت.
بتاکید تمام می فرمایند کہ هیچ نہ شد. بعدہ از سوال متکرر و تکثیر پرسیدم می فرمایند کہ شد اما
گفتم عجب از ہیبت و خوف آنہا تعجب می کنید. گفتند نزد من و یاد خدمت این چنین
نیامدند. یعنی فی انفسہم همچنین اند اما نزد من بہ ادب آمدند. بعد از مجمل از احوال خود
پرسیدم الی آخر القصہ.

بہ سلطان وقت حضرت بادشاہ محمد عالمگیر غازی شہید اللہ تعالی
ملکہ و سلطانہ و فاضل علی علیہ السلام برہ و احسانہ درال کہ مجاوران

مکتوب و سبب و حکم

مرقد حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالی عنہ از اسرار متمتع اند.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. الحمد لله الذي أخرج من النون ما أدرج
 في القلم وأبرز إلى الوجود ما أكنز في العدم وافتق ما أزنق وأظهر ما كتم و
 علم بالقلم ما لم تكن تعلم وصلى الله تعالى على اسم الأعظم والرداء المعلم محمد
 الذي فتح به الكتاب وختم وميز الحق من الباطل والنور من الظلم وعلى
 آله وصحبه وسلم. قال عز من قائل وما أرسلناك إلا رحمة للعالمين —
 اما بعد کمترین دعا گو یان بر من مقدس معنی حضرت خلیفۃ اللہ می رساند کہ این حقیر
 ہر چند از دست رفتہ و از پا افتادہ ہست اما بامداد شوق گاہے گاہے حرکت المذبح
 می نماید۔ با این ہمہ ناقابل خود را فریاد خاطر ملکوت منظر می دہد۔ مصیبتی کہ از فراق قبلہ
 گاہی بہ این دل شکستہ رسیده و فقدان صحبت فیض تربیت ایشان کہ حادثہ حبانگاہ
 است از اعظم مصائب است۔ اما اللہ سبحانہ الحمد کہ زائران روحہ و مجاوران مرقد ایشان
 از اسرار و طریقہ باطنی ایشان بہرہ ور اند و از فیوض معنویہ ایشان سیراب و متمتع اند و
 ازین رہ گذر تسلی تمام حاصل است و بہ دعای استقامت و ترقی درجات آن حضرت
 مشغول اند ع سایہ ات کم مباد از سر ما۔ آفتاب سلطنت و جہان داری بر افق اعلیٰ
 تابان باد۔ د اسلام اولاد آخرت و ظاہر و باطناً۔

مکتوب و سبب دوم بہ محمد میرک بدخشی در تہنیت بھول معاملہ فنا و حرفہ چند در حد
 حقائق آگاہ شیخ ابراہیم۔

در دریای محبت و گوہر صدق مودت برادر گرامی کہ بامراد مستغنی از بیان است
 در بواد عشق بے آرام و بے قرار در سواحل محبت شقیقہ و سراسیمہ باشند و از لفظ بمعنی
 و از علم بنادانی گراہندہ

قوے ز وجود خویش منائی رقتہ ز حروف در معانی

این معنی در نہاد شما موئی است و در حبلیت شما مکنون۔ اما چہ توان کرد کہ آن را بجوارین
 لا طائل و امور شستی و پوش ساختہ اند۔ این معنی کنایت از ان حیات است کہ عقلاً آرزوی
 آن می نمایند و اصلان دلالت بہ آن می فرمایند آنجا کہ می گویند۔ سہ

دل اندر زلفِ لبلی بند کار عقل مجنون کن
 که عاشق را زیان دارد مقالاً بخرد مندی
 بشد سبحانہ الحمد والمنة کہ حقائق آگاہ میان شیخ ابراہیم کہ از مقبولان ہست و سلوک را در
 خدمت حقائق و معارف آگاہ میان شیخ آدم شہتی تمام کردہ باز در مواجہہ روضہ منور حضرت
 الیشان قدس سرہ بمجاوران آن بعتہ شریفہ نشست و برخاست کردہ فوائد جدیدہ بحمل
 کہ نصیب رزگار او شدہ آنجائی رسید یقین کہ گرمی تمام بہ مشار الیہ می نمایند و در دولت
 خانہ خود یک چندے اقامت می کنند و صحبت او را مغتنم شمرند۔ والسلام
 بہ حضرت سلطان عالیشان وقت سلمہ ربیہ در اظہار لوازم خیر خواہی
 دارین و لجن از اذواق مخصوصہ خود و در آنکہ حضرت عرۃ الوثقی
 از خوردی باز انظار تربیت در حق حضرت الیشان داشتند و امانات خواہما سپردہ اند۔ اما در اخیر
 عمر شریف بہ اسرارے مشرف ساختہ اند کہ مصداق مالا عین رأیت ولا اذن سمعت تواند بود۔
 و بہ نیابت خود ممتاز گردانید۔

مکتوب و سیرت و بیوم

حمد الاله هو بالحمد حقیق در بحر نوالش ہمہ ذرات غری
 تا کردہ ز محض فضل توفیق رفیق نسیردہ طریق شکر ادایح فریق
 پاکایگانہ کہ کثرت و تنویر صفت و موصوف را اگر دسر پردہ عزت و حدتش راہ نیست۔
 دقوہ رویت محبوب و مکشوف را در امتناع ادراک ہویش دغدغہ اشتباہے۔ و چندان
 فرزانه کہ مفہوم او تیت جوامع الکلم در بیان کمال جامعیتش کلامے است جامع و فحولے
 کریمہ و علمک ما لکم تکتون تعلم۔ بر رفعت مقام علم و معرفتش بر ہانے ہست قاطع۔ ربائی
 شاہ عربی قبلہ ارباب نجات کائنۃ ذات آمد و مرآت صفات
 در پیروی ادست علو درجات لازال علیہ زاکیات لصلوات
 و علی آلہ و صحبہ الطیبات و الخیات و صالحات الدعوات و سلم تسلیما کثیرا۔ اما بعد
 احقر دعا گو یان محمد عبید اللہ بعز عنہ یارب یا قہ گانی حضور پر نور ملجاء السلاطین کہف
 العالمین خلیفہ اللہ تعالیٰ فی الارضین حضرت امیر المومنین انا اللہ تعالیٰ برہانہ می رساند
 کہ این حقیر ہر چند از دست رفتہ و از پای افتادہ ہست اما بامداد کریم آن حضرت گاہ گاہے

حرکت المذبح می نماید و خود را فرایا و خاطر عاظمی دهد. شود که از بین النفاس نفیسه صورت قبولیته بهم رساند قال عز من قائل هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ احسانها که از آن حضرت به این حقیر بلکه به جمہور اسلام می رسد و از حفظ ممالک که سبب جمہیت عالمی است و ترویج اسلام که باعث خلوص عبادت است و افاضه برکات صوری که حیات این نشاء بدان مربوط است امری است قطعی که شائبه ریب نه دارد. نمی داند که بکدام پنج مکافات این احسانها نماید الا آنکه بدعاے استقامت و ترقی درجات و مرید عمر و دولت آن حضرت رطب اللسان و مشغوف القلب باشد. لیس سبحانہ الحمد که این معنی صورت می بندد و با جمعی کثیر از صلحا و علما به این دعوات مشغول است حضرت قبله گاه سلامت. قبله گاهی هر چند نظر تربیت بحال این عاصی از خوردی باز داشتند و امانت خواہار اسپرده بودند اما درین روز اخیر عمر اسرارے عنایت کردند که مصداق مالا عین رأت ولا اذن سمعت تواند بود و با این ہم ناقابل به نیابت خود مشورت ساختند و لختم العریضہ بالایة الکریمہ. یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ. وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ. و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین آفتاب سلطنت و عدالت ہموارہ درخشان و تابان باد۔

مکتوب و سبب چہارم یہ محمد میرک بدخشی در امورے کہ ابلاغ آن ضروری است۔ الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ امر در سخنان می شنوم کہ اگر خواب می دیدم می گفتم اضغاث احلام. شک نیست کہ در تحصیل تحسین معاش صوری و تکمیل سلوک معنوی توفیق نیست. بعد تحصیل اسباب یکے موجب قطع علل دیگرے می گردد. اما قیمت مردان اینجائی شناسند کہ خلق للحراب رجال و للحراب رجال و للقصۃ رجال آنکہ مبارزت را شاید دیگر است و آنکہ کاسہ لیسد دیگر. ہر کار را جمعی مخلوق اند لکن اللہ تعالیٰ یحبُّ معالی الہم منقول است کہ بادشاہے بہ دیدن درویشے آمد۔ درویش بہ سلطان گفت السلام علیک یا زاہد یا دشاہ۔ گفت زاہد توئی یا من۔ درویش گفت زاہد کسے است کہ بہ قلیل قناعت کند و متاع دنیا کہ تو بدان قناعت نموده بس قلیل است و ما بہ این قلیل قناعت

نه کردیم و طلب فرید نمودیم. پس زاهد تو باشی. مطالب این رقیه محتمل که آخوند ملا فیض الدین بشما بفهماند و مشاراً الیه از جانب ما سلام خوانند. اخوی میرزا بیگ بسلام مخصوص است.

به عاقل محمد امین لپیته در حصول معامله بزرگ در ماده خویش.

مکتوب و سیرت پنجم بسم الله الرحمن الرحيم. الحمد لله على الاحسان والصلوة و

السلام على حبيب وسيله الفيتنان وعلى آله واصحابه منيع العرقان. اما بعد تحديثاً بالنعمة و اظهاراً للعطية مى نويسد از سر تا قدم گوش باش روز دوشنبه دهم ماه حال در روضه منوره حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه براه اجتناب که عبارت از سیرمراوى است مبشر گردید. الحمد لله سبحانه على ذالك والصلوة والسلام على نبيه وآله بعد ذالك

الفقر محمد عبید الله عفى عنه.

مکتوب و سیرت ششم به يكی از مخلصان عقیدت كیش در تحديت نعمت الهی جل جلاله و بیان اصناف اصحاب حضرت پیر دستگیر خود دایماً سب ذالك.

بسم الله الرحمن الرحيم. سبحان من لا یصل حمد حامد الى جناب قدسه بل منتهى المحامد دون سواد قات عزه و جلاله فهو سبحانه المحامد والمحمود وغيره عاجز عن اداء هذا المقصود وكيف وقد عجز عن حمد من هو حامل لواء الحمد يوم الموعود. صل عليه اللهم بعد كل شاهد ومشهود وعلى آله وصحبه ينابيع الكرم والجود وقال عز من قائل وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ وقال سبحانه وَاذْكُرْ فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ. بنا بر آن به سمع شریف مى رساند سبق باطنی که از حضرت پیر دستگیر قدس سره به ایشان رسیده است بجنابیت الهی غر شانه ممکن است که به صحبت بعضی در ایشان پیر دستگیر که مشرب شان موافق مشرب پیر دستگیر است آن سبق از یک درجه به درجات کثیره برسد و از ذکر به مذکور رساند و آنچه صوفیه علیه قرار داده اند و آن صحبت ظهور نماید و ازین سبب اثر صحبت بعضی غریب ظاهر شد ^{منع} از صحبت بگر لازم منی آید که خلاف مذهب جمیع صوفیه علیه است. هرگاه سرچشمه فیض یک باشد هیچ منفعت نیست. و اگر صحبت به بعضی یاران واقع شود که مشرب شان موافق مشرب حضرت پیر دستگیر است معلوم فرمایند

که چه قدر تفاوت فاحش ظاهر گردد و نشان خاطر عاظم شود که این عزیزان که به صحبت رسیده اند
 قطره چند از بکار فیوض حضرت پیر دستگیر بدست آورده اند. اظهار این قسم سخنان نه از راه
 تفضیل خود بر دیگران است. معرفت خدا بر آن کس حرام است که خود را از احد من الناس
 افضل داند بلکه از راه خیر خواهی ایشان است و تحدیث نعمت. امروز چیزهای گذرد که اگر در
 خواب می دید می گفت اضغاث احلام شک نیست که حقیقت معامله را کماهی کس به ایشان
 نه رسانده. باید دانست که اصحاب حضرت پیر دستگیر که پیوسته در خدمت شریف می بودند
 در گروه بودند. جمیع به استماع حقائق و معارف خورشند بودند و گرده به تحقیق معانی و اسرار
 شانی بودند و مشرب شان موافق مشرب پیر دستگیر بوده. این جماعه بسے مغتنم اند و صحبت شان
 کبریت احمر نظر شان دافع علل معنویه است و توجه شان شانی امراض قلبیه یکے از آنها معرفت
 آگاه شیخ ابوالمظفر به پانوری بنیره شیخ علم اللہ محدث است اولاً در صحبت غفران پناه
 شیخ عبداللطیف قدس سره بوده. بعده بمیرزا امان بیگ ملحق شده باز در صحبت فیض تربت
 حضرت پیر دستگیر قدس سره رسیده یافت آنچه یافت. عالجنا با کفره فخره در نظر بصیرت
 بعضی دو و ایشان اهل اللہ مخدول و مقهور اند انشاء اللہ تعالیٰ و لکن یجعل اللہ للکفرین
 علی المؤمنین سبیلاً. توجه برائے تنبیه آنها مبارک است و مورث فتح انشاء اللہ تعالیٰ و السلام.
 به شاهزاده بلند مکان عالی شان در بیان کمال اول این راه
مکتوب و سبب و سبب ملائک پناه و غیر ذالک بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي علا قدره و رفع و خفض و اعز و اذل و لا مانع لما اعطى و
 لا معطى لما منع. قال تعالى شانہ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَمَا كُنَّا بِمُحْسِنِينَ. وقال
 الصادق المصدوق صلى الله تعالى عليه و آله و سلم خير الناس من ينفع
 الناس. اما بعد احقر فقرا می رساند که نشان سعادت عنوان مشتمل بر کمال کرم و احسان
 رسیده مباحی و مفتخر گردانید.

آمد ازان جناب صحیفه بسوے من الحمد لله الذي اذهب عنا الحزن
 ازان روزی که رابطه خاص معنوی بعبیده علیه مخصوص دارد در تقدیم لوازم خیر خواهی

بہ دل و جان ساعی است و در اوقات مر جوبہ بہ آن مشغول و آنچه در خاتمہ مکتوب عالی رقم یافتہ بمطلب آن پے بر دہ دعا ہا در ان باب نمودہ امیدوار ہما حاصل کرد سیار و زیہ چارہ شنبہ در حلقہ فجر در حضور روضہ مبارک حضرت قبلہ گاہی قدس سرہ یا جمع از صلی مشغول نشستہ بہین معنی مقید شد قہنہ عجیب و روشن نمودار گشت۔ امیدوار باشند ع از ہر چہ می رود سخن دوست خوش تر است۔ الہی والہ آبائی لا تکلنی الی النفسی طرفہ عین۔ خداوند امارا یک لحظہ بجانب ما گذار و از تعلق ما سوا بتمام یکسو کن بحدے کہ غیر از شہود احدیت مجر دہ پیچ امر متطور بصیرت مانہ باشد اگر صد عمرے بہ اختیار غیر بسبر بریم بخاطر نہ گذرد این زمان کہ گام درین رہ زدہ باشیم و قدم اول طے کردہ شروع در منازل سیر و سلوک نمایم چہ نسبتا ماسوی شرط اول این راہ تا این کمال حاصل نہ کند در بار گاہ غرت راہ نہ دارد سہ

حیثم دارم کہ دہی اشک مرا حسن قبول اے کہ در ساختہ قطرہ بارانی را و آنچه از وصل و القال و عروج و نزول و قرب ممیت و احاطہ و سریان کہ اثبات نمودہ اند مترتب برین کمال است۔ و کل ما فوق ذلک من الاسوار الی تجن فیہا فہام الخواص والعوام مخصوصۃ باحاد من اخص الخواص الذین صادر الی لباب لو وجد فی العالم مثلہم احد بعد قرن متطاو لہ لا غنم وجودہ الشولف لائتہ الادات کامل لسیّد المرسلین علیہ علیہم والہ وال کل الف الف صلوٰۃ و سلام و من بعد هذا ما یدق صفاتہ۔

مکتوب و سبت ہشتم بہ عالی جناب سلطان العارفین شرف الکاملین قطب الاولین امام المحققین غوث المدقین فیاض المرشدین قبلہ اہل اللہ اکرم الناس حجۃ اللہ حضرت تواجہ محمد نقشبند سلمہ اللہ سبحانہ ابراہم کلان حضرت ایشانند۔ در بیان بعض امور کہ در محفل سلطانی گذشتہ۔

الحمد للہ والمنۃ علی رسولہ وآلہ الصلوٰۃ والتحیۃ بعد از عرض نیاز مندی فرادان معروض می دارد کہ کوفت بدنی بحال سابق است حکیم الملک از مدتے بمعالجہ قیام دارد از حیا بوی جواب نمی دہد۔ دیاد شاہ جیو آن قدر مقید اند درین معالجہ فقیر کہ چہ عرض نماید۔

ماشاء اللہ کان دما لم یشار لم یکن۔ ردئے کہ بملاقات طلبیدند تو اہنغ بسیار نمودند۔ تمام مسند گذاشته پائین نشستند و تعظیم نمودند و حرفہائے حضرت ایشان و امام غزالی بسیار مذکور شد عجب فنائے در امام دارند و ماہم در یک حرفے بہ ایشان مذکور داریم تا چہ رودہد۔ بعد از یک چند فتاویٰ عالمگیری طلبیدہ دادند کہ مطالعہ میکنند چہ قسم نوشتہ اند۔ مہربانہای ذرا وان کہ بادشاہ جیو نمودند شاید بہ کسی این قسم رعایت کردہ باشند۔ حرفہائے احیاء العلوم و حدیث امام غزالی بسیار مذکور شد و حرف حضرت ایشان ہم در میان آمد و بفقیر فرمودند شما بسیار ضعیف اید۔ الشار اللہ العزیز مستفید کلی خواہم شد۔ دہ صد اشرفی و ہزار روپیہ روز دیگر فرستادند فقیر نہ گرفت و واپس فرستاد۔ در ملاقات ثالث سلطانی حرف بزرگیمائے حضرت بسیار مذکور شد بعضی از ملہمات ایشان نیز در میان آمد و حرف غرلت نیز در اخیر بسیار محفوظ شدند چہ کہ موافق مشرب ایشان است قرار دادہ اند کہ مکتوب بہ دست خط خاص بخدمت حضرت بنویسند۔ از بے تعینہائے میان صبغۃ اللہ جیو بسیار مذکور شد و وجہ تسمیۃ ایشان بہ این نام خوش وقت شدند۔ اما بحضرت اعتقاد دیگر دارند۔ تقریب میان شیخ بدر الدین بسیار نمودیم و بعضی از حرارتہائے دینی ایشان را کہ بہ بادشاہ جیو می خواہند مذکور بکنند۔ مذکور کردیم تسمیہ کردند و خوش وقت شدند و فرمودند اگر میان راہنی باشند بطلبند۔ و دیگر صحبتہا بہ تطویل انجامید و حرفہائے دینی بسیار بسیار مذکور شد۔ از کرمہائے سلطان اعظم چہ نویسند اعتقاد ہا ہمت خان را چہ بیان نماید تمام خانہ خود را مرید کنانید بزرگیمائے حضرت نیز بہ خان در میان آمد۔ اعتقاد دیگر بہم رسانیدہ است۔ بعضی از مقربان خاصہ بادشاہی مرید شدہ اند و عجب اخلاص بہم رسانیدہ۔ چون بہ آن زادیہ نامرادی خود بخود کردہ است درین صحبت ہا محبوبس طور است۔ کرمہائے بادشاہ دیدہ آن قدر خفقان و ضعف دل بہم رسید کہ چہ گوید کہ ہمان نامرادی خود می خواہم۔ والحمد للہ سبحانہ علی ذلک۔ والسلام۔

مکتوب و سبت نہم نیز بہ آن آفتاب مرتبت قدس منزلت در ظہور اسرار باطنی دران ظلمت کدہ۔

نحمدہ و نصلی علی علقمہ نیاز مخلص سراپا تقصیر در گرامی خدمت سراسر سعادت رسیدہ

به درجه قبول موصول باد فرمان به دست خط خاص براسه ایشان حاصل کرده فرستاد چون
 سرکبر رسید مضمون آن باینهم معلوم نیست نقل خواهند فرستاد و جواب رسید را به تائی
 خواهند نوشت. به فقر می فرمودند که معلوم می شود که ایشان کسبگی بسیار دارند فقیر چیزها
 بسیار مذکور کرد حسن ظن بسیار بهم رسانیدند. قبله گاه آزارهای فقر را معالجه می نمایند
 اللہ تعالیٰ اشفا کرامت فرماید. دیگر به عنایت الهی غرضانه بعض امور غریبه از مقامات
 باطنی که از حضرت ایشان در باب خود استماع نموده بود و خود هم گاهی به اندازه فهم
 قاصر مشاهده می کرد. درین ظلمت کده بطریق عجیب ظهوری فرمایند در حیرت می رود که سبب
 آن چه باشد. صحبت های بادشاه هر چند گرم ترمی شود باطن از لقله آنها خشک و پشیمان
 ترمی گردد. در اینجا خود را مجبوس محض می یابد. الحمد لله سبحانه علی ذالک. حقائق آگاه خواه
 ولی سلام خوانند.

مکتوب دسیم به سلطان عالی شان عنبر کرم و احسان بادشاه دین پناه جناب ابوالمظفر
 محی الدین حضرت محمد عالمگیر غازی مد الله سبحانه ایام سلطنته و وفقه
 سبحانه بایمان العدل فی مملکت در جواب فرمان والا شان.

الحمد لله الحمید فعال لما یرید و الصلوة علی البنی المقرب الشہید و آلہ و صحبہ الذین
 کل منہم دینی و سعید. فرمان عالی شان که از کمال کرم و احسان نامزد این کمترین دعاگویان
 گردیده بود و داد سر به ادب غرت و عظمت رسید. کلمات جامع و فوائد ماخوذه از کتاب
 احیاء العلوم که از قریط کرم و صرف عنایت که به آن مخاطب ساخته بودند رسیده به انواع
 افاده فرمود و بر عیوب نفس و زایل اماره آگاه گردانید و سبب رقت دل و چشم گردید
 اگر قائد توفیق امداد فرماید درین ایقان و اتباع آن کوشش بلیغ نموده آید و ما ذلک علی
 اللہ بعزیز. از کمال لطف اشاره به وصول این عاجز کج صورت پر نور فرموده بودند. قبله گاه
 بالفعل حرکت راه بجزارت و گرد بسرفه مفر است من بعد مشیت الهی هر چه خواهد تقدیر
 فرمود و به آن مامور خواهد گردید بعمل خواهد آورد. والسلام اولاد آخره اظہاراً و باطناً
 جعل اللہ سبحانه یونکم خیراً من اسکم و باطنکم الطیف من ظاہرکم و آخرتکم خیراً من دنیاکم.

۱۱
مکتوب صدیقی بہ جیلہ الملکی جعفر خان در بیان الہی کہ بعد از مفارقت عالیجناب
 سلطان المحققین الوارث الکامل لسیۃ المسلمین علیہم السلام فیاض معارف
 الہدی شمس افلاک العالی حضرت الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ بہ آن عالی حضرت رسیدہ بود با بعضی از
 تحقیقات عالیہ و تدقیقات متعالیہ۔

بعد از ادائے ماوجب علی الفقراء من الدعاء والثناء بمسارع کریمہ می رساند کہ مصیبتی کہ
 از فراق حضرت قطب المحققین وارث الانبیاء والمسلمین بہ این ضعیف رسیدہ ددل شکستہ را بہ
 انواع ہجوم و افواج غموم مجروح گردانیدہ۔ معلوم نیست کہ کسے تا حال بہ این قسم مصیبت مبتلا
 گردیدہ باشد و بہ این نوع الم متاتم گردیدہ۔ اما اللہ سبحانہ الحمد کہ چنانچہ مصیبت عظیم و داد
 همان قسم صبر نیز از خزانہ خود کرامت فرمودہ پلہ را سردادند۔ خوش گفت سہ
 من از تورے نہ بیچم گرم بیازاری کہ خوش بود ز عزیزان تکل خواری
 دیگرے گوید سہ

مئے تلخ است و جو رگل عذاران کہ ہر چندش خوری باشد گواران
 دیگر برائے صحت فراج عصمت و عفت قباب درین وقتہا نیز مستدعی می باشد و امید تمام
 دارد کہ خفت کلی ظاہر شدہ باشد۔ جامعے کہ ازین جانب بخدمت گرامی می رسند مہربانہائے
 ایشان را بیان می نمایند باعث مزید ارتباط معنوی و کثرت دعوات خیریت می گردد
 این محبت بہ فقرار کہ لفییب روزگار ایشان است و این ارتباط فقرار کہ نقد وقت آن جناب
 است از اجل نعم الہی است چہ آدمی با کسے است کہ او را دوست دارد۔ الموعوم مع من احب
 شنیدہ باشند۔ اصحاب کرام آن حضرت علیہ السلام فرمودند کہ ما بعد از حصول دولت ایمان
 کہ موجب نجات ابدی و ثمر فلاح سرمدی است۔ هیچ چیز زیادہ ازین کریمہ خوش دل و مبتہج نہ گردیدیم
 چہ محبت حق سبحانہ و تعالیٰ و محبت رسول و سے کہ رحمۃ للعالمین است ہمہ وقت ^{بوجود است} بواجب باعث افتخار
 پس ناچار بہ ایشان باشیم۔ و الحق کہ زیادہ ازین کدام کرامت در حق آن برگزیدگان متوقع
 خواهد بود کہ معیت بخدائے عزوجل و رسول کریم او علیہ السلام پیدا کنند۔ و چون ہمراہ آن حضرت
 باشند۔ پس از معاملات مخصوصہ آنحضرت بہرہ در بوند کما ہوا الواقع۔ چہ اصحاب کرام در محبت

آنحضرت علیہ السلام بکمال نبوت بطریق دراشت رسیده اند۔ ہر چند منصب نبوت بران حضرت ختم شدہ اما از کمالات آن بہرہ ممکن بل واقع کما دَرَد کوکان بعدی نبیاً لکان عمر چہ کمالات نبوت مرحناب فاروق اعظم را حاصل بود کما اشار الیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما چون آن منصب بر حضرت خاتم الرسل علیہ وعلیہم السلام ختم یافت ناچار بکمالات در حق آن آن مظهر عنایات اکتفا افتاد۔ و آنچه در حدیث نفیس آمدہ ما صَبَّ اللہ فی صدری شیئاً الا و قد صببتہ فی صدری ابی بکر سر آن آنجا آشکارا می شود چہ جمیع کمالات آن حضرت مرصداً اکبر را حاصل شد از ولایت و کمالات نبوت و غیر ذلک مما لا یحصى۔ لکن چون منصب نبوت بر آن عالی حضرت ختم یافت نالار آن شمسوار میدان صدیق است۔ با وجود کمالات نبوت از منصب نبوت تنزل نموده سرد فتر صدیقان دسر آمد عارفان عالیشان گشت۔ مولوی روم قدس سرہ ترجمہ حدیث نموده می فرماید مثنوی

بمیدان نبوت اسپ تازان
کہ ناگہ پیش شد اسپ مرا گوش
نگین سروری را من ربودم

من و بوبکر ہر دو شہ سواران
ہمی رفتیم با ہم دوش بردوش
ہمین مقدار از دوش پیش بودم

یعنی چون آنحضرت در میدان نبوت بمقدار یک گوش اسپ پیش رفتہ باشند آن منصب جلیل القدر بران خورشید رسالت ختم یافت و کمالات نبوت بطریق دراشت مرصداً اکبر را ثابت شد۔ سوال۔ ہر گاہ آن سردر علیہ وعلی آلہ الف الف صلوٰۃ و سلام از صدیق اکبر علیہ الرضوان بمقدار یک گوش اسپ پیش رفتہ باشند پس نسبت انبیاء دیگر بہ صدیق اکبر چہ باشد۔ و حالانکہ مقرر است کہ آنحضرت علیہ السلام چنانچہ فرداً فرداً افضل است همچنین از کل من حیث الکمل افضل است۔ پس صدیق اکبر کہ این مقدار از ان حضرت کم باشد از دیگران افضل بود و حالانکہ این مخالف جمع علیہ است۔ جواب۔ تفلیت حضرت صدیق اکبر ہرگز بر آن حضرت ثابت نمی شود بلکہ مفصولیت لازم می آید۔ چہ گوش اسپ متضمن چندین نقطہ است۔ و قطع یک نقطہ از آن مقام قطع عوالم است کذا و کذا و نقطہ فوق دران مقام اصل است مر مقامات پائین را پس آن چندین نقطہ کہ اصل مقام صدیق اند مقام حضرات انبیاء باشد علیہم السلام۔ و مقام

آن سرور که فوق آن نقطه است و اصل آنها است و اصل را بر ظل خود فضل است۔ ہر چند آن ظل متضمن الٰہی ظلال باشد کما لا یخفی۔ پس آنحضرت افضل از کل من حیث الکل گشت و صدیق اکبر اذان حضرات مفسحول آمد۔ و اینها حصول این کمال مر صدیق اکبر را بہ تبعیت و وراثت و ضمنیت است و حصول کمالات نبوت مر حضرات انبیاء را علیہم السلام بطریق اصالت است لہذا ایشان صاحب منصب نبوت آمدند کہ خاتم و افضل ^{شان} آنحضرت علیہ السلام ^{است} مر صدیق صاحب کمالات نبوت گشت کہ نصیب از مقام نبوت فرا گرفته است و نصیب از شئی دیگر است و حصول آن شئی دیگر۔ در حصول سرے است خاص کہ در نصیب اصلاً اذان خبر نیست فافہم۔ سوال مقرر اہل سلسلہ رحمانیت و اصحاب طریقہ سبحانی است کہ اصحاب کرام را با جمہم کمالات نبوت حاصل است چنانچہ بانی این سلسلہ حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تصریح بدین مدعے نموده اند۔ پس خصوصیت بحضرات شتین کہ در حدیث سابقین ثبت یافتہ از چہ رد بود۔ جواب ہر چند جمیع اصحاب کرام و اصل این کمال اند اما تفاضل اقدام ثابت بر قولہ تعالیٰ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ۔ پس خصوصیت کہ شتین را درین مقام حاصل است دیگران را نہ۔ ہر چند آن داخل ہمہ کمالات اند۔ اما شتین حکم اجزائے آنحضرت دارند کہما و دد ابو بکر و عمر منی بمنزلۃ السمع و البصر من الراس۔ پس از نصیب ایشان تا نصیب دیگران فرق عظیم ثابت گشت کہ موجب خصوصیت ایشان آمد۔ ازین است کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرات شتین را حامل بار نبوت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام یافتہ اند لیکن معیت کہ صدیق اکبر را حاصل است دیگرے را نیست کما دد اللہم اجعل ابا بکر معی فی قبری حتی القيامة۔ و مسؤل آنحضرت مستجاب است۔ پس ثابت شد کہ ابو بکر ہمیشہ تا قیامت بہ آن حضرت ہمراہ است بل الی ابد الابد۔ لہذا بخطاب ابو بکر خیر الناس الا ان ینکون نبیاً ممتاز گردید۔ ہر چند فاروق اعظم ہم از دیگران افضل است۔ بقولہ علیہ السلام۔ ابو بکر و عمر خیر الاولین و خیر الآخرین و خیر اهل السموات و خیر اهل الارضین الا نبیین والمرسلین۔ اما صدیق بر فاروق فائق آمد کما ہوا المقرّر۔ سوال لو کان بعدی نبیاً لکان عمر مفہوم می شود کہ معنی نبوت در فاروق غالب تر از دیگران باشد۔ پس فضل صدیق

از چہ رُو بود۔ جواب بچندین وجوہ۔ گوئیم اولاً آنکہ ہر چند از راہ بعض خصوصیات فضل مفضول
بر افضل ثابت بود۔ اما فضل صدیق کہ از راہ ضمنیت آن سرور علیہ السلام باشد حاصل آمدہ بر ہمہ
فضائل حیر شدہ۔ چہ ضمنیت کہ حضرت صدیق راست دیگران را نیست۔ چنانچہ ایمائے بدان رفتہ
ہر چند دیگران ہم در ضمنیت شائے داشتہ باشند۔ اما شان صدیق علیحدہ است۔ چہ ضمنیت صدیق در
ہر مقام است بجلالت دیگران فتبت فضل الصدیق۔ ثانیاً آنکہ معارضہ می کنم بہ احادیث دیگر
کہ در مادہ حضرت صدیق وارد اند کما مرّ النفا۔ ثالثاً آنکہ فضیلت صدیق علیہ الرضوان قطعی است
و سودای این احادیث ظنی دلائل سادی الظنی القطعی۔ والسلام۔

بہ مخدوم زادہ عرفان پناہ جناب خواجہ سعد الدین محمد صالح مدغمہ العالی
مکتوبہ دومی دوم در بیان کمال باطن و ظاہر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفی۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ
ظاہر و باطن آن عزیز را بکمالات مناسبت ہر یک برساند۔ کمال باطن عبارت از تحقق است بہ
اسرار و دقائق سلوک کہ صوفیہ علیہ بہ بیان آن ممتاز اند۔ و کمال ظاہر کنایت از تجلی است بہ
احکام شرایع کہ علمائے کرام بہ اظہار آن مامور اند۔ کمال اول کہ نہایت آن استہلاک عالم امر است
در انوار مطلوب بحیثیت کہ نام و نشان ماعداد و محبت و شعور ماسوارا در ساحت سینہ جا نماند
ہر چند نادر و قلیل الحصول است اما کمال ثانی کہ نہایت آن امتثال اوامر و انہما از منہای است
بحدے کہ مصدر را پیچ مشتبہ و مکروہ نہ گردد۔ بلکہ بہ ترک اولی را ہنی نیا شد امر نیست متعذر الحصول
چہ اختلاف طبائع عناصر کہ لازمہ حیات این جہانی است بر عقل است و لو فی بعض الاوقات
بہ تنبہ می آرد۔ آردے عارفی کہ از تکلف بشریت و درستہ و جمیع حرکات و سکنات او بشد تقای
مسلم گشتہ و از شرک خفی بالکل تنہرہ نمودہ و از مقام نفی بہ تمام برآمدہ چنگے بہ دامن مرتبہ اثبات
زادہ باشد۔ اورا این کمال تیر علی وجہ الکمال میسر است چہ این درجہ مقام مخلصیت است و بر
مخلص شیطان را سلطان نیست چرا کہ سلطان مر شیطان را وقتے میسر شود کہ تزکیہ لطائف
عشرہ کما یبغی میسر نہ شدہ باشد و حال آنکہ عارف مخلص ازین ورطہ خلاصی یافتہ است و
لطائف عشرہ اش فرکی گردیدہ و عناصر اربعہ او مظهر شدہ لخصوصہ عن دقائق الشرک

الحفی مطلقاً۔ ومن کان مخلصاً لا یكون غاوياً ولا یعمل هذا العارف شیئاً الا
 لله عز وجل و یوجز فی کل امر لانه یذکر الله سبحانه نفسه بنفسه ولا یكون
 للعارف مدخل اصلاً فی مرتبته من مراتب وجوده و لطائفه فحینئذ یحصل
 النصیب التام لهذا العارف من مقام الایثار۔ و سر کریمه و مآرمیت اذرمیت
 و لکن الله رمی ایجا آشکارا می شود۔ و معامله تخلقوا باخلاق الله ایجا هویدا می گردد
 باش که بعد این کمال اسرارے روے می دهد که انوار آن را این نشاء برتابد۔ والسلام۔

به مخدوم زادگی خواجہ محمد عالم در احوال بعضی از یاران پیر دستگیر
 مکتوب دسی و سوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ از وصول دے بمرتبه کمال بارہا فرمودہ اند

و چندین بار بزبان الہام ترجمان آورده اند کہ فلائے پیش مامیآ شده آمدہ بود و ما را محنت کم دادہ۔
 غیر از القای نسبتاً در دے بہ امر دیگر کمتر مشقت کشیدہ ایم و ایضا علو استعداد ادر از حضرت
 مجدد الف ثانی نقل می کردند و ایضا بشارت حصول نصیب از مقام عالی از آنحضرت رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ در بارہ مشار الیہ روایت می نمودند تقریبے را در خدمت علیہ از عدم قبولیت
 مشار الیہ در خلق و بے مناسبتی بدرجہ ارشاد مذکور شد فرمودند کہ قبولیت در خلق اللہ تعالیٰ
 کہ شہدار اللہ سبحانہ اند موافق فتاویٰ الشیخ است ہر قدر کہ شدت مناسبت و فتادری شیخ کہ
 واسطہ وصول فوہن است از حضرت وہاب جل جلالہ در مرید زیادہ باشد ہماں قدر دہائے مردم
 بوبے مائل می گردند۔ چون مشار الیہ خود را از ماکنارہ می کرد
 است قانع است ماہم خود را از و کنارہ می داریم۔ والسلام۔

به مخدوم زاده عالی مقدار صاحب اسرار و الذاہر جناب خواجہ محمد
 مکتوب دسی چہارم پارسا سلمہ ربہ در بعض معارف مسموعہ پیر دستگیر خود رضی اللہ عنہ۔

الحمد لله رب العالمین و السلام علی سید المرسلین محمد و آلہ جمعین۔ روزے یارے بعرض
 اشرف رسانید کہ امروز در خلق فجر در روضہ مقدسہ حضرت مجدد الف ثانی را بلباس غریب
 دیدم و تعجب نمودم۔ فرمودند جائے تعجب نیست چہ این لباس لباس محبوبانہ است جماعہ کہ
 از نسبت محبوبیت بہرہ ور اند باین لباس عجیبہ خود را فرین می یابند و بہ تجلی آنہا خود را

متجلی می بینند و آن حضرت قام از رشاده از روی منصب ازین نسبت محبوبیت بهره دارند
چنانچه در مکاتیب شریفه ایشان این معنی مفرح است از دریافت این لباس و این
زیور در خود نیز می فرمودند آن قدر خود را به این امور متلبس می یابیم که زیورے که مخصوص
این لباس است در عالم مجاز مثل ما تعلق علی الالف نیز در خود می فهمم - والسلام -

به این غلام کمینه محمد هادی عفی عنه در بعض خصائص حضرت مجدد
الف ثانی و حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالیٰ و من خصائصه
سلمه اللہ تعالیٰ و خصائص شیخه رضی اللہ تعالیٰ عنه موافقتها فی الضمک للمرتبة
المقدسة المتعالیة -

وقصة آن چنین است که روزی در نماز جمعه میر محمود که از مریدان حضرت مجدد
الف ثانی بود و مردنازنین و شیرین حرکات داشت در خطبه و در عین نماز جمعه که دے امام بود
ادایای معجبه مضحکه نمود حتی که حضرت مجدد الف ثانی و حضرت ایشان مابے اختیار در رکعت
دویم خندیدند و نماز استیناف کردند - بعد از آن چون بجلوت شدند دامت و معذرت
بسیار خواستند - در همان اثناء ملهم شدند که توجیه معذرت کنی که مانیز بر ادای مضحک
فرمودیم - و در آن نماز غیر این دو بزرگ دیگر نه خندید - و این هر دو بزرگ با آنکه در کمال
خشوع بودند خندیدند - و نبود این امر مگر از کمال مناسبت بجناب قدس جلت عظمت -

نیز باین فدوی دلریش فقیر محمد هادی عفی عنه در مزایای پیر
مکتوب وی هشتم دستگیر خود علیه الرضوان -

حادثاً و مصلیاً - روزی از حلقه ذکر یاد داد و درخواست فرمودند که معائنہ افتاد که
دو شخص از دو دروازه مسجد خوانند و دست گرفته پیش آمدند حقیقت یکے از آنها مفهوم
نه شد که چه بوده است و در یکے چیزها در چیده چون جواهر آورده پیش ما نهادند و یک تاج
مکمل بجواهر بر سر گذاشتند - و نیز می فرمودند که در شب جمعه بزیارت حضرت پیر دستگیر
رفته بودیم تو بھے در باب رساله حسنات الحرمین که چیزهای عجیب در آن مندرج شده است
در شتم که آیا این همه اسرار و معاملات که مرقوم گشته است صحت دارد و اظهار آن مرضی است

یا نہ۔ حضرت مجدد الف ثانی ظاہر شدہ آن قدر الطاف و عنایات نمودند کہ تا حال باین خصوصیت کم نمودار شدہ باشند ہر وقت در کنار گرفتند و بوسہ می دادند و از کمال شفقت گردن می گشتند۔
راوی گوید این ہمہ اشارہ است لہجہ آن حالات و رخصت با اہل آن و العلم عند اللہ سبحانہ۔

مکتوب دہم و سہم بہ ولایت پناہ عرفان دستگاہ مخدوم زادگی جناب خواجہ محمد یار سا جیلو اللہ سبحانہ من المقربین۔ در بیان بعض اسرار پر الوار بزرگان ایشان خود۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً بر جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بکرم الہی جل شانہ و بطفیل حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و بارک وسلم چند مرتبہ نزول بارگاہ عظمت و اہبت و جلال وارد شد۔ یک مرتبہ در ایام غرایی حضرت مخدوم فرادہ کلان علیہ الرحمۃ و العفران بحبت تسلیم یک مرتبہ بر اسے رفع ظلمات خانہ شگستری آن حضرت کہ در بنائے آن خانہ پارہ اہتمام از حکومت شدہ بود و یک مرتبہ دیگر این معاملہ علیہ ظہور فرمودہ بود در ان مرتبہ حضرت ایشان نیز ہمراہ حضرت مجدد الف ثانی آنجا حاضر بودند۔ و مرتبہ دیگر روز عید قربان این معاملہ عظیمہ وارد شد۔ در رفتن بہ مصلی و نماز و بر گشتن رفاقت واقع شد و در صبح اصحیہ بر پشت دست آن حضرت قبلہ کریمہ واقع شد بعد ازان اختفا شد و در رفتن راہ بہ مصلی ملہم شدند کہ چیزے بخواہ۔ می فرمودند کہ بخاطر رسید کہ موافقت حملہ عرش نمایم۔ در دعا کردن چنانچہ در قرآن مجید مذکور است وَ کَیْسُ فُفْرُودِنِ الْاَیَّہِ دَعَا نُوْدِیْمَ و اثر اجابت معلوم شد۔ الحمد للہ رب العلمین و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ محمد و آلہ جمعین۔ و بر حضرت ایشان ہم این معاملہ عظیمہ ۶۳۰ قسبل، ماہ رمضان مبارک شرف ظہور فرمود و امور عجیب و غریب می فرمودند۔ بہ این وسعت استعداد نزدیک بود کہ بدن دک شک شود بزور تمام خود را نگاہ می داشتند و گریہ بے اختیار دست بچرخ در قاصی می آمد و تامت این حالت شریفہ ماند بعد ازان بہ اختفا آمد۔ و السلام۔

مکتوب دہم و سہم بہ احقر سگان در گاہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم فقیر محمد ہادی و فقہ اللہ سبحانہ لما یحب و یرضی در بیان بعض اسرار مجدد الف ثانی علیہ الرضوان

و پیر دستگیر خود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقیقت ہائے دو چشمی کہ از مقطعات قرآنی است مربی حضرت مجدد الف ثانی است۔ و خصوصیات و معاملات بسیار ازین راہ بہ آن حضرت وابستہ است۔ چنانچہ تفصیل آن

در مکتوبات مسطور است و وجود شریف آن حضرت را در ظهور و تجلی آن حقیقت مدخل بود. می فرمودند که چون آن حقیقت عالیہ سامیہ شرف ظهور فرمود. دیدیم که حضرت سید الاولین و آخرین علیہ و علی آله الصلوات و التسلیمات از مقام خاصہ خود برآمده درین مقام داخل شده اند و من از راه ادب برون برآمدم و آن حضرت علیہ التحیہ به آن حقیقت شوقا بسیار نمودند و بوسه می دادند و در کنار می گرفتند و مرا از بے اختیاری که از تکلیف خارج است ازین راه حال عجیبه روداد. اما به تکلف مقدور سعادتی خود می دانستم و می گفتم اَعَلَيْكَ اَعَادِيَا رَسُولِ اللَّهِ اَعَلَيْكَ اَعَادِيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ كُلِّ ذَلِكَ بِصِدْقَةِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحْيَةُ. چنانچه آن سرور علیہ الصلوة در شب معراج چون به بهشت درآمدند در بهشتاے اصحاب کرام میر نمودند و در بهشت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ درآمدند. چون این قصه را به اصحاب کرام در میان آوردند بحضرت عمر فرمودند که حاصل او این است که ذَكَرْتُ غَيْرُكَ وَمَا دَخَلْتُ جَنَّتَكَ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفتند اَعَلَيْكَ اَعَادِيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ و نیز بدان که حضرت ایشان مامی فرمودند که در مسجد جامع بجلقه فجر نشسته بودم. هنوز آفتاب طلوع نکرده بود. دیدم که مردم نمازی خوانند و از اطراف اربعه بجانب من مسجد می کنند می گشتم. چون نیک متوجه شدم تلاطم امواج الوار غلظت و اُبهرت ظاهر شد. بعد از آن معلوم گشت که حضرت کعبه معظمه زادگاه اللہ غلظت و ابهرت را به ملاقات من تشریف از زانی فرموده است و مرا احاطه نموده است ازین رو که حقائق مصلیان که همراه آن ظهور فرموده بجانب من سجده می نمایند. چنانچه بحضرت مجد و الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز همین قسم معامله در میان آمده بود. نعم السلاطین نعم الخدات. والسلام.

به محذوم زادگی خواجہ محمد سالم در مزایاے پیران آفتاب مقام خود.

مکتوب دسی و نهم

حضرت ایشان مامی فرمودند که روز عید پیاده بمبصلی می رفتم در اثناے راه ملهم شد که هر چه می خواهی بخواه که وقت استجاب دعا است. اندیشیدم که چه بخواهم. آخر کار در آن وقت چنان بجا طر رسید که بازین که بر اے جمیع مؤمنین و مومنات مغفرت خواسته شود و هیچ چیز نیست اللهم اغفر لجميع المؤمنین و المؤمنات خواندم مشهود گشت که مغفرت جمیع مؤمنین و مومنات رسید و دعا مستجاب شد بعد از آن فرمودند که از آنکه مغفرت همه برسد لازم نمی آید که هیچ موعظ

نہ شود حتی تناقض ما یفہم من الاحادیث والآیات من تعذیب البعض بچہ مغفرت رادرجات
 است و عذاب اہم درجات۔ و چون مستحق عذاب سنین را بعد از یومین مبتلا ساختہ بخشند تمام مغفرت
 است چنانچہ در قرآن مجید از حضرت ابراہیم و حضرت نوح علیٰ نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام آمدہ است کہ
 دعا مر جمع مؤمنین و مومنات را کردند و دعائے انبیاء کرام علیہم السلام البتہ مقبول بہت و پیغمبر علیہ
 افضل الصلوٰۃ ما مورشدند و استغفر لذنوبک و للمؤمنین و المؤمنات و البتہ ایشان امر بجا
 آوردند و چون کریم دلالت بر طلب امر سے نماید کہ نزد دے است بعد از طلب البتہ بدہد و از حضرت
 مجد و الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز ہمچنین روایت کرد کہ در وقت طلب مغفرت مر جمع مؤمنین و
 مومنات را نمودہ شد مستجاب گشت۔ و اثر آن ہمہ رسید نعم السلف و نعم الخلف و الحمد لله
 رب العالمین و الصلوٰۃ علیٰ رسولہ محمد و آلہ اجمعین۔

بہترین عتبہ بوسان سده سنہ محمد ہادی صلی اللہ سبحانہ و آلہ در بیان عبارت ملہم
 مکتوب و حلیم و بیان رحمت او سبحانہ

شب سہ شنبہ چہار دہم یا سیزدہم ربیع الثانی وقت تہجد ۳۰۰ این عبارت القا نمودند۔
 ذهب النور من مكة والمدینۃ من تحت قدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم الی البیت
 المقدس فاما الآن فالبیت المقدس فوق المدینۃ و اما مكة فجعلنا حرماً هذا انتہی
 ثم اعلم ان صاحب غایۃ العمال عینیۃ ذکر ان الرجل قتل سبعة و تسعين نفساً ثم عرضت
 لہ التوبة فسأل عن اهل الارض فدل علی راہب فاذاہ فقال انت قتل سبعة و تسعين
 نفساً فهل لہ توبة فقال لا۔ فقتلہ فکمل بہ مائة۔ ثم سأل عن اهل الارض فقال
 علی رجل فقال انت قتل مائة نفس فهل لہ من توبة فقال نعم و من یحل بینہ و بین
 التوبة فافطلق الارض کن اذکذا فان بها اناس یعبدون الله فاعبد معهم ولا ترجع
 الی ارضک فانہا ارض سوء فافطلق حتی اتی لصف الطریق فاقاۃ الموت فاختصم فیہ
 ملائکة الرحمة و ملائکة العذاب فقالت ملائکة الرحمة جاءنا تابلاً مقبلاً الی اللہ
 تعالیٰ۔ و قالت ملائکة العذاب انہ لم یعمل خیراً قط فاقاۃھم ملک الموت فی صدورہ
 ادمی فجعلوہ بینہم حکماً فقال قیسوا ما بین الارضین فقال ایہما کان اذنی فہولہ

فقا سوا فوجدوه أدنى الأرض التي ارادته فقبضته ملائكة الرحمة -

مکتوب دہیل کم بہ زبدۃ السالکین نتیجۃ العارفین مخدوم زادگی خواجہ محمد یار سانی بیان کرامتہ شیخہ امام الاولیاء علیہ الرضوان -

بسم الله الرحمن الرحيم - حامداً ومصلين وكثيراً ما كان يدعو النصورة امير المؤمنين عاليجناب سلطان محمد اورنگ زیب افار الله برهانہ لكونہ فاضل الدين ويطلب خد لان عدوہ وعدو الشيع القويم اعني اخاه الاكبر الماقل عن الملة الباطن وقد اخبرنا سلمه رب سبحانه انه كان قائماً في مواجبة الشريفة متوجهاً لهذا الامر اذ ظهر عليه احب عباد الله الى الله سبحانه صلى الله تعالى عليه وعلى اله وسلم وفي يدہ الكريم سيدت قارلغ تشار لبسيفته الى قتل الاخ الاكبر فكان كما اشار انه قتل ذلك بعد ذلك باحيات واستأثر الله سبحانه امير المؤمنين بمجازاة بلاده وعباده ونصورة دينه وقهر اعداءه - اتقوا هه اسرة المؤمن فانه ينظر بنور الله سبحانه - والسلام -

مکتوب دہیل دوم بخاک نشینان عبیدہ علیہ فقیر محمد بادی فی بیان مزیدہ شیخہ قطب العارفین و ما یدل علی وجودہ المتوفیت لا یناسب وجودات افراد العالم وانه الکبریت الاحمر ما قال شیخہ امام الاولیاء رضی الله تعالی عنه علی ما نقل عن بعض خواص اصحابہ -

اگر این اسقداد که به فلات عنایت شده است نام حضرت ایشان ما بردند بمن عنایت شود من به آن بنایم و مفارقت تمام حضرت ایشان مانی فرمودند که بکلیس را این فقیر اجازت نداده است مگر آنکه از جانب حضرت محمد و الف ثانی بواسطہ نسبت و خلوت رسیده است -

مکتوب دہیل سوم بہ مخدوم زادہ معرفت آغا جہاد خواجہ سعد الدین سلمہ ربہ در ثمرات خدمت پیر راہبر -

باسم سبحانه - بخندہ و نصی و نسیم - قدوة العارفین حضرت خواجہ عین الدین حشمتی در رسالہ تحریر نموده اند کہ فوائد بسیار در ان مندرج ساخته ازان جمله است پنجم خدمت پیر کردن و در

روئے پیر خود دیدن یکے از عبادت است زیرا در معرفت المریدین نمیشد دیده ام بجز پیر خود خواجہ عثمان ہارونی کہ ہر کہ یک روز پیر خود را خدمت کند چنانکہ شرط خدمت است بے حساب در بہشت و دو ہزار سالہ عبادت در دیوان اغانی ادب نویسند آنگاہ چشم پر آب کرد این حکایت فرمود کہ فرداے قیامت اولیاء و مشائخ و درویشان را کہ بر انگیزند کلیمہاے ایشان بر دوش بود در ہر کلیم صد ہزار ریشہ یا بیشتر بود۔ پس در آیند مریدان ایشان دست در ریشہ کلیم در آویزند و ہر یکے ریشہ کلیمے بگیرند و بہ ایستند چون خلق از حشر قیامت فارغ شوند حق سبحانہ ایشان را آن قوت بخشد کہ نزدیک پل صراط رسند آن کلیم را با مریدان برگیرند آن سی ہزار سالہ راہ و از عقوبات آن بگذرانند و در بہشت ایستانند و در آن روز پنج ملک مقرب را زہرہ نباشد کہ بادستان خدا غرہ جل بگویند کہ چرا چنین کردید۔

پیش شیخ عبد السلام خادم غفرلہ اللہ در بیان احوال بعض یاران حضرت پیر مکتوب دہل چہارم دستگیر خود عطر اللہ سبحانہ مرجعہ

حمد اللہ کہ کما یحب ربنا ویرضی بالصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وآلہ کما یلیق بجلو شانہ و یجری در حق میرزا امان بیگ برہانپوری می فرمودند کہ فلانے گویا بعینہ خواجہ است و از فراموشی کمالا خواجہ را تمام کشیدہ است دکم چیزے گذاشتہ الا ما اشار اللہ تعالیٰ۔ و کمالات این عزیز را حضرت ایشان خود در مکتوبے از مکتوبات قدسی آیات خود نگارش فرمودہ اند ش ع ح خ م س می فرمود کہ این ہر سہ دست دگر میان اند۔ ہر چند اوسط از ہینا چیز ہاے بسیار می بیند۔ اما پنجے بکار آید نزدیک بہ ادل د آخر است۔ اما آخر را اند کے ازین ہر دو فرد می گفتند۔ بعد ازین ماجری از کلام آن حضرت چنان استفاد می شد کہ وسط را یک گونہ فصل بر آدے ہم است۔ و اسلام۔

مکتوب دہل و پنجم بہ این خاکسار بے مقدار محمد ہادی غفر اللہ ذنوبہ فی بیان اعمال المکفرۃ للذنوب المقدمۃ و المؤخرۃ۔

الحمد لله ذي المغفرة والعفوان والصلاة على رسولك شيخ الرحمة والاحسان وعلى آله واصحابه وذوي القربى والعرفان وورثة علومه ذي الولاية والافتاق۔ اعلم ايديك الله سبحانه ان هذا قيمة في بيان مكفرات ذنوب المتقدمه و

والمتأخرة وأعمل بها حتى ياتيكم اليقين - عن عثمان ابن عفان رضي الله تعالى عنه
 قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يبلغ عبد الوضوء إلا غفر له
 ما تقدم من ذنبه وما تأخر - وأخرج ابن عوانة في صحيحه عن سعد ابن ابى وقاص
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من قال حين يسمع الاذان أشهد
 أن لا إله إلا الله راضيت بالله رباً وبالإسلام ديناً وبمحمد صلى الله عليه وسلم
 نبياً غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر - وأخرج ابن وهب في تصنيفه عن
 ابى هريرة رضي الله تعالى عنه سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال
 يقول اذا امن الامام فامنوا فان الملائكة تؤمن على قامين الامام فمن وافق تأمينه
 تأمين الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر - وعن علي ابن ابى طالب رضي
 الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من صلى صبيحة الضحى
 ركعتين ايماناً واحتساباً غفرت له ذنوبه كلها ما تقدم منها وما تأخر إلا القضا
 وعن انس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا
 قرأ الامام يوم الجمعة قبل أن يثنى رجله فائمة الكتاب وقيل هو الله احد و
 المعوذتين سبعاً سبعاً غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر - وأخرج احمد عن ابى هريرة
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من صام رمضان ايماناً واحتساباً
 غفر له ما تقدم وما تأخر - وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 من قام يوم العرفة غفر له ما تقدم وما تأخر - وعن جابر بن عبد الله قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من قضى لشكك وسلم المسلمون من لسانه
 ويده غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر - وأخرج ابو عبد الله في اماليه عن ابن
 عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من قادم مكفوفاً ربيعاً خطوة غفر
 له ما تقدم من ذنبه وما تأخر - وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنه قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من سبى لاختيه المسلم في حاجة غفر له
 ما تقدم من ذنبه وما تأخر - وأخرج الحسن ابن سفيان وابو العلاء في مسنديهما

عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال عليه السلام ما من عبد ينسئ لثقتان
فيصافحان ويصديان على النبي صلى الله عليه وآله وسلم إلا لم يفترقا حتى يغفر
لهما ذنوبهما ما تقدم منهما وما تأخر - واخرج ابوداؤد عن معاذ بن عبد الله قال
قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من أكل طعاماً ثم قال الحمد لله الذي
أطعمني هذا الطعام ووزقني من غير حول مني ولا قوة غفر له ما تقدم من
ذنوبه وما تأخر - ومن لبس ثوباً فقال الحمد لله الذي كساني هذا الثوب ووزقني من
غير حول مني ولا قوة غفر له ما تقدم من ذنوبه وما تأخر - والله أعلم -

مکتوب دہل و ششم
بہ مخدوم زادہ عالی مقدار شجرہ دلایت عتیقہ صغریٰ دکبریٰ ہدایت
جناب خواجہ سعد الدین سلمہ ربہ در بیان دقالت ولایت الادلیار و
الانبیاء علیہم السلام -

مخدوم سبحانہ احمد بن وفضل علی رسولہ مرتین وعلی آلہ واصحابہ کرتین - ع از ہر چہ می رود سخن
دوست خوش تر است - اللہ تعالیٰ شاہد معنی ربی وپوش صورت وخیال دسر حقیقت را مبرا از
تکلفات طریقہ و مثال بر باطن منکشف گرداند - حصول این معنی ہر چند درین وقت بلکہ دراز منہ
متداول متعذر است و حکم غنقائے مغرب دارد چہ این معنی بدلیعہ در منہائے دلایت ادلیار
کہ سراسر کرامت است حاصل می شود و بلکہ غنہ بیان این دلایت عظمیٰ حصول نجات از سلطان خیال
بعد از موت قرار داده اند و درین نشاۃ محال انگاشتنہ - چنانچہ مولوی روم می فرماید و در وقت
احتمار بہ آن تکرار می فرمود

من شوم عریان ز تن او از خیال تا خرازم در نہایات الوصال
منقول است کہ دلی بلند سیر حضرت شیخ ابوسعید البواخیز قدس سرہ از پیر خود استفسار فرمود کہ آیا
درین دار از سلطان خیال خلاصی میسر است یا نہ - فرمود نہ - باز معروض داشت کہ آیا ازین درلہ درین
نشاۃ نجات میسر آید یا نہ - فرمود نہ - مرتبہ ثالث التماس نمود کہ درین جہان از تلاطم امواج خیال
عروج واقع می شود یا نہ - فرمود نہ - اگر شود از لوازم است حضرت شیخ ابوسعید برقص برخاستند
و فرمودند کہ این ہم از بہمان لوازم است - یعنی این حالے کہ بر من دارد بہت مبرا از خیال است - ازینجا

دو چیز بدست آید - یک آنکه معلوم گردید که مقرر عوفیه هست که ترقی از مرتبه خیال درین جهان
 محال است - و اگر هست از لوازم است - دوم آنکه از مرتبه فوق که مبدء برائے آخرت است حضرت
 شیخ ابوسعید راضیه و کوفی الجملة روزی شده باشد - اما اولیای که به کمال متابعت حضرات
 انبیاء علیهم السلام رسیده باشند به دراشت این برگزیدگان از دلالت فوقانی که کلاصل است
 مردلالت تحتانی را حفظ و افرود بهره کامل می یابند چنانچه قطب العارفین حضرت خواجہ نقشبند قدس
 سره فرموده که هفت سال همراه مولانا عارف ریوگری در تنگ پور آن بودم که از اصل آگاهی
 یابم - سه بار سفر حجاز رفتم - اگر مولانا یا مثل مولانا آنجائی یافتم برگزیده شتم با جمله هر چند
 این کمال الکمال نادر الوقوع است - اما بعد تجدید التثانی از شوق غیب ظهور فرمود و نسبت
 سابقین بهمان طرادت جلوه فرمود که ما انخبر عننا رسول الله صلى الله عليه وسلم حيث قال
 عليه الصلوة والسلام خيرا متي اولها و اخرها و في وسطه الكدر - تا دلیله خیرا متی ای
 الواصلین الی الاصل و اصل الاصل من الصفات - اولها ای اصحاب قرن الاول - و
 الثانی و الثالث ایضا داخل فی ذلك المحکم لان الصحابة کلهم داخلین فی تلك السعادة
 و اکثر التابعین ایضا نا لوا بذلک المقصود - و اخرها و اخرها متی صلى الله عليه و آله
 و سلم من شروع الالاف الثانی من الهجرة و بعضی رأیت جماعة من الواصلین الی
 تلك الرتبة العلیاء فوق کما أخبر فکان معجزة له صلى الله عليه وسلم - و فی وسطه
 الكدر - و المراد من الكدر ههنا ظلال الصفات و ان کانت فی الحقيقة تلك الصفات
 انوار متلا - لآلة لکن لما کان الظلال شبیها بالکدر و در استعیر بها الظلال فیکون
 اکثر مشاع وسط الامة مستقر دن فی مراتب الولاية الظلی المسمی بالولاية الصغری
 غیر مترقباً من تلك الولاية الی الولاية الکبری - و دلالت الکبری دلالت الانبیاء
 علیهم السلام و هذه الرتبة منزهة عن الظلال و الخیال و المثال و من وصل الی
 تلك الولاية فازوا فوزاً عظیماً - پس در محبت اکابر این طریق علیهم حصول این معنی دقیقه بحکم فنا
 فی الشیخ سهل الحصول باشد - خوش گفت سه
 سخن زین پیش گفتن تا به کس نیست
 که پا بر شعله ماندن کار خس نیست

پس سخن کوتاه باید و اسلام۔

به مخدوم زادگی خواجہ محمد سالم در ذکر بعض فوائد غریبہ۔

مکتوب دہل و ہفتم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وصلى اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ
بدانکہ ختم اسم ذات بعدد (۴۰۰۰) کہ نصاب ہمین است بہر مہمہ کہ خواندہ شود مجرب بہت و اسرع
است در حصول مقصود از خواجگان حضرات چہشت منقول بہت و معمول۔ ایضاً درین باب ختم
سورہ یسین کہ در سہ مقام مطلب را بخاطر بیار و بسیار مجرب بہت۔ از بعض اکابر منقول است کہ
اسم اعظم کہ سبب اجابت دعا است درین سہ جا است۔ ایضاً ختم مجرب ^{دفع البلیات} علی ما سمعنا من بعض
الصلحاء یقرء یا بدیع العجائب بالخیر اربع مائۃ مرۃ ۱۰۰۰۰ یحصل المطلوب انشاء اللہ
تعالی۔ دعلی حفظ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان یکرّمہ اللہ تعالیٰ یا
الفہم والحفظ ورفع النسیان تلیقراء کل یوم بعد اداء صلوۃ الفجر عشر مرات
فَقَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانًا وَكُلًّا اٰتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا یا حی یا قیوم یا ربّ ہدنی و ہارون
یا ربّ ابراہیم و ربّ محمد علیہ الصلوۃ والسلام اکر منی بالفہم والحفظ یا قاضی
المحاجات اکر منی بأنواع الخیرات بحقک من جمیع خلقک یا قریب غیر بعید
برحمتک یا ارحم الراحمین۔

به مخدوم زادہ ولایت پناہ پیر زادہ عرفان دستگاہ خواجہ محمد یار سا
اوصلہ اللہ تعالیٰ الی غایتہ ما یتیمناہ فی بیان بعض فوائد المجر بہ۔

مکتوب دہل و ہشتم

باسم سبحانہ۔ محمد ء و نصلى و نسلم۔ اعلم حفظک اللہ عن البلیات
باسرہا۔ قال الامام السرخسی قال احمد بن صالح کانت عندی جاریدۃ فاصابہا طائف
من الجن فاعتزلتہما ثم اشتريتُ اُخری فاصابہا مثل ذلک۔ فبینما اذا قاعد فی
مصلائی اذا بقائل یقول السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرفعتُ راسی فاذا
یشی کحیال الطائر فرددتُ علیہ السلام وقلتُ لہ من انت فقال انا زکریا الجنی
جئتُ لاعلمک دعاء اذا دعوت بہ علی من اصابہ مثل ما اصابت جاریتک
عونی باذن اللہ تعالیٰ فاردتُ اخذ الدواۃ فلم استطع فقال الدواۃ تحت السریر

قَاخِذْتُمَا وَاخِذْتُ الْقُرْطَاسَ فَقَالَ الْكُتُبُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ وَوَضَعَ
 الْأَرْضَ وَنَضَبَ الْجِبَالَ وَأَرْسَلَ الرِّيَّاحَ وَأَطْلَمَ اللَّيْلَ وَأَصْنَعَ النَّهَارَ وَخَلَقَ مَا يُرَى
 وَمَا لَمْ يُرَى وَلَمْ يَحْتَجْ فِيهِ إِلَى عَوْنِ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ سُبْحَانَهُ مَا أَعْظَمَ شَأْنَكَ لَمْ تَفْكُرْ
 فِي قَدْرَتِكَ عَلَوْتَ بَعْلُوكَ وَدَنُوتُ بِدَنُوتِكَ وَقَهَرْتَ خَلْقَكَ بِسُلْطَانِكَ فَالْمَعَادُ
 لَكَ مِنْهُمْ فِي النَّارِ وَالْمَذَلُّ لِنَفْسِهِ فِي الْجَنَّةِ أَمَرْتُ بِالْدُّعَاءِ وَتَكَلَّفْتُ بِالْإِجَابَةِ
 رَدَّ قَضَائِكَ دَعَانَا إِذَا اسْتَجِيبَ لَنَا أَنْتَ الْقَوِيُّ فَلَيْسَ أَحَدٌ أَقْوَمُ مِنْكَ أَنْتَ الرَّحِيمُ
 فَلَيْسَ أَحَدٌ أَرْحَمُ مِنْكَ رَحِمْتَ يَعْقُوبَ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ بَصَرَهُ وَرَحِمْتَ يُوسُفَ فَنَجَّيْتَهُ
 عَنِ الْجَبِّ وَرَحِمْتَ أَيُّوبَ فَكَفَّتْ عَنْهُ الْبَلَاءُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَرْغُبُ إِلَيْكَ
 نَانَكَ مُسْتَوَّلٌ لَمْ يَسْأَلْ مِثْلَكَ يَا قَاصِمَ الْجَبَابِرَةِ يَا دَيَّانَ يَوْمِ الدِّينِ يَحْيَى الْعِظَاءَ
 وَهِيَ رَحِيمٌ لَضَمَّتْ لَخَلْقِكَ أَنْ تَمُرَّ وَاعْلَى أَحَدٍ مِنَ السَّيْفِ وَادَّقْ مِنَ الشَّعْرِ عَلَى جَبْرِ
 جَهَنَّمَ أَنْتَ ابْتَلَيْتَ فُلَانٍ أَوْ فُلَانَةَ ابْنَ أَوْ بِنْتَ فُلَانٍ أَوْ فُلَانَةَ بِهِذِهِ الْأَوَجَاعِ
 وَهَذِهِ الرِّيحُ وَهَذِهِ الْأَمْوَاضُ وَالْإِسْقَامُ وَأَنْتَ الْقَادِرُ عَلَى الذَّهَابِ بِهَا يَا
 أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ - وَمِثْلُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى لَا يَعْقِلُونَ - إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي إِلَى
 قَوْلِهِ تَعَالَى الْمُحْسِنِينَ - قُلْ ادْعُوا اللَّهَ ادْعُوا الرَّحْمَنَ إِلَى الْآخِرَةِ السُّورَةِ - قَالَ
 أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قُلْتُ لَغَلَاظِمِ اقْرَأْ ذَلِكَ عَلَى الْمَاءِ فَيَشْرَبُ مِنْهُ الْعَلِيلُ وَيَتَوَضَّأُ
 وَيَبْرِءُ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى - قَالَ فَعَالَجْتَ الْجَارِيَتَيْنِ فَمَا اتَى إِلَّا سَبْعُ حَتَّى عَرَفْنِيَا
 وَجَعَلْتُ اقْرَأْهُ عَلَى كُلِّ عَلِيلٍ وَمَوْلِيٍّ نَبِيرٍ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى - وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 وَمَا يَقْرَأُ لِلْمَصْرُوعِ نَافِعٌ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى يَقْرَأُ عَلَى مَاءٍ طَاهِرٍ الْقَائِمَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ
 وَخَمْسَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْجِنِّ وَيَرشُ بِهِ عَلَى وَجْهِهِ يَفِيْقُ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى
 وَإِذَا سُئِلَ عَمَارِيُّ ذَقَالَ هُوَ فِي هَذَا الْمَكَانِ وَرَشَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فِي ذَلِكَ يَخْرُجُ
 مِنَ الْبَيْتِ وَلَا يَعُودُ أَبَدًا الشَّاءَ اللَّهُ تَعَالَى - وَالْيَاضَا إِذَا كُتِبَ فِي أَنْاءٍ طَاهِرٍ قَائِمَةٍ
 الْكِتَابِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ إِلَى قَوْلِهِ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ -
 وَقَوْلُهُ تَعَالَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ إِلَى الْآخِرَةِ السُّورَةِ وَغَسَلَ بِسَلِطٍ وَدَهَنَ بِهِ الْمَصْرُوعُ

افاق باذن الله تعالى ولا يعود اليه ابدًا انشاء الله تعالى وقال الامام الغزالي رحمه
الله سبحانه في كتابه من خواص القرآن ذكر عن بعض الصالحين انه قال ^{قاست} جارية بالليل
نباي موضع لا يعتاد فيه البول فصرعت. فقال لبسم الله الرحمن الرحيم. المصطفى طمتم
كفيعص يس والقرآن الحديم تمعسق ق ق ن والقلم وما يسطرون فتبرء عنها ولم يعد
اليها بعد ذلك وذكر في كتابه عن ابن قتيبة قال حدثني رجل من بني تميم قال كان
لي غلام فن هب يلعب مع الصبيان عند غروب الشمس فصيح فقلت يا هذا مالك
مع ولدي فقال بلسان فصيح هذا وقت صلواتنا اذ ليس قد قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم احفظوا صديا فكم عند غروب الشمس فقلت بلى اخرج عنه بلا حول ولا
قوة الا بالله العلي العظيم. قال النار النار وخرج عنه فمن قال على مصروع بلا حول
ولا قوة الا بالله العلي العظيم خرج ولا يعود اليه. وعن الفقيه الكبير الوالي احمد بن
موسى بن عجيل انه كان يس على المصروع قوله تعالى قل الله اذن لكم ام على الله
تفترون. فيخرج عنه الشيطان ولا يعود اليه ابدًا. وعن بعضهم قال صرعت صبيرة
كانت تلعب فرأيت في المنام ملكا تمثل لي باحسن صورة دله عشرة اجنحة فقال ان
في كتاب الله عن رجل الشفاء لهذا المصروع فقلت وما هو يرحمك الله قال اتل عليها
قل الله اذن لكم ام على الله تفترون وقوله عن رجل يرسل عليكما شواظ من نار
ونحاس فلا تنصران وقوله تعالى يبعث الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا الآية
قال اخسئو فيها ولا تكلمون هذا في القرآن الذي لا يثبت مع انس ولا جان وانا
ستطعت وقد حفظت ذلك فتأوته عليها فقامت كان لم يكن بها شيء ولم
يليهما بعد ذلك مجرب.

مكتوب صبح وچیل و نیم

به این فدوی محمد هادی عفی عنه در بیان بعض فوائد ضروریه که لابدی است

باسمه سبحانه احمد واصلی و سلم. امام ربانی حضرت مجددالت ثانی

در بعضی از مرقوبات خود املا فرموده اند بعینه از دستخط مبارک منقول می گردد لهذا از برای دفع جن

و دلی این دعا را بخواند و خانه را که در آن دیو باشد این آب بپاشد دعای بزرگوار مجرب است

بِسْمِ اللَّهِ آمِينَ وَاصْبِرْنَا بِاللَّهِ الَّذِي لَيْسَ مِنْهُ شَيْءٌ يُمْتَنَعُ وَبِعِزَّةِ اللَّهِ الَّتِي لَا تَرَامُ وَلَا تَضَامُ وَبِجَبَلِ اللَّهِ الْعَظِيمِ نَعْتَصِمُ بِإِسْمَاءِ الْحَسَنِيِّ عَائِذًا مِنَ الْإِبَالَةِ وَمِنَ شَرِّ شَيْطَانِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ وَمِنَ شَرِّ كُلِّ مُعَلِنٍ وَمَسْرُومٍ وَمِنْ شَرِّ مَا يُخْرِجُ بِاللَّيْلِ وَيَكْمِنُ بِالنَّهَارِ وَيَكْمِنُ بِاللَّيْلِ وَيُخْرِجُ بِالنَّهَارِ وَمِنْ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ أَخِذُ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ أَوَّلِي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ - اَعُوذُ بِاللَّهِ اَعُوذُ بِمَا اسْتَعَاذَ بِهِ مُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمُ الَّذِي دَقِيَ مِنْ شَرِّ مَا خُلِقَ وَذُرْعٌ وَبَرٌّ وَمِنْ شَرِّ مَا يَتَّقِي اَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَالصَّافَاتِ صَفَاءً قَالُوا جَرَّابٌ زَجْرٌ قَالَتِ الْيَتَامَى ذَكَرْنَاكَ يَا رَبُّ إِنَّهُمْ لَوَاحِدٌ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ اِنَّا زَيْنَا السَّمَاءِ الَّذِي نَبَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ وَحَفَظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ لَا يَسْتَمْعُونَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ إِلَّا عَلَى وَاقِعٍ فَوْنٍ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شَهَابٌ ثَاقِبٌ فَاسْتَفْتَهُمْ أَهَمَّ اشْتَدَّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا فَأَخْلَقْنَا هُمْ مِنْ طِينٍ لَا زَبَ.

بہ محمد دم زاده عالی درجہ صاحب کمالات دافرہ خداوند فیوض متکاثرہ
مکتوبہ و پنجاہم قدوة السالکین زبدة الواصلین واقفہ اسرارہ حضرت شیخ خلیل اللہ
 سلمہ اللہ در بیان الباطل تشکیکات مداہتہ کہ مداہنت در امور دین می نمود مع التحقیقات والتدقیقات۔
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا يَقْبَلُ مُحَمَّدٌ عَلَى
 لَعْنِ لَا يَعْمُ حَرْتُ مِنْ حُرُوفِهَا الصُّوَالِ بِطَالِ الْعَدِّ وَالْإِحْصَاءِ وَلَا يَشْتَمِلُ مَخَوًّا مِنْ مَخَائِلِهَا
 قَوَاعِدُ الْإِنْمَاءِ مِنَ التَّصْحِيحِ وَالْإِشَارَةِ وَالْإِيْمَاءِ وَتَبْلُغُ صَلَوةُ الصَّلَوةِ وَالِدَّعَاءِ وَالْمُتَحَيَّةِ
 وَالْتِنَاءِ إِلَى الْمَخَاطِبِ فِي كُلِّ حَاجَةٍ وَالْمَوْصُولِ بِهِ إِلَى كُلِّ رَجَاءٍ مُحَمَّدٌ وَاللَّهُ وَاصْحَابُهُ
 الَّذِينَ لَمْ يَنَالُوا السَّائِلِينَ السَّيْفَ عَلَى مِنْ أَهَانَةٍ وَعَادَاةٍ وَبَعْدَ فَهْذِهِ فَاتُكِدَّةٌ
 تَمْلِي مَا تُدَّةٌ بِلِ سَيْفٍ مُسَلُولٍ وَرَمَحٍ حَدِيدٍ فِي قَتْلِ مَدَاهِنٍ وَمُزِيدٍ وَدَفْعِ حِيلٍ
 مِنْ أَحْثَالٍ وَتَحِيلٍ فِي اسْقَاطِ حَقِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِيَعْلَمَ أَنَّه لَمْ يَأْتِ
 بِأَمْرٍ سَمِينٍ أَوْ يَغْنَى مِنْ بَنِي بَلٍ مَا مِيزَ بَيْنَ غَيْثٍ وَسَمِينٍ وَإِنْ مَا ذَكَرَهُ لَيْسَتْ بِشَهَادَاتٍ

ناشئة عن دليل بل هي لتسويات من النفس الامارة وتمخيلات من وساوس
 الخواطر الخوارة وانتهاتماثل الشبهات المنقولة عن مخالفي الملة في اصول
 الدين من ان دلالة اللفاظ على معانيها غير قطعية والنقل من الواضع ليس
 بالتواتر واحتمال ارادة المجاز من الشارع غير منتف واهمال ذلك فلا يفيد
 النصوص القطع وعلماءنا ما عدوها الا كقرير باب ادكطنين ذباب وادعوا
 القطع واليقين في نفى هذه الاحتمالات بالقرائن القطعية هذا ولشئ في
 تزئيفها مفصلا بعون الله وحسن توفيقه قوله ولا يخاروا ما قاله من مشبه
 بها تندرء الحمد بل فيه دائرة الحمد وقوله في اخر استودين الى غير ذلك
 من الزايات التي نطقت باندرء الحمد بادنى شبهة يفيد انه لوهم ان الحمد
 كلها مترادفة الدرجة في اندرائها بالشبهة وتمخيل ان كل شبهة كيف كانت قوية
 او ضيفة كافية في درء الحمد ودوليس واحد منهما يثبت اما الادل فلانك ترى
 القوم يضيقون في اثبات حد الزنا مالا يضيقون في غيره ويرخون في اثبات حد
 القذف مالا يرخون في غيره فكم من شبهة واحتمال درء وابهما حد الزنا ولم
 يلتفتوا اليها في حد القذف كالتقادم ليسقط الحمد ود غير حد القذف وكما الرجوع
 بعد الاقرار لا يصح فيه تمخيلات غيره قال في البحر وبه آعين ان حد القذف يجب
 في بعض المسائل مع عدم التصريح به مثل ما تقدم من قوله كما قال انتهى و
 الفارق بينه وبين سائر الحدود ان فيه حق العبد بخلافها فانها يجب خالصة حق
 الله تعالى ومن ابد ميسى ان حد السب مجد القذف امثل فلا يمتثل في اسقاطه
 واما الثاني فلان كثيرا من الشبهات الناشئة عن الاشتراك الوضعي الذي هو
 اقوى الشبهات ملاعبروها في درء الحد في الكثر لو قال زينت في الجبل وعنى الصعود
 حد وفي شرحه هذا عندنا وعند محمد لا لان المفهوم منه حقيقة الصعود وذكر
 الجبل بعينه مراد ولهما انه يستعمل في الفاحشة مهورا ايضا وحالة الغيب
 تعين الفاحشة مرادا وذكر الجبل انما يعين مرادا اذا كان مهورا وبلى انتهى.

ثم قال فيه وإن قال على الجبيل لا يحد وقيل يحد وفيه يضارب قال لامرأة
اجنبية زنيته بناقصة أو بصورة أو بدرهم فعليه الحد مع أن الباء عند أبي حنيفة
للاعراف والابدال فيجوز أن يكون تعين كلامه زنيته بدرهم استوجرت عليه
فينبغي أن لا يحد ومع ذلك حكموا بالحد وفي الكثر وشرحه أن اقرب الزنا
بمجهولة حد وإن شهدوا عليه بذلك لا أي شهدوا عليه بأنه زنى بامرأة
لا تعرف لا يحد ^{لا تملك} امرأته أو أمته بل هو الظاهر بخلاف الاقرار لأنه لا ينفى
عليه امرأته أو أمته ولا اعتبار بالاحتمال أن يكون أمته بالميراث ولا يعرض فيها
لأنه ثابت في المعروفة كالمجهولة واعتباره يؤدي إلى السند باب الحد
في البحر وكذا في النسخ في بيان حد الزنا ولا يعتبر بالموهوم أي في إسقاط الحد
لأنه شبهة الشبهة واعتبارها يؤدي إلى السند باب الحد ولأن المقر
يتمثل أن يرجع فرجوعه محتمل فيدرء به الحد وكذا البينة محتمل رجوعها حقيقة
شبهة واحتماله شبهة الشبهة فمن النسف في نفسه وقامل في هذه الروايات
المعتبرة حكم قلعها إن كل شبهة غير وارثة للحسن على إطلاقها وجزم بأن ما ذكره
ليست بشبهات مسقط بل توهمات ساقطة وإن ارادة الزنديق من
كلامه ما يخالف القرائن والعرف غير ملتفت إليها فكيف قول الموجه محتمل
أنه أراد كذا فإنه شبهة الشبهة وهي غير معتبرة على ما حقق قلن قيل
الحدود تندرج بالشبهات قضية مسلمة عند الفقهاء يثبتون بها أحلاماً
وينفون عليها جزئيات وكثيراً ما يقع في الدلائل مواقع الكبرى في الشكل
فيجب أن يكون كلية وإن لم يصح بالأسود فيها فنقول أولاً لا نسلم أن
الدلائل الفتراء على طبق القياس العقلي المقيد لليقين بل هي من باب
التمثيل الذي هو اثبات حكم في جزئي قياساً على جزئي الآخر فهي ظننات
فلا يشترط في هذه الدلائل ما اشترط في القياس المنطقي وثانياً إن
كلية المقدمية يثبت بتعظيم الحدود ولا ضرورة في تعظيم الشبهات ونحن

الاختصاص المحدود ووجوب متعنا آساويها في درأئها بالشبهات آية شبهة كانت و
قد نبهناك على ما هو الحق فيها فافهم ولا تكن من القاصرين وعندى ان غرضهم
من قولهم الساب يقبل حداً للمبالغة والاحتياط في عدم سقوط الحد حتى لا
يسقط بعد التوبة يؤيده قولهم لا كفرًا ليكون ممتازة عن سائر انواع الردة
فانها يرتفع بالتوبة. واعلم ان ما ذكره هذا الموجه قبيل هذا انهم قالوا يجوز
الاستتابة في سائر انواع الردة رواية في المذهب وظاهر المذهب ان الاستتابة
من دية صوح به في البحر والنهر فللقاضي ان يقتل قبل عرض الاسلام وكذا قوله
ان قتله ثبت حداً الى اخره ليس بجميع عليه بل يجوز ان يقتل كفرًا او ان يقتل
لسببته ثم اعلم ان غرض الموجه من هذه التمهيلات تنزيل قول هذا الزنديق
من السب الى الردة حتى تصح توبة لكنه اخطأ فان توبة الزنديق والمنافق
مستثناة من انواع الردة في عدم القبول كتوبة الساب صوح به في البحر وغيره
والاشك ان هذا المرتد زنديق فانه لا يتدين بدين. قوله اذ لفظ خدا ليس
شخصياً لذاته تعالى بل كما يطلق عليه يجوز ان يطلق على غيره تعالى انتهى معلوم
لا ينكر ومكشوف لا يستتر على احد ان العجم من اخرهم لا يطلقون لفظ خدا في تقريرهم
وتحريرهم الا على الرب تعالى ولا يذهب ذهن عالمهم وجاهلهم عند الهلاكه
الا لله سبحانه ولذا صح العلماء بتوحيد من قال خدا يكتسب كفر من قال
خدا بالادب ايان هست. ولولا الاختصاص لما صحت هذه الاحكام سواء قلنا انه
اسم علم له تعالى على ما هو الحق ويدل عليه كلام العلامة الدواني في شرح العقائد
فانه قال هناك ما حاصله ان اطلاق خدا وتنكرى وامثالهما كائن عليه سبحانه
بالعلمية لا التوصيف ربه يشع كلام السيد السند في شرح المواقف ويؤيده
ترجمة لفظ الله بخدا في التقاسير والطبقة وغيرها من الكتب او قلنا ان اطلاقه
عليه سبحانه لصدق مفهومه عليه على ما يدل عليه كلام الفخر الرازي على ما
نقله الدواني حيث قال معني خدا خود آينده قال الدواني وحينئذ يكون مراد فالواجب

الوجود انتهى. فيكون ايضا مختصا به تعالى كالمخالف والرازق فاختلا فهم فيه
 لاختلا فهم في لفظ الجلالة فان كون لفظ الله علما جامدا انما هو احد قولي التحليل
 وسيبويه وهو المردى عن ابى حنيفة رحم والشافعي رحم وابى سليمان الخطابي وكثير
 من اهل اللغة على خلافه بل عندهم صار علما بالاستعمال ثم اعلم ان لفظ خدا
 ما وقع في كلامه مفردا بل مضافا الى لفظ شما والاضافة من اسباب التعريف
 اى التعريف المعهود عنه المخاطب كالعلمية فكان نصا في الواحد المعين. قوله
 يطلق على غيره تعالى ممن له رفعة وجلالة الى اخره يشعر بمجاوز اطلاق اسم
 شئ على شئ اخر بسبب ثبوت معنى ذلك الاسم في ذلك الشئ الاخر وهو خطأ
 لأن لفظ الرحمن والرب مفردا غير مضاف لا يجوز ان يطلق على غيره تعالى مع
 ثبوت معناه في غيره. قوله فاحتمل قوله رسول خدا في قوله انك مرسل من
 قبل مولاة الى اخره يابى عنه قوله خدا من حاضر وناظر است. وخدا تمام عالم است
 همون ميراند وهمون زنده مى گرداند. قوله خدا من خدا شمارا شمارا
 در دوزخ خواهد سوخت احتمل انك اراد به ان مولاى لكونه متغلبا ومتجبرا على
 عذاب مولاكم ومن اعانة اختياركم ^{فمن يبلغ} ومجندمة انتهى. هذا الكلام في غاية السقوط
 ونهاية السفسطة لا يجتزئ عليه مسلم ولا يتفوه به احد الا حبس الباطن
 والمؤمن ومع ذلك ليس الامن صوت الجهل او محض الفساد ولم يرايه يستحق بذلك
 سخطا من الرب المتعال وليست وجب به لسان ذم في الآخرين ومردود من وجوه
 اما اولها فلما حققنا ان لفظ خدا علم او في حكمه فلا يضر ان يضاف الى غيره واما ثانيا
 فلان التعريف الحاصل من الاضافة يفيد تعيين ما هو المعهود عند المخاطب
 ومن البديهي ان لا معهود عند المخاطبين المسلمين الا للرب تبارك وتقدس
 واما ثالثا فلانه لما اضاف الى المسلمين ولهم في الواقع من يسمى به خدا وجب
 حمله عليه كما لو حلف لاضر بن غلام زيد وله غلام واحد يتعين حمله عليه
 قوله وليس قوله ذلك ايضا قطعيا في ان المراد بقوله خدا شمارا رسول خدا شما

خواهد سوخت هو الله تعالى ورسول صلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه وسلم
 انتهى. ان اراد انه ليس قطعياً في الاصل بحسب اللغة وان لعين المراد منه
 بالقرائن الحالية والمقالية فبعد التسليم لا يضرفان المدعى يثبت لعين المراد
 وهو الظاهر وان اراد عدم لعين المراد منه ولو بالقرائن ففاسد وهذا غير مخفى
 على قارى المراح والضرورى. قوله ايضا يحتمل انه لما اعتقد هذا القائل ان
 له الله غير الله تعالى وكما اعتقد انه رسول الله وكذلك ظن ان لا اله
 مخاطبيه رسولا لكن الهمة متكبر متجبر متسلط يجبر على اله مخاطبيه ومعاونه
 من رسوله واتباعه انتهى عند امثال هذه الشبهة الواهية احتمالات مسددة
 لحد هفوة عظيمة وجوالة جسيمة منكورة لسقوط الحد ودباسوها بل اهدار
 الاحكام الشرعية الحقة من اخرها ورفع الاعتماد عن النصوص وما فيها اذما من
 حكم الالهة الاحتمالات الباطلة فيه جريان وتوضيح ما ذكره لزم ان لا يجد
 من سببه عليه وعلى اله الصلوة والسلام باسمه العام مع توصيفه برسول الله
 لانه لم يلزم في صحة التوجيه بدرء الحد مطابقة اعتقاده الواقع والعرف فلم يحل
 كلامه ذلك على انه اعتقد ان لفظ الله علم مشترك بينه وبين غيره او اعتقد
 ان الله علم لغيره تعالى خاصة وان اخطا في ذلك كما في ما نحن فيه ولفظ محمد
 مشترك بين كثيرين والرسول مطلق على كل واحد لا يتعين ذاته المباركة بكلمة
 محمد رسول الله فلا يستوجب حداً هذا الظاهر لزوماً وفساداً. قوله ايضا يحتمل
 انه اراد بجداً شياً من يهوى كما قال الله تبارك وتعالى اَفَمِنْ اَتَّخَذَ الهه هه
 ليس بشئ اما اولاً فلان الاله في الآية الكريمة بمعنى المعبود لا بمعنى الهوى او
 الهوى والا لصار المعنى اتخذ هواه هواه. واما ثانياً فلان لفظ الاله معان
 كثيرة على ما نقلوه وتراوت لفظ الحد اله لا يستلزم صحة جميع المعاني المحتملة
 فيه في لفظ خدا كما في القيام واستادن فان القيام يطلق على هيئة مخصوصة
 وعلى قيام السوق وقيام الحرب وقيام الصلوة منجالات استادن وكذلك الضرب

وزدن وکذا قال وگفت۔ ثم اعلم ان الآية الکرمیة لیست کما نقلت۔ بل
 افرأیت من اتخذ فما رأیت۔ رأیت قوله محتمل انه اراد برسول شما مرسل
 مخاطبة مردود اذ معنی الاضافة فی هذا التركيب متعین لا یحقی علی البله
 والسببان سیماعند اقترانه بخداے شما لا یلقت الذهن الی ما ذکره اصلاً و
 ما ذکره عن قوله انی سمعته یقول رسول شما چهار یاران شما را اول دلیل و
 اعدل شاهد علی ما اذ عیناه لا علی ما توهمه ویا للعجب من هذا الوجه
 کیف یتجاهل عن البد هیات دهل هو الا کتشکیک فی صدق قولنا اسماء
 فوقنا۔ قوله قد یفنی وقد یحیی فلا عبرة لکلامه فی البحر ناقلًا عن الظهیرة
 مجنون قد یفنی ان اقر حاله افاقته اخذ بالحد انتهی۔ وقد البطل بدعوى
 المجنون السابق التوجیهات ولاحقها کما لا یحقی علی من لیس به جنون۔
 قوله ویردء الحد من الجانی فی شبهة قد سبق منا ان لیس المراد کل حد وکل
 شبهة۔ قوله ویکره قیام البیئة علی عقوبة الجانی الی اخره فی البحر وستر الشهادۃ
 فی الزنا مندوب الا اذا اشتهر بهذه الصفة ولا یترکه فحینئذ یكون الاداء
 مندوباً۔ قوله ثم کلام واحد من المؤمنین یجب تصحیحه ما مکن انتهی لا یحقی
 ان ما ذکره انما یدفع السب علی زعمه لا لردة والكفر فانه لازم قطعاً لا یقبل
 توجیهها فاین تصحیح کلام المؤمن ولكن هذا اخر الکلام۔ ما بتالا تو اخذنا ان
 نسینا واخلطاً ۱۔ لغوذا بالله العبادۃ والغوایة والمعنی والصلالة ونسأله
 الکرامة والهدایة والاستقامة۔

مکتوب دینجاء دکم
 به این خاکسار تباه کار محمد ہادی بے مقدار دور از اعتبار جعل
 الشد سبانه من القلمین۔ فی بیان العزلة والخلوة وشر الطهما۔ واما

العزلة والخلوة معروفان مطلوبان شرعاً قال الله تعالی واعتزلکم وما
 تدعون من دون الله الآية وقال احب المعاش الی الله الفرادون بدینهم
 وقال اهل الحقیقة الخلوة صغواهل الصعوبة والعزلة نوعان عزلة العوام

فلا بد للمريد في ابتداء حاله من العزلة عن ابناء جنسه وهي مفارقة مجسد طلباً
لبسلا متهم من شرة لا إسلامية من شرهم. فان العزلة على الوجه الاول صفة الاتقياء
لانها نتيجة احضار النفس وعلى الوجه الثاني صفة الشيطان لانها الفنة وتكبر
من خلق الله تعالى معناه اذ اخير منهم. والعزلة الثانية عزلة وهي مفارقة الملكية
وان كان مجاوراً للناس ولهذا قالوا العارث كباثن معناه كائن مع الناس بظاهرة بائن
عنهم بباطنه وسورة في السهولة فوائد السلام من الغيبة والرياء والسمعة و
النفاق والفرغ للنظر في العلم وانفساط الحكمة. ومن اراد العزلة ينبغي ان يجعل
قبلها من العلم ما يصح عقيدة توحيدية ولكيلا يستولي به بوسادسه وما يصح به
فرائض الله تعالى عليه فيكون اساسه محكماً بناصره على اصل قوي قبله اذا اراد
سورة ان ينقل العبد من ذل المعصية الى علو الطاعة لنفسه بالوحدة واعتياده
بالقناعة وبصره عيوب نفسه كذا في حدائق الحقائق.

بمخدوم زاده بزجاده صاحب السراير باطنية و متلبس بكلمات الظاهرية
مكتوب و نجاه دوم

اعلم انواع المجاهدة كثيرة كل مؤيد ما يليق به نوع لا يليق بغيره
على قدر قوة المريد نظراً الى في ضعفه وزمان مجاهدته مثال ذلك ان
المجاهدة بالصوم والصلوة اشق على الملوك منها بالصدقة والعقود في حق
التجار والحر ليعين الامر على العكس والمجاهدة بترك المجادلة والمنازعة واظهار
الفضل وترك التنافس في المجامع وطلب التصديق اشق على فقهاء زماننا منها
بالصوم والصلوة والمطالعة والتكرار والمجاهدة من يبتغي مشائخ زماننا بترك
اعطاء يد للناس ليتقبلوها اشق عليه من لبس الصوت الحشف وملازمة
السجادة مدة طويلة كذا في حدائق الحقائق.

بإرشاد پناه ولايت و هدايت دستگاه قدوة السالكين زبدة
مكتوب و نجاه سوم

العارفين جناب شيخ ابوالمنظر برهان پوري در بيان بعض كمالات

در اوائل محرم الحرام ۱۰۸۲ هـ حضرت ایشان با جمعی از درویشان بزیارت روضه متبرکه
حضرت مجدد الف رصی اللہ تعالیٰ عنہ رفتہ مقابلہ و مواجہ آنحضرت بیرون روضہ مراقب
نشستہ بعد ساعتی داخل روضہ شریفیہ آمدہ مراقبہ نمودند۔ بعد از انقضای حلقہ بہ فقیر فرمودند کہ
چون بیرون روضہ مراقبہ نمودیم مرا نمودند کہ در مقامی بزرگے در مجلسی کہ بگردم ملو است نشستہ
در پہلوئے من محل فرجہ بہت کہ یک کس آنجا تواند نشست دیگر جایی غیر آن خالی نیست۔
حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی و عزیزان دیگر کہ آنجا حاضر اند در فکر اند در آن مقام خالی
کہ در پہلوئے من است کہ باید نشاند۔ و معلوم می شود کہ آن مقام کنایت از امر عظیمی است
کہ بزرگان در آن باب مذاکرہ دارند۔ آخر مقرر شد کہ شیخ ابوالمنظر برہانپوری را آنجا باید نشاند
شیخ مذکور را چون برائے نشاندن آوردند در آن وقت گویا شخصے دیگرے می خواہد کہ از شیخ
سبقت کردہ آنجا برسد۔ آخر وی را منع کردہ شیخ را نشاندند۔ فرمودند بعد ازین معاملہ من داخل
روضہ شدم۔ در افاقہ ہم ہمچنان واقع شد۔ چون در روضہ درآمدیم برائے فقیر جائے مہیا بود۔
دیگر مردم آن قدر پُرسیدہ بودند کہ گنجائش دیگرے نہ بود۔ غیر از یک نفر چہ کہ در پہلوئے من بودہ
دیدم کہ شیخ ابوالمنظر برہانپوری دروازہ استادہ بہت وجہ نشستن نمی یابد اشارہ کردم کہ پہلوئے من
بیا۔ درین ضمن یکے از یاران خواست کہ سبقت نمودہ بیاید آخر وی را منع کردہ شیخ را آنجا نشاند
درین میان کہ متوجہ شدیم کہ حضرت مجدد الف بر شیخ عنایت و لیاقت نمودند و چند خلعت
مرحمت کردند در همان مجلس ہمین قسم مہربانی از حضرات بر خود نمود۔ این معاملہ چندین مرتبہ بشوق
بیان فرمودند۔ بعد از آن حضرت شیخ مذکور را بکھول کمالات نبوت بطریق تبعیت و وراثت
بمشر ساختند۔ بعد از آنکہ قبیل این بشارت ولایت کبریٰ فرمودہ بودند۔ الحمد للہ رب العالمین
والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہٗ اجمعین۔

مکتوب و پنجاہ چہارم

نیز بہ آن عرفان دستگاہ در بیان کمالات عظیمہ دے داین ہر دو
رقبہ آن حضرت در بیان مشار الیہ آغازش فرمودہ اند۔ تذکرۃ لہ۔

لہ سبحانہ الحمد والمنة کہ اخوی حقائق دستگاہی شیخ ابوالمنظر را درین سفر مہمیت اثر بنظرات
عنایات حضرت قبلہ دین و دنیا امتیاز حاصل گردید و معاملہ سلوک بنین را در ساعت مودودہ

بانجام رسانید و از احوال خاصه آن حضرت و اسرار مختصه حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ بہرہ ہائے فراوان نصیب روزگار مشار الیہ گردید و از حقائق ثلثہ و حقیقتہ کہ فوق آتنا
 است و بسیر فطری تعلق دارد و معبودیت صرف متعلق بہت مبشر گردید۔ بلکہ از حقیقت الحقائق و
 تعبیر جی کہ اعلاے مقامات بہت مبشر و ممتاز گردید ذالک فضل اللہ یوتیہ من لیشاء واللہ ذوال
 الفضل العظیم۔ حررہ الفقیر محمد عبد اللہ عفی عنہ تذکرۃ ثلاث الصالح در توجہ رخصت بہشت
 قطبیت مبشر ساختند۔ اما مقید بہمان بقعہ برہانپور و بروہے از عنایات حضرت مجدد الف ثانی
 فرمودند کہ خود آرائش فرمودند و خلعت زرین جی و خلعتی برائے قطبیت مرحمت شد۔ والسلام۔
مکتوب و پنجاہ و پنجم بہ یکے از دوستان حقیقت کیش کہ از خواجہ زادہ ہا بودہ لا اعراف
 اسمہ و لکن رایت المکتوب بخط سیدنا الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 امید داریم کہ سابقہ کرم و عطیہ او سبحانہ شامل حال ذات بابرکات مشفق و کریم فقرار جناب
 مخدوم زادہ بجد سے گردیدہ باشد کہ از آنچه نباید دور داشتہ بہ آنچه باید لواختہ باشد۔ مراسلہ
 شریفہ کہ از راہ مہربانی نامزد این مسکین نمودہ بودند رسیدہ بہجت تمام بخشید۔ چہ نعمت است کہ از
 خاندان کرم داہل حقوق یاد آوری بحال و پس ماندگان بہ وقوع آید۔ باوجود نسبت معنوی رابطہ
 صوری بطور رسد و سبب انعکاس فیوض و اخذ برکات قوی تر گردد۔ در یوزہ دعا فرمودہ بودند
 این درویش را ازین معنی غافل نہ دانند و از راہ توجہ دعا کہ وظیفہ فقرار است خصوصاً بہ آن مخدوم
 زادگی کہ باوجود غنوم حقوق خصوصیات دیگر بسیار در میان بہت با خود دانند و امید واری
 تمام است کہ آثار و برکات آن شریف ظہور فرماید اللہ قریب مجیب۔ و از استماع خیر و حشت اثر
 یعنی مصیبت جگر گوشہ سعادت قرین کہ از نوشتہ وکیل آنجناب معلوم گردیدہ چہ نولسید کہ بر
 دوستان چہ قسم الم و اندوہ روداد۔ اما چون این امر جمیل مطلق بہت جل شانہ و دلالت خاص
 بر فاعل خود دارد و دولت مندان را کہ سالکان این راہ اند شاہراہی بہ وصول جناب قدس
 می گردد و از کرامت آخر کہ برین صبر مترتب می شود امید واریہا حاصل می نماید و دولت صوری
 و معنوی در تزیید یابد۔ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب دینچاہ و ششم این مکتوب در جواب سوالی است که عرفان پناه ولایت انبیا
جناب میر محمد کبیری که از علایجناب فیاض معالم الہدی شمس
افلاک العلی حضرت الشیخان ما استفسار نموده بود این احقر بعد از تحال آن عالی حضرت بجوابش
امتیاز یافت چون بطریق سفارت از آنجناب برپائش اختصاص یافتہ بودے داخل مکتوبات
آن حضرت نموده شاید میرکت صاحب نظرے از گرداب غفلت برآمده بہ صحرای خوش فضا
تمنہ افتد وما ذالك على الله بعزیز۔

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى خصوصاً على سيد الوری امام النقا
محمد بن المصطفی و علی اخوانه و آلہ و اصحابہ و ورثہ علومہ و اتوالہ الصلوٰۃ العلی۔ اما بعد
نمودہ می آید کہ شرافت پناه حقانی و معارف دستگاہ میر محمد کبیری سلمہ ربہ چون این مرتبہ
بر یارت روضہ مطہرہ امام ربانی در قد منور محبوب سبحانی رضی اللہ تعالی عنہ و ملازمت
قطب حقانی مدغمہ العالی مشرف شدند۔ عرہنہ کہ بجناب علیا انتساب محبوب رب الایباب
قطب الاقطاب منبع الاسرار منظر الانوار شرف المحققین سلطان المدققین سراج الوارثین تاج
العارفین دائرہ مرکز ولایت مرکزہ ہدایت امام اہل حقیقت حضرت مردج الشریعت نورنا
اللہ سبحانہ بالانوار ترویجہ الامار نموده بودند بہ این احقر نمودند و از اتفاقات غنیہ آن مکتوب
بہ آن عالی حضرت نہ رسیدہ بود۔ چون این حقیر بمطالع آن متوجہ گردید در خاتمہ آن مکتوب
سوالی اندراج یافتہ بود آن معرفت انبیاہ درخواست نمودند کہ چہ باشد۔ اگر در جواب
این کلمہ چند نگاری اجابتہ للہامول کلمہ چند در حل آن نوشتہ آمد فہا اذ اقبح فیہ
معتصماً باللہ الصمد المجید و مصلیاً علی رسولہ الکریم در بعض عبارات امام ربانی
اولی الرحمان شمس افلاک العلی فیاض معالم الہدی بدر مدائن العرفان النایب الاکبر حضرت
المصطفی علیہ السلام کاشف اسرار مقطعات قرآنی قبلتنا حضرت مجدد الف ثانی رضی
اللہ تعالی عنہ واقع شدہ است کہ ولایت خاصہ محمدیہ علی صاحبہا الف صلوٰۃ والسلام
مخصوص بہ مجذوبان سالک است کہ مراد است و مریدان را ازین دولت خاصہ محسب
استعداد ازان مرتبہ لقیبہ نیست۔ و مراد از مریدین آنانند کہ سلوک نشان مقدم بر جذب

ایشان است مگر آن که تربیت کند مراد محبوب مرید محب را بکمال تقرب و جذب چنانچه حضرت
امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه که آن عالیجناب سالک مجذوب است و ولایت خاصه
به تربیت سید المرسلین علیه و علی اخوانه و آلہ اشرف التحیات و اصل گردیده کرم الله وجهه
بخلاف خلفائے ثلاثہ متقدمه چه جذب آنها رضی الله تعالی عنهم برسلوک نشان مقدم است
چنانچه حال آنحضرت صلی الله علیه وسلم و درجاء دیگر از کلام آن حضرت واقع شده است که
قربے که منوط به فنا و بقا و سلوک و جذب است قرب ولایت است که ادلیای امت به آن مشرف
گشته اند و قربے که اصحاب کرام را در صحبت خیر الانام علیه و علیهم الصلوٰۃ والسلام میر می شد
قرب نبوت است که به بتبیت و در اثبات ایشان را حاصل می گشت. درین قرب نه فنا است نه بقا
نه جذب است نه سلوک. این قرب به مراتب از قرب ولایت اعلیٰ و افضل است چه این قرب
اصالت است و آن قرب قرب نطیقت شتان است بینما الخ کلامه العالی بحسب الظاهر درین هر دو
عبارت تدافع مفهوم می شود چه در عبارت اول ثبوت جذب و سلوک مراکبا بر اصحاب امد رک
می شود و در ثانیه نفی جذب و سلوک از جمیع صحابه منتقل می شود. وجه توفیق درین هر دو عبارت
جسیت جواب گویم اولاً اینکه از عبارت ثانیه آنچه مفهوم می شود این است که حضرات صحابه
علیهم الرضوان بر اہ قرب نبوت و اصل اند که درین کمال از سلوک نامی و نشانی نیست
چه سلوک و جذب در راه است که به قرب ولایت تعلق دارد نه این که جذب و سلوک ایشان را
اصلاً حاصل نه شده است تا منافات پیدا نشود. بلکه زبده و خلاصه آنحضرت را حاصل بود.
چنانچه در مکتوب سی صد و یکم از مجلد اول اندراج یافته است. باید دانست که بعد از وصول
بر اہ دویم هر چند کمالات مفصله در مقام ولایت محصور پیوسته است. اما زبده و خلاصه ولایت
بوجه حسن میسر گشته است. توان گفت که اہل ولایت از کمالات ولایت پیوسته به دست
آورده اند و این اصل مغز آن را حاصل کرده. الخ. مکتوبہ العالی پس ثابت شد که خلاصه
جذب و سلوک در حق اصحاب کرام ثابت است. چه هر که به شاہراہ نبوت رفته است. کمالات
ولایت بطریق اندماج قطع فرموده است. چنانچه درجاء دیگر تحقیق آن نوشته شده است
پس تدافع هرگز واقع نمی شود. چه زبده سلوک در حق امیر مقدم بر خلاصه جذب باشد.

بجلاوت حضرات خلفائے ثلاثہ کہ زبدۂ جذبہ بر خلاصہ سلوک در حق ایشان مقدم است چنانچه
 آنحضرت را علی آله الصلوٰۃ و التسلیمات - هر چند کمالات جذبہ و سلوک آنجا مفقود بود
 پس آنچه واقع شده است نہ جذبہ است نہ سلوک - مراد از ان کمالات مفصلہ جذبہ و سلوک
 باشد نہ نفس آن بمعرفت من عبادتہ قدس سرہ - ثانیاً آنکہ مقام ولایت ظل
 مقام نبوت است و هر چه در اصل کائن است در ظل نمودار می گردد پس مقامات اصحاب
 کرام کہ در کمالات نبوت متحقق بودند بطریق مراتبت در مقام ولایت جلوہ گر گشتند و آنچه
 مناسب حال خلفائے ثلاثہ در اینجا منعکس گشت آن بود کہ جذب ایشان مقدم بر سلوک ایشان
 است - و آنچه ملائم حال حضرت امیر بود چنان پر تو افکند کہ سلوک آن جناب مقدم بر جذب
 آنحضرت است و چون در ان آوان کمالات نبوت جلوہ نہ فرموده بودند بہمان حکم نموده
 آمد و چون معاملات نبوت بعد آب تاب رود بد و بعد طبل و نفیر ظهور فرموده موافق عبارت
 ثانی اختیار افتاد - لہذا عبارت اولی از معارف سابقہ آنحضرت گشت عبارت ثانی مذہب
 مختار آمد - بالجملہ آن حضرت در این مجلد تفریح کردند با آنکہ حضرات خلفائے اربعہ چنانچہ غرق
 بچہ کمالات ولایت محمدیہ اند علی صاحبہا الصلوٰۃ و السلام ہمین طور سرشار کمالات نبوت محمدیہ
 اند علیہ السلام لکن فرق آن است کہ حضرات شیعین با وجود حصول ولایت محمدی حایل بار نبوت
 محمدیہ اند - و حضرت امیر با وجود حصول کمالات نبوت محمدی حایل بار ولایت محمدیہ اند و حضرت
 ذی النورین حایل ہر دو بار خوش گوار اند - یہ این جهت ایشان را ذی النورین می توان گفت
 فلا ترفع فی العبارتین السابقتین چہ حصول ہر دو کمال در حق ایشان ثابت گشت -
 لکن کمالات نبوت کہ علی از کمالات ولایت اند در حق ایشانان است - سوال ہر گاہ حضرت
 امیر حایل بار ولایت خاصہ باشند چگونه در حق ایشان توان گفت کہ جانب نبوت غالب
 است از جانب ولایت - جواب - حضرت امام ربانی در مکاتیب خویش تحقیق فرموده اند
 کہ قطع یک نقطہ مقام نبوت زیادہ است از قطع ولایت ثلاثہ سواء کانت الولاية
 الصغریٰ او الولاية الکبریٰ او الولاية العلیا - پس حضرت امیر در ضمن آنحضرت
 علیہ السلام بنقطہ آخرین کمالات رسیده باشند ہر چند حایل ولایت خاصہ بودند حکم
 بہ رجحان کمالات نبوت در حق ایشان مجوز بود - کمالاً محییاً - فافہم و السلام
 - تمام شد -

